نظامِ جاسوسی

ایک جائزہ اور

اُس کا شرعی حکم

اِس رسالے میں جاسوس کی لغوی و اصطلاحی تحقیق اور جاسوسی کی تاریخ، جاسوسی اصطلاحات اور پھر بین الاقوامی انٹیلی ایجنسیوں کا اختصاراً تذکرہ کیا گیا ہے اور آخر میں جاسوسی کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی ہے

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مفتی ضیاء الرحمٰن فاروقی

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

شعبہ تصنیف و استاذ جامعہ فتاح العلوم پشین

مکتبہ عمر فاروق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نظامِ جاسوسی ایک جائزہ
اور
اُس کا شرعی حکم

تالیف
مفتی ضیاء الرحمن فاروقی
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
رفیق شعبہ تصنیف واُستاذ جامعہ مفتاح العلوم پشین

اس رسالے میں جاسوس کی لغوی واصطلاحی تحقیق اور جاسوسی کی تاریخ، جاسوسی اصطلاحات اور پھر بین الاقوامی انٹیلی جنس ایجنسیوں کا اختصاراً تذکرہ کیا گیا ہے اور آخر میں جاسوسی کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی ہے

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-4594144 Cell: 0334-3432345

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... نظامِ جاسوسی ایک جائزہ اور اُس کا شرعی حکم

تالیف ..... مفتی ضیاء الرحمن فاروقی فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

اشاعتِ اوّل ..... جون 2011ء

تعداد 1100

طابع ..... القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر ..... فیاض احمد 0334-3432345 021-34594144

مکتبہ عمر فاروق 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

LAHORE ISLAMIC UNIVERSITY
LIBRARY
GARDEN TOWN

ملنے کے پتے

دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی
ادارۃ الاذور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ العارفی، جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور
مکتبہ علمیہ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نظام جاسوسی ایک جائزہ اور اُس کا شرعی حکم

عنوان	صفحہ نمبر
تقریظ	۸
پیش لفظ	۹
جاسوس یا جاسوسی	۱۳
جاسوسی یا سراغ رسانی (SECRECY)	۱۳
جاسوسی کی ابتداء	۱۴
انٹیلی جنس اور عالمی خفیہ ایجنسیوں پر ایک سرسری نظر	۱۵
خفیہ مواصلات	۱۷
مصنوعی سیارے اور جاسوسی نظام	۲۸
حساس جاسوس ٹیکنالوجی	۲۹
اسٹیلتھ ٹیکنالوجی	۳۰
(STEALTH TECHNOLOGY)	۳۰
خلاء سے جاسوسی	۳۱
ڈیٹا انفارمیشن	۳۱
نگران کیمرے	۳۲
چینل اور کمپیوٹر	۳۳
سفری ٹکٹ	۳۴
رقوم کی منتقلی	۳۴
جاسوسی نظام کی ترتیب و تنظیم	۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ نمبر
خفیہ جاسوسی اصطلاحات	۴۵
بین الاقوامی خفیہ ادارے خفیہ فری میسن	۵۰
ہسٹری آف ورلڈ	۵۰
روٹری کلب کیا ہے؟	۵۲
خفیہ میسونی (یہودی دہشت گرد تنظیم)	۵۵
گلاڈیو	۵۹
موساعد (MOSSAD)	۶۱
موساد کا رکن بننے کے لئے شرائط	۵۲
قیام	۶۴
اسرائیل کا قیام	۶۵
موساعد کے علاوہ دیگر خفیہ ادارے	۶۶
ملٹری انٹیلی جینس	۶۶
انتظامیہ	۶۸
گسٹاپو	۶۸
ایف بی آئی (F.B.I)	۷۰
ایف بی آئی کا ہیڈ کوارٹر	۷۳
ایف بی آئی کے اہم شعبے	۷۴
سی آئی اے C.I.A	۷۶
ارکان اور اخراجات کا تخمینہ	۸۱
جاسوسوں کی تعداد اور اخراجات	۸۱
سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی (CIA)	۸۳
کے جی بی KGB	۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ نمبر
پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی (ISI)	۸۸
پاکستان کی کاؤنٹر انٹیلی جینس (CI) سی آئی	۹۱
CI سی آئی کے مقاصد	۹۱
آئی ایس آئی ہی کیوں؟	۹۲
''را'' (Raw)	۱۰۱
بھارتی انٹیلی جینس سسٹم	۱۰۳
ریسرچ اینڈ انالیسز ونگ را	۱۰۶
''را'' کا طریق کار	۱۰۶
بھارت اور ''را'' کے اصول اور پالیسی	۱۱۰
چانکیا کے چیلے	۱۱۱
چانکیائی اصولوں پر عمل	۱۱۲
ایم آئی سکس (M-I-6)	۱۱۴
برطانیہ کا محکمہ افواہ سازی	۱۱۴
برطانیہ کی خفیہ ایجنسی	۱۱۵
ایم آئی سکس اور انتھراکس کی تیاری	۱۱۷
بلیک واٹر (BLACKWATER)	۱۱۸
پاکستان میں بلیک واٹر	۱۲۱
اگر پاکستان کو بچانا ہے تو ڈالر ٹولے کو بحیرۂ عرب میں ڈبونا ہوگا	۱۲۷
حصہ دوم	۱۲۹
شرعی نقطہ نظر	۱۳۰
جاسوسی کی ناجائز پہلو	۱۳۰
جاسوسی کی جائز پہلو	۱۳۲

LAHORE ISLAMIC UNIVERSITY LIBRARY GARDEN TOWN

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ نمبر
اسلامی اصولوں کے مطابق جاسوسی باعث ثواب ہے	۱۳۴
انٹیلی جنس کی اسلامی اساس	۱۳۷
حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ	۱۴۰
تحقیق کا حکم	۱۴۱
پاکستانی انٹیلی جنس کے فرائض	۱۴۲
نتائج	۱۴۲
نشیمن کو درپیش خطرات	۱۴۳
انٹیلی جنس کے کارکنوں کے فرائض اور ان کی تکمیل کا اسلامی و اخلاقی جواز	۱۴۴
اختتامیہ	۱۴۵
ایک فقہی مسئلہ	۱۴۶
مسلمان کافروں کے معاون بن کر اپنے ہی مسلمانوں کی جاسوسی کریں؟	۱۴۷
جاسوس کا حکم	۱۴۸
کتابیات	۱۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

بغیر کسی پیشگی اطلاع کے اپنے اس کاوش کو رئیس جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین استادی ومخدومی ووالدی استاد العلماء والاتقیاء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الصمد اخوند زادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی آغوش تربیت میں اس ناکارہ نے پرورش پائی اور جن کی سایہ عاطفیت میرے لئے قیمتی سرمایہ ہے۔

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ طفل مکتب ہوں نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذی ومخدومی جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
صدر مدرس جامع مفتاح العلوم پشین

مبسملاً حامداً ومصلیاً ومسلماً وبعد میرے برادر محترم مفتی ضیاء الرحمٰن فاروقی مدعمرہ وتقبل اللہ تعالیٰ خدماتہ۔ نے ایک انتہائی حساس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے وہ ہے ''جاسوسی ایک نظر اور اُس کا شرعی حکم'' یہ بات کسی پر مخفی بھی نہیں ہے کہ یہ حساس ہونے ساتھ ساتھ مشکل ترین موضوعات میں سے ہے اس لئے تو امام بخاریؒ نے باب الجاسوس کا ترجمۃ الباب منعقد کر کے سورۃ الممتحنہ کی آیت مبارکہ ''لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء'' کو ذکر فرمایا ہے اور علامہ عینیؒ نے فرمایا ہے یہاں اس آیت کو ذکر کرنے مناسبت یہ ہے کہ اس سے جاسوس کا حکم مستنبط ہوا ہے یہ حکم حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے قصہ سے معلوم ہوتا ہے۔

مگر بتوفیق ایزدی حضرت مفتی صاحب بے دن رات عرق ریزی کرتے ہوئے مختلف کتابوں کی عمیق مطالعہ سے مستفید ہو کر آخر کار اس مشکل موضوع کو غایۃ قصوٰی پر رسائی حاصل کی ہے۔

انہوں نے اپنی تالیف کو ایک ماہر فن کی طرز پر انتہائی سلیس اور جاذب نظر طریقے سے ترتیب دیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ برادر محترم کی تالیف کو شرف قبولیت عطاء فرمائیں اور ہر خاص وعام کے لئے نافع اور مقبول بنائے۔ مزید بھی لکھنے کی توفیق عطا فرمادیں اور یہ کتاب اسے اس دن کے لئے ذخیرہ بنائے جس دن سوائے عمل صالح کے کوئی اور چیز کام نہیں آسکے گی۔

یوم لاینفع مال ولا بنون الا من أتی اللّٰہ بقلب سلیم آمین

والسلام

محمد عطاء اللہ
استاد شعبہ کتب جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم
فیض آباد پشین
۱۴۳۲/۴/۳۰ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بے نہایت حمد و سپاس اس ذات قدسی والاصفات کے لئے ہے جس نے مشت خاک کو جامہ انسانیت پہنایا۔ پھر اس کے سر پر اشرفیت کا تاج رکھا اور جس طرح اس کی جسمانی ضروریات انتظام فرمایا، اس کی روحانی ضروریات بھی الہام فرمائیں۔ ایسی ہدایات نازل فرمائیں جن کی پیروی سے کلاہِ دہقان ..... بآفتاب رسید! انسان رشکِ کرّوبیاں بن گیا۔ اور ایسے احکام نازل فرمائے جن کی تعمیل میں سعادت دارین مضمر ہے، دنیا کی خوبی اور آخرت کی بھلائی اسی کی رہین منت ہے۔

اور بے پایاں رحمتیں اور سلامتی نازل ہوان تمام برگزیدہ ہستیوں پر جنہوں نے انسان کو سنوارنے میں اور ان کو احکام الٰہی کے فوائد و برکات سمجھانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا خاص طور پر اس گروہ کے قافلہ سالار، سید ابرار، غایت کائنات، فخر موجودات، رحمت دو جہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے ہر طرح سے لوگوں پر اتمام حجت کر دیا اور دین الٰہی کا کوئی گوشہ تشنہ باقی نہیں چھوڑا۔

اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر اور آپ ﷺ کے دین متین کے حاملین، اساطین امت پر، جنہوں نے شریعت مطہرہ کے رموز و اسرار کو طشت از بام کر دیا اور حقائق و دقائق کو پوری طرح واشگاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ امت کی طرف سے ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں، اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے خوبصورت الفاظ اس قلمکار کے ہوتے ہیں جس کا دل اور روح دونوں وطن کے درد سے تڑپتے ہوں، سب سے خوبصورت تحریر وہ ہوتی ہے۔ جس میں حق بات کہی گئی ہو، وہ بات جو ظلم، ناانصافی اور غلامی کے خلاف ہو۔

خاموشی کو سنہری کہا جاتا ہے مگر ایک قلم کار کی خاموشی کبھی سنہری نہیں ہوسکتی، اس کے الفاظ زیادہ قیمتی ہوتے ہیں، کہنے اور لکھنے والوں کو چاہئے کہ وہ خاموشی کو توڑ دیں ورنہ امید اور حق دفن ہوجائے گا۔ بہت سے لکھنے والے جو عرصے سے خاموش ہیں، انہوں نے سچ کو مار ڈالا ہے اور ان کی خاموشی شکست قبول کرنے اور ظالم کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔

لکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ مجاہدین کے ہمرکاب ہوکر جہاد بالقلم کریں، ناامیدیوں کو شکست دیں اور حق کی راہ کو روشن کریں۔

سچ لکھنے کی جرأت کرنے والے بہادروں کے الفاظ ایک طرف تو بے ضمیروں کے ضمیر کو جھنجھوڑیں گے اور دوسری طرف ظالم اور دشمن پر کاری ضرب لگائیں گے، ان کے الفاظ ملک کے متعصب منصوبہ سازوں کو بھی اپنے منصوبے بدلنے اور حقیقت کو سمجھنے پر مجبور کردیں گے۔

ماضی کی بڑی بڑی تہذیبوں اور نام نہاد فلسفیوں کو صرف لفظوں ہی نے شکست دی لفظوں سے ہزاروں کہکشائیں جنم لیتی ہیں اور لیتی رہیں گی۔ سچے الفاظ، انقلابی کے سچے الفاظ، جھوٹے شہنشاہوں کے تخت وتاج کو ریزہ ریزہ کردیتے ہیں۔

حق کا اظہار ظلم کی اندھیری راتوں میں مینارۂ نور ہے اور جبر کی چکی میں پستے ہوئے انسانوں کی زنجیروں کو توڑتا ہے، کرۂ ارض پر محبت و یگانگت کا بیج بوتا ہے، اور راہبروں کو عوام کے دل تسخیر کرنے کے انداز سکھاتا ہے۔

''اس لئے ایک قلم کار کی خاموشی کبھی سنہری نہیں ہوسکتی.....!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ جملے کو مدنظر رکھ کر بندہ نے قلم کمان تان لی اور اس بحرِ عمیق میں سے کچھ لینے کی کوشش کی ویسے ہم جیسوں کا اس حساس موضوع پر قلم اٹھانا بھاری بوجھ کے لئے خود کو پیش کرنا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کچھ مدت پہلے حساس اداروں کے عنوان سے ایک تفصیلی مضمون ہی اسی رسالے کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ مضمون کو مزید طوالت دینا اور کچھ اضافہ کرنا یہ ساتھیوں کی بے حد اسرار تھا۔

رسالے کو کچھ یوں ترتیب دی گئی سب سے پہلے جاسوس کی لغوی و اصطلاحی تحقیق اور جاسوسی کی تاریخ، جاسوسی اصطلاحات اور پھر بین الاقوامی انٹیلی جنس ایجنسیوں کا اختصاراً تذکرہ کیا گیا ہے اور آخر میں جاسوسی کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی ہے۔

موضوع چوں کہ مشکل اور حساس ہے اس حوالے سے مواد کی بھی کافی قلت تھی اس لئے بندہ نے کتاب کے پہلے حصے میں زیادہ تر مواد ذیل قابل قدر مصنفوں کی کتب سے لی ہے۔ اور بندہ پیشگی اجازت نہ لینے کا معذرت خواہ ہے۔ خاص کر دفاعی امور خصوصاً انٹیلی جنس اور جاسوسی کے ماہر مصنف جناب طارق اسماعیل ساگر صاحب اور بریگیڈیئر (ر) سید احمد ارشاد ترمذی صاحب اور جناب نور الحق صدیقی صاحب۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ان احباب کا تذکرہ نہ کروں جنہوں نے دامے، درمے، سخنے اس رسالہ کی تکمیل میں وقتاً فوقتاً تعاون کیا۔ خاص کر برادر واستاذ محترم مولانا حمید اللہ صاحب مدظلہ جنہوں نے کتاب طبع کرانے تک تمام تر سہولیات فراہم کی اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت ڈالیں اور تصحیح میں جناب مفتی محمد سہیل خان صاحب اور برادر محترم مولانا حیات اللہ صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب نے بڑی دل چسپی لی اگر ان کا تعاون شامل نہ رہتا تو یہ کتاب شاید اب آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سارے دوستوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آخر میں انتہائی قابل قدر ناظرین سے التماس ہے کہ اپنی حیثیت علمی میدان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک ابجد خواں اور طالب علم کی سی ہے، اسی لئے حضرات علماء کرام اور عزیز ناظرین سے گزارش ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء النسیان کی بناء پر اور بتقاضائے قلت استعداد وفقدان مہارت کہیں کوئی غلطی سے آمنا سامنا ہو تو اطلاع دیکر دعا گو رہوں گا۔

ضیاء الرحمٰن فاروقی
رفیق شعبہ تصنیف وتالیف
واستاذ جامعہ مفتاح العلوم فیض آباد پشین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. امابعد:

جاسوس یا جاسوسی

جاسوس: مخبر، راز جو، سراغ رساں، **جاسوسی**: مخبری، بھید معلوم کرنا، وہ شخص جو ایک ملک کا سرکاری راز دوسرے ملک میں پہنچائے۔

جاسوسی: ایک سائنس ہے۔ اعصاب کی مضبوطی کا امتحان ہے۔ دماغی شطرنج ہے، جس کی ہر چال چلنے سے پہلے اس کھیل کے کھلاڑی کو ہزار مرتبہ سوچنا اور پرکھنا ہوتا ہے۔ بہترین جاسوس وہ ہے جو صرف دماغ سے کام لیتا ہے جو آہنی اعصاب رکھتا ہے۔ جس کا کوئی غیر شعوری عمل بھی اسے غیر محتاط ثابت نہ کرے۔

اس کھیل کے کھلاڑی کو بسا اوقات اندھی چال چلنی پڑتی ہے اگر چال سیدھی پڑ گئی تو پو بارہ اور پانسہ پلٹ گیا تو یہ کم از کم جان کی بازی لگانے کا کھیل ہے جس میں معمولی سی غلطی سے جان کا زیاں ہو جاتا ہے۔

اس کھیل میں شامل ٹیم کے کسی ایک کھلاڑی کی غلطی باقی ساتھیوں کو بھی لے ڈوبتی ہے اس لئے کہ یہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

جاسوسی یا سراغ رسانی (SECRECY)

جنگ اور امن میں جاسوسی یا سراغ رسانی کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انفرادی طور پر انسانی فطرت ہے کہ انسان ایک دوسرے کی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قبائل دیگر قبائل کے حالات سے باخبر رہتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی عوام پر نظر رکھنے اور دشمن کے عزائم سے باخبر رہنے کے لئے ہر ملک سراغ رسانی کے محکمے قائم کرتا ہے۔

جاسوسی کی ابتداء

جاسوسی کی ابتدا انسانی ارتقاء کی تاریخ سے منسلک ہے انسان کی طبعیت میں متجسس رہنا لکھ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے اردگرد کو جاننے کے لئے ہمیشہ سے کوشاں رہا ہے دنیا کی کوئی ایسی قدیم تہذیب نہیں جس میں ''انٹیلی جنس محکمہ،، کسی نہ کسی صورت دکھائی نہ دیا ہو اور تاریخ انسانی میں کوئی ایسی بادشاہت دکھائی نہیں دیتی جس نے فن جاسوسی سے استفادہ نہ کیا ہو بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ روم کی قدیم تہذیب فراعنہ مصر کی قدیم تاریخ میسوپوٹیما۔ اشوکا راج ہو یا پھر صلیبی جنگوں کا دور، کلیسا کی بادشاہت، مسلمانوں کی عروج وزوال ہر جگہ جاسوس تنظیمیں سرگرم دکھائی دیتی ہیں۔

دنیا کے جس خطے میں ہم آباد ہیں اس میں فن جاسوسی کے مضبوط مکتب فکر School of Thought دو دکھائی دیتے:

(1) چین میں سون زو Suntzu کی تعلیمات

(2) 2300 سال پہلے لکھا کوٹلیہ عرف چانکیہ کا ''ارتھ شاشتر''

''ارتھ شاشتر'' کوٹلیہ کی آج سے تئیس سو سال پہلے لکھی گئی ایک دستاویز ہے جو اس نے راجا کی رہنمائی کے لئے لکھی تھی۔

ڈیڑھ سو ابواب پر مشتمل اس ضخیم تاریخی دستاویز میں اپنے ہمسائے کو تباہ و برباد کرنے، دشمن کے خلاف ریشہ دوانیاں، ہمسایہ ریاست کے امن وامان کو تہ وبالا کرنا، بیماریاں پھیلانا، زہر خورانی، دھوکہ دہی، تخریب کاری اور دہشت گردی کے طریقے لکھے گئے ہیں اور حاکم وقت کو بتایا گیا ہے کہ ان غیر قانونی، غیر اخلاقی، غیر مذہبی اور غیر انسانی طریقوں پر عمل کر کے وہ نہ صرف اپنی بادشاہت قائم رکھ سکتا ہے بلکہ اس کا رعب و دبدبہ ہمسایہ ریاستوں پر رہے گا اور یہ ریاستیں اس کی باجگزار بھی رہیں گی۔

کوٹلیہ عرف چانکیہ نے ان تمام غیر انسانی افعال کو راجا کے لئے جائز اور ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے چین کے عسکری مفکر سون زو Sun Tzu نے فن جاسوسی پر 510 قبل مسیح میں مشہور زمانہ کتاب ''آرٹ آف وار'' پنگ فا (Art of War Pingfa) لکھی تھی۔ اس کے بعد کوٹلیہ کی کتاب Art Shashtar ہی اس فن پر ایک اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔

قدیم ہندو تہذیب کی کتاب ''کودمبر'' Qadamber کا مصنف Bana ''بانا'' ارتھ شاشتر سے متعلق لکھتا ہے:

''ارتھ شاشتر سیاست کی ایسی تعلیم دیتی ہے جس کی بنیاد ظلم اور بے رحمی ہے اور جس میں حکومتی عمال کو دھوکہ دہی کی تعلیم دی جاتی ہے۔''

جاسوسی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی قبائل کی تاریخ ہے دنیا میں جب مختلف ریاستیں وجود میں آگئیں اور حکومتیں بنیں تو جاسوسی کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہر ملک دشمن کے عزائم سے ہوشیار رہنے کیلئے جاسوسی کا سہارا لینے لگا۔ تاہم زمانہ قدیم میں جاسوسی کا ذریعہ صرف انسان تھا۔ مگر جب سائنس وٹیکنالوجی نے فقید المثال ترقی کر لی تو جاسوسی کے آلات بھی بننے لگے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بھی فروغ حاصل ہوا۔

انٹیلی جنس اور عالمی خفیہ ایجنسیوں پر ایک سرسری نظر

تاریخ گواہ ہے کہ انٹیلی جنس، دلیر، محب وطن اور اپنے مقصد سے لگن رکھنے والے لوگوں کا پیشہ ہے۔ اس شعبے کے سرکردہ کارکن قومی مقاصد کے حصول کی خاطر انتہائی خطرناک اور دشوار مہمات کو سر کرنے میں اپنی ساری زندگیاں صرف کر دیتے ہیں، ہر مشکل اور کڑی صورتحال کا جوانمردی سے مقابلہ کرتے ہیں، لیکن جدوجہد سے بھرپور طویل زندگی میں وہ بے نام، اجنبی اور تنہا ہوتے ہیں۔ بس ایک اجنبی سا سایہ، ایک انجانا خوف ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، جو کبھی کبھی حقیقت بن کر انہیں گمنامی کے گھپ اندھیروں میں دھکیل دیتا ہے، ان کی قبروں پر نہ کوئی نشان اور نہ ہی کوئی کتبہ نصب کیا جاتا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کہ انہی کی قربانیاں ان کی قوم کی تقدیر بدل دیتی ہیں اور انہی کے نام ہمیشہ کے لئے ایک ایسی مرئی فہرست میں شامل ہو جاتے ہیں جو قوم کی قسمت کے ماتھے کا جھومر بنتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اس شعبے کا ''کارکن،، ایک ایسا مجاہد ہوتا ہے جو اپنے مقاصد کا سو فیصد شعور رکھتا ہے اور اپنے کام کی حساس نوعیت کا ادراک جس کا قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔ وہ ایک ماہر دستکار کی طرح اپنی قابلیت کے جوہر اور تجربے کے آلات کو ماہرانہ انداز سے استعمال میں لاتے ہوئے تہہ در تہہ چھپی ہوئی خطرناک حقیقتوں کا پتہ لگاتا ہے، وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی ''چمک،، یا لالچ کا شکار نہیں ہوتا اور نہ ہی جذبات کبھی اس کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ بس ایک دیوانے کی سی لگن اور دھن اسے لیے چلی جاتی ہے۔

معلومات کو جمع کر کے، دستاویزات تیار کرنا اور انہیں انٹیلی جنس میں تبدیل کرنا ہمیشہ سے دنیا کے ہر ملک میں معتبر پیشہ سمجھا گیا ہے۔ ہر ملک چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، مضبوط ہو یا کمزور مملکت کو درپیش خطرات اور دیگر اہم امور کے حوالے سے قومی تحفظ کا لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے انٹیلی جنس اسارے قائم کرتا ہے اور ان اداروں کیلئے خصوصی کارکن تیار کرتا ہے۔ دفاع، قومی تحفظ اور دوسرے ممالک کے خفیہ منصوبوں، قوت اور تکنیکی شعبوں تک رسائی حاصل کرنے اور ان پر خفیہ نگاہ رکھنے کیلئے انہی حساس اداروں سے کام لیتا ہے۔ بعض ممالک میں تو سیرٹ سروس کے کارکنوں کو سیاسی قتل وغارت، دہشت گردی اور تخریب کاری کے مشن بھی سونپے جاتے ہیں، اس لئے اپنے ملک کیلئے حفاظتی تدابیر اور بہتر سے بہتر حکمت عملی وضع کرنے کیلئے دوست اور دشمن کارکن کی پہچان بے حد ضروری ہے۔

ہر ملک نے اپنے اپنے ملک میں اندرونی حالات پر نظر رکھنے اور بیرونی ممالک کے حالات اور سازشوں کے متعلق باخبر رہنے یا خود خفیہ مشینوں کی تکمیل کرنے اور سیاسی وفوجی مقاصد حاصل کرنے کیلئے سراغ رسانی کے محکمے قائم کئے ہیں چھوٹے ممالک کا دائرہ جاسوسی محدود ہوتا ہے جبکہ بڑے ممالک نے دنیا بھر میں جاسوسی کا جال بچھایا ہوا ہے۔ ان میں سرفہرست خفیہ ایجنسیوں کا شہنشاہ پاکستان کی آئی ایس آئی ہے۔ دیگر میں امریکہ کی سی آئی اے، روس کی کے جی بی، اسرائیل کی موساد، بھارت کی را، برطانیہ کی سکاٹ لینڈ یارڈ خفیہ ایجنسیاں مشہور ہیں۔ ہٹلر کی گسٹاپو دہشت کا نشان بن گئی تھی جبکہ دنیا کی مختلف سراغ رساں ایجنسیاں سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے ہر حربہ استعمال کرتی ہیں حتیٰ کہ تشدد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت گردانہ کاروائیوں سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا اور دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں تشدد کی روک تھام کر رہی ہیں۔

جاسوسی کا سلسلہ بحر و بر اور فضاء میں جاری ہے۔ سمندری جنگی جہاز اور آبدوز بھی دشمن کے نقل و حرکت پر نظر رکھتی ہیں ان میں بھی جاسوسی نظام موجود ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ فضاء سے جاسوسی کیلئے طیارے بھی بنائے گئے۔ ان میں مشہور طیارہ جو بغیر پائلٹ کے پرواز کرتی ہے شامل ہیں۔ جاسوس طیارے بنانے میں بڑی طاقتیں سبقت کی دوڑ جاری رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ موجودہ دور الیکٹرانک وار (Electranic War) کا دور ہے اور دونوں صورتوں میں ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ دنیا میں سب سے اعلیٰ طیارہ ایف سولہ F16 سمجھا گیا جس میں میزائیلوں کی تنصیب کے علاوہ جاسوسی نظام بھی موجود تھا۔ امریکی جاسوس طیاروں میں ایف سولہ، ایواکس اور ہوکائی اور نمرود نامی طیارے شامل ہیں۔

خفیہ مواصلات

دی آئی اے ڈائریکٹوریٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ماہرین کے تخیل کی زرخیزی نے معلومات فراہم کرنے کی کئی ایک اچھوتی تجویزیں پیش کیں جن کا مقصد چین کے میزائیلوں کے پروگرام کا پتا چلانا ہے۔ اس ضمن میں بہت سے خطرات مول لینے پڑتے ہیں ایک تجویز کے مطابق ایک نشست کا ایک ایسا ہوائی جہاز بنانا تھا جسے کھول کر دو بڑے سوٹ کیسوں میں بند کیا جاسکے تب ایجنٹ کو دونوں سوٹ کیسوں سمیت ممنوعہ علاقے میں کسی طرح داخل کر دیا جائے اور پھر وہاں جا کر جب وہ اپنا جاسوسی مشن پورا کر لے تو ہوائی جہاز کو جوڑ کر کسی طرح ملحقہ دوست ملک میں اتر جائے اوروں کا تو ذکر ہی کیا خود خفیہ سروسز کے چیف نے اس اسکیم کی بابت کچھ کرنے سے انکار کر دیا اور اس طرح اس کا سکیم کی ڈرائینگ بورڈ پر ہی موت واقع ہوگئی۔

ایجنسی کے ٹیکنیشن نے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے کے آلات ایجاد کئے ہیں سی آئی اے کے ٹیکنیکل ماہرین نت نئے سسٹم بنانے پر اس وجہ سے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی مہارت کے دعویٰ کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ان کوششوں کا جواز خفیہ آلات کی فراہمی کی وجہ سے قائم کیا جاسکتا ہے۔ کہ بہت سے خفیہ آلات بدقسمتی سے پالیسی بنانے والوں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر نہیں بنائے جاتے بلکہ سی آئی اے اور جاسوس برادری کے دوسرے ارکان کی ضرورت کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ لیکن حکومت امریکہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کرسکتی اب جبکہ روایتی جاسوسی ترقی پزیر ٹکنالوجی کی وجہ سے مشینی دور میں داخل ہوگئی ہے تو جاسوسی کے فن پر اس کے اہم اثرات یہ مرتب ہورہے ہیں کہ اب مصنوعی سیاروں دور سے خفیہ پیغامات وصول کرنے والے آلات اور مواصلات میں دخل اندازی کے آلات کی وجہ سے بہت زیادہ معلومات حاصل ہورہی ہیں۔ امریکہ کے خاص مخالفین کے خلاف دور دور سے اطلاعات فراہم کرنے میں ان مشینی آلات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ فضا سے دشمن کی پوزیشن اور طاقت کا اندازہ لگانے کے پروگراموں نے روس اور چین کے میزائل پروگراموں، فوجوں کی نقل وحرکت اور فوجی تیاریوں کی بہت تفصیلی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

انہوں نے شمالی ویت نام کے جنوبی ویت نام میں داخلے کی اور جنوبی کوریا کے خلاف شمالی کوریا کی فوجی تیاریوں کے متعلق بہت ہی قیمتی معلومات فراہم کی ہیں اور ان اطلاعات کی وجہ سے اکثر مشرق وسطیٰ کے حالات سے بھی امریکی حکومت باخبر رہتی ہے۔

کیونکہ معلومات کی مشینی فراہمی دن بدن زیادہ بہتر ہورہی ہے اس لئے زیادہ اہم ملکوں کی جاسوسی کیلئے روایتی جاسوسوں کا استعمال تقریباً متروک ہوگیا ہے اس لئے بھی کہ اب روایتی جاسوسی نظام مشینی نظام میں تبدیل ہوگیا ہے۔

اس سلسلے میں امریکہ کے اخراجات آسمان کو چھورہے ہیں تقریباً چھ سو بلین ڈالر سالانہ کا خرچہ ہے۔ اگرچہ روایتی جاسوس مقابلتاً سستے پڑتے ہیں لیکن مشینی ذرائع مہنگے ہونے کے باوجود بھروسے کے قابل اطلاعات فراہم نہیں کرتے۔ ان معلومات کے اعداد وشمار کا تجزیہ کرنے اور نتائج حاصل کرنے کے لئے کام کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے۔ ایک بڑا مہنگا اور وسیع نظام درکار ہے۔ جس کے ذریعے مشینی معلومات کا حصول، مانیٹرنگ اور سیکننگ کی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔

کئی سالوں کی لگاتار محنت سے سی آئی اے کے سائنسدان نے جاسوس طیارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے میں کامیابی حاصل کی تو یہ پہلے قابل عمل مکمل مصنوعی سیارے ہیں جن سے فضائی فوٹوگرافی کے ذریعے دشمن کی پوزیشن، طاقت اور نقل وحرکت کا صحیح پتا لگایا جا سکتا اور مخالفوں کو اپنے سے بہت دور رکھنے کے غیر معمولی آلات اور برقی حساس آلات جیسے کہ افق تک دیکھنے والے ریڈار اور معلق مصنوعی سیارے بہت کارگر ہیں۔ ان تحقیقات اور ان کی عملی تجربات پر صرف کئے جانے والے اخراجات کا بڑا حصہ پنٹاگون نے برداشت کیا۔ اور کئی ایک پروگرام آخر کار سی آئی اے اور پنٹاگون کے مشترکہ آپریشنز میں تبدیل کر دیئے گئے یا ملٹری سروسز نے لے لئے۔ کیونکہ امریکن انہیں ناگزیر سمجھتے ہیں۔

مشینی جاسوسی میں پہلا تجربہ امریکہ کو ریڈیو پروگراموں میں مداخلت اور؛ کوڈ بریکنگ ؛ کے فن کا ہوا جسے کہ؛ مواصلاتی جاسوسی؛ کومنٹ کہتے ہیں۔

اگرچہ سیکرٹری آف اسٹیٹ ہنری شمسن نے 1929ء میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا خفیہ سیکشن اس وضاحت کے ساتھ بند کر دیا تھا۔ کہ شرفاء ایک دوسرے کی ڈاک نہیں پڑھا کرتے لیکن ؛کومنٹ ؛کو دوبارہ جاری کر دیا گیا جس نے دوسری جنگ عظیم میں سراغرسانی کی سرگرمیوں میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ جنگ کے فوراً بعد کے زمانے میں اس کی سرگرمیاں مدہم پڑ گئی تھیں لیکن جب سرد جنگ زوروں پر تھی تو ایک دفعہ پھر اس کی سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔

1952ء میں صدر نے ایک خفیہ آرڈر کے ذریعے نیشنل سیکورٹی ایجنسی (NSA) اس لئے قائم کر دی کہ وہ دوست اور دشمن دونوں قوموں کے مواصلات میں مداخلت کرے اور اس کی خفیہ دفتری زبان کا پتا چلائے۔ لیکن اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ خود اس کے ؛کوڈ؛ محفوظ رہیں۔ NSA کو شروع میں محکمہ دفاع کی نگرانی میں رکھا گیا تھا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو ایک آزاد ادارہ بنا لیا۔

واشنگٹن میں غیر ملکی سفارتخانوں کو جو پیغامات اپنے دارالحکومتوں کی طرف سے آتے ہیں۔ واشنگٹن کے مضافات میری لینڈ اور ورجینیا میں لگائے گئے سننے والے آلات سے آسانی سے سنے جا سکتے ہیں لیکن دنیا کے کسی دوسرے حصے کے مواصلات اتنے آسانی سے سنائی نہیں دیتے NSA دنیا بھر میں سینکڑوں دوسری چوکیوں کی امداد کرتی ہے۔ عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر وہ چوکیاں امریکی حکومت کی دوسری ایجنسیوں کی ہوتی ہیں۔NSA کی غیر ملکی سہولتوں کے لئے عام طور پر جن ایجنسیوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے ان میں بری فوج کی ایجنسیاں آرمی سیکورٹی ایجنسی ،نیوی سیکورٹی سروس ،فضائیہ کی سیکورٹی ایجنسی شامل ہے۔فوج کی یہ تینوں ایجنسیاں NSA کی پالیسی رابطہ سے متعلق ہیں۔وہ خبریں جو وہ جمع کرتے ہیں وہ NSA کے ہیڈکوارٹر واقع واشنگٹن کے قریب میری لینڈ فورٹ میڈ لے کو بھیج دی جاتی ہیں۔

نیشنل سیکورٹی ایجنسی کے سب سے بڑے متنازعہ اڈے کے متعلق سینٹ کی ایک سب کمیٹی جو کہ امریکہ کے بیرونی ممالک میں کئے گئے وعدوں کی تحقیقات کر رہی تھی۔اور جس کے صدر سٹورٹ سائی لنگٹن تھے نے 1970ء میں انکشاف کیا کہ یہ خفیہ جگہ ہیل سلاسی کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔جس کے عوض اسے سینکڑوں ملین ڈالر فوجی اور اقتصادی امداد کی صورت میں دیئے گئے تھے جبکہ کانگریس کے اکثر ممبران کو اس کے وجود کی خبر تک بھی نہیں تھی۔

سائی لنگٹن سب کمیٹی کو NSA کی اسی قسم کی ایک اور جگہ کا پتہ بھی چلا جسے کہ بحریہ آپریٹ کر رہی تھی اسے بھی کانگریس سے خفیہ رکھا گیا تھا یہ دونوں اڈے مشرقی وسطیٰ اور افریقہ سے آنے والے پیغامات ومواصلات میں مداخلت کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے حکومت امریکہ کو ذمہ داری لینی پڑی اور میزبان حکومت سے خفیہ وعدے کرنے پڑے۔

آغاز میں نیشنل سیکورٹی ایجنسی کو مشرقی یورپ کے ملکوں اور چین کے خلاف کچھ کامیابیاں ہوئیں لیکن بعد ازاں ان ممالک کے اعلیٰ درجہ کے خفیہ نظام اور کوڈ نظام کی وجہ سے NSA بلکل اس قابل نہیں ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کر سکے بڑے نشانوں کے خلاف NSA اب صرف مقابلتاً غیر اہم مواصلات ہی وصول کر سکتا ہے جو کہ نچلے درجے کے فوجی شعبوں میں ہوتے ہیں جو کہ عام ضروریات کی گفتگو نچلے درجے کے انتظامیہ اقتصادی کی منصوبہ بندی کرنے والوں کے درمیان ہوتی ہے۔اس سے روس اور چین کے بہت اہم خفیہ رازوں کا بالکل پتا نہیں چلتا۔جس کے لئے امریکن اپنے سیٹلائیٹ سسٹم پر بھروسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں یا پر بکنگ کی جاتی ہے۔

این ایس اے تیسری دنیا کے ملکوں کے خلاف جاسوسی میں خاصی کامیاب ہوئی ہے اس میں بعض دوست ممالک بھی شامل ہیں N S A دنیا بھر کے کمپیوٹروں کا اور CRYPTQANALYSTS کا سب سے بڑا بینک ہے۔ اوران قوموں کے کوڈ اور دفتری خفیہ زبان کے ترجمہ کرنے میں کوئی دقت نہیں۔ ایجنسی کے دو انتہائی خفیہ نوجوان افسروں ولیم مارٹن اور برنن مچل نے جو کہ 1960ء میں روس میں بھاگ گئے تھے بتایا کہ تیس سے چالیس قومیں ایسی ہیں جن کے کوڈ سسٹم NSA والے پڑھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے N S A والوں کی ایک اور کاروائی کے متعلق بھی بتلایا جس کے تحت ENCODING اور CRYPTOGRAPH مشینیں دوسری قوموں کو بھی دیتے ہیں۔ اوراس طرح ان کو پیغامات کا بھی علم ہو جاتا ہے جو کہ ان ملکوں میں سے بھیجے گئے اوران کا یہ کاروبار ابھی تک چمک رہا ہے۔ مارٹن اور مچل نے جن ملکوں کے نام گنوائے ان سب باتوں کا انکشاف انہوں نے ماسکو میں بلائی گئی ایک پریس کانفرنس میں کیا تھا۔

ہر یک مشینی آلات سے خفیہ معلومات حاصل کرنے والوں کی ایک اصطلاح ہے جو ایک ایسی کامیابی ہے جو کہ الفاظ کے مفہوم حل کرنے سے نہیں بلکہ دوسرے ملک کے مواصلات کلرک کی غلطیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ یا شاذ و نادر خفیہ اطلاعات دینے والے آلات میں خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

چند سال قبل ایک خفیہ مواصلات کلرک کا واشنگٹن میں ایک بیرونی سفارتخانہ میں نیا تقرر ہوا اور جلدی میں اس نے ایک پیغام صاف زبان میں اپنی وزارت خارجہ کو بھیج دیا۔ اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کہ اسے پیغام خفیہ مواصلاتی زبان میں بھیجنا تھا اس نے وہی پیغام دوبارہ مواصلاتی زبان میں بھیجا۔ اس طرح دونوں پیغام NSA کے ہاتھ لگ گئے اب اس کے بعد اس ملک کی خفیہ مواصلات زبان پڑھ لینے میں کوئی خاص دشواری نہ رہی وہ ان پیغامات کے الفاظ کو جو کہ ان کے پاس تھے آگے پیچھے ادھر اُدھر رکھ کر خفیہ مواصلات زبان میں آنے اور جانے والے پیغامات کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

خراب شدہ یا پرانے مواصلاتی آلات کی مرمت کے لئے واپسی NSA کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑی کامیابی بن جاتی ہے کیونکہ بلا ارادہ NSA ان نمونوں کو بنا لیتی ہے جو کہ اتفاقیہ چناؤ میں ان کے ہاتھ لگ جاتے ہیں اور وہ درحقیقت پیچیدہ خفیہ نویسی کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

اس کی ایک معمولی سی مثال یوں ہے کہ فرض کریں ایک چھوٹا سا دندانہ دار پہیہ ہے جس میں بننے میں خرابی رہ جانے یا زیادہ استعمال کی وجہ سے گھس جانے کی وجہ سے ایسی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسے غور سے دیکھنے والا پہلی نظر ہی میں جان جاتا ہے تو وہ اپنی فنی مہارت کی وجہ سے ایسے موقع سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

''بریک'' کی ایک دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ دوسرے ملک کے خفیہ مواصلات نظام پر حملہ کیا جائے۔ اور کلینڈ سٹائن آپریشن کے ذریعے دوسرے ملک کی ''کوڈ بک'' یا خفیہ نویسی سسٹم کو چرا لیا جائے۔ مواصلات کلرک کو رشوت دے کر یا کسی سفارت خانے کے ریڈیو کے کمرے میں برقی لہروں کا آلہ چھپا کر سی آئی اے کی خفیہ سروسز میں ایک خاص سٹاف کے یونٹ کو ان حملوں میں مہارت حاصل کرنے کے لئے خاص تربیت دی جاتی ہے اور جب ان کا یہ حملہ کامیاب ہو جاتا ہے تو جو معلومات اس سے حاصل ہوتی ہیں وہ NSA کو بھیج دی جاتی ہیں۔

NSA کے تجارتی اور سفارتی پیغامات کے خفیہ طور پر سننے کے پروگرام کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اکثر اوقات امریکی شہریوں اور کانگریس کے ارکان اور مرکزی حکومت کے افسران کے پیغامات کی معلومات بھی NSA کو ہو جاتی ہے جو کہ ان لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتی ہے اس قسم کی معلومات کے سلسلے میں NSA کو دوسری معلومات کی نسبت بہت زیادہ احتیاط برتنی ہوتی ہے۔ اگرچہ NSA کی دیگر معلومات بھی اتنی اہم ہیں کہ ان کے لئے بھی خصوصی حفاظتی انتظامات کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر کسی سینئر کی واشنگٹن میں کسی سفیر سے گفتگو کی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں جس کی رپورٹ سفیر بعد میں وزارت خارجہ کو بھی بھیج دیتا ہے جس سے کہ اس گفتگو کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

1970ء میں اس طرح کی ایک الجھن سے دوچار ہونا پڑ گیا جب مشرق وسطیٰ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن کے متعلق بہت ہی نازک گفت وشنید ہو رہی تھی ہوا یہ کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر نے سلسلہ جنبائی کے لئے ایک عرب ڈپلومیٹ سے بات چیت کی ۔اس عرب ڈپلومیٹ کو جو کچھ بتیا گیا تھا اس نے جلدی سے اپنی حکومت کو اس سے آگاہ کر دیا۔اس عرب ڈپلومیٹ کی تار کے مضمون سے یہ معلوم ہوا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آدمی نے اتفاق طور پر امریکہ کی سودے بازی کی پوزیشن کے متعلق غلط بیانی کی ڈپلومیٹ کو جو کچھ بتایا گیا اس کو سمجھنے میں انتہائی غلطی ہوئی ہے۔خواہ کچھ بھی ہوا اس سے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اعلیٰ حکام کو بہت پریشان ہونا پڑا کہ ان کی پوزیشن کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا اور اعلیٰ حکام کی نظر میں امریکی افسر کی قابلیت مشتبہ ہوگئی۔ یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ سی آئی اے کی سرگرمیوں کو بھی دوسری ایجنسیاں مانیٹر کرتی ہیں۔

بعض معلومات اگر غفلت سے غلط پارٹیوں تک پہنچ جائیں تو خود حکومت کے اندر ہی حیران کن مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔ خاص طور پر جب کہ نازک خارجہ پالیسی کے متعلق سلسلہ جنبائی ہو رہا ہو۔جس پر کہ انتظامیہ بہت سوچ سمجھ کر ہوشیاری سے اندرونی طور پر مصالحت کر چکی ہو تو ایسے موقعوں پر وائٹ ہاؤس کی پالیسی عام طور پر ہوتی ہے کہ NSA کو خاص ہدایات جاری کر دی جاتی ہیں کہ اس سلسلہ جنبائی کے متعلق تمام پیغامات صرف وزیر خارجہ یا اس سے دوسرے درجے کے افسر کو حسب موقع پہنچائے جائیں تا کہ مکمل راز داری رہے۔

فیڈرل بیورو آف انوسیگیشن (ایف بی آئی) واشنگٹن میں واقع غیر ملکی سفارت خانوں کی NSA کی طرح ٹیپ پروگرام پر عمل کرتی ہے۔اور اسطرح جو معلومات اکٹھی کرتی ہے وہ امریکیوں کے متعلق بھی ہوتی ہیں ۔ایف بی آئی کے ایجنٹ CHESAPEAK AND POTAMAC TELEPHONE COMNAY کے تعاون سے باقاعدگی سے ٹیلیفون ٹیپ کرتے ہیں۔خصوصاً ایسے موقعوں پر جب کہ یہ ممالک کسی معاملہ میں حکومت امریکہ سے گفت وشنید میں مصروف ہوں یا جب ان ملکوں میں بعض اہم واقعات رونما ہو رہے ہوں۔صرف قومی سلامتی کے تحفظ کے پیش نظر ہی غیر ملکی سفارت خانوں کے ٹیلیفون ٹیپ کئے جا سکتے ہیں ایسے ٹیپ لگانے سے پہلے ایف بی آئی کو سٹیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈیپارٹمنٹ سے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ہی ایف بی آئی سے اکثر یہ کہتا رہتا ہے کہ وہ اپنے سننے والے آلات کو ہمیشہ تیاری کی حالت میں رکھے اس لئے ہمیشہ ہی اجازت دے دی جاتی ہے۔

ایسی بات چیت کے ریکارڈ پر یہ نہیں لکھا جاتا کہ یہ وائرٹیپ کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے بلکہ یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ معلومات ایسے ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں کہ جو ماضی میں قابل اعتماد رہا ہے۔ ایسے قابل اعتماد ذرائع خود سی آئی اے کے ملازمین بھی شامل ہیں کیونکہ بعض اوقات سی آئی اے نے ایسی مواصلاتی معلومات بھی پکڑی ہیں جن میں امریکی سفارتی ملازمین اپنے واشنگٹن کے ساتھی کو معلومات فراہم کر رہے تھے۔

سی آئی اے کے مواصلاتی کلرک امریکی سفارت خانوں اور واشنگٹن کے درمیان تمام پیغامات کا ریکارڈ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور سی آئی اے کے لئے رکھتے ہیں۔ ہر سفارت خانہ میں ہر ایجنسی کے لئے ایک کوڈ کمرہ بنانا ایک طرح کی فضول خرچی ہوتی اس لئے سی آئی اے کے ایک سنیئر مواصلاتی ماہر کی باقاعدگی سے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ میں ان کے سٹاف کی حیثیت سے ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے کہ وہ سی آئی اے کے مواصلاتی عملہ کی نگرانی کرتا رہے جو کہ سٹیٹ کے پردہ کی آڑ میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ بظور نظر یہ تو مواصلاتی کلرک کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ سٹیٹ کے کوڈ پیغامات کو پڑھے لیکن کوئی بھی کوڈ کلرک جو اپنی ملازمت کو کامیاب بنانا چاہے جلد ہی جان جاتا ہے کہ اس کی ترقی کا انحصار سی آئی اے پر ہے۔ لہذا اسے اس بات کا مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ سی آئی اے کے مقامی چیف کو سٹیٹ کے نام اہم پیغامات کی نقول دکھاتا رہے۔

ایک لمبے عرصے سے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ذہنی طور پر یہ تسلیم کر رکھا ہے کہ اس کے انتہائی خفیہ پیغامات بھی سی آئی اے کی نظر سے محفوظ نہیں ہیں۔ لیکن یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ سی آئی اے والے انہیں نہیں پڑھیں گے۔

1968ء میں جب ایران میں امریکہ کے سفیر آرمن میئر اور ایران میں سی آئی اے کے اسٹیشن چیف کے درمیان ان بن ہو گئی تو میئر نے واشنگٹن میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو اپنے پیغامات محفوظ چینل میں سے ایک پر جس کو ''روجر'' کہا جاتا ہے بھیجے۔ لیکن سی آئی اے نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا طریقہ اپنایا اس نے تمام پیغامات اور ان کے جوابات جو واشنگٹن سے بھیجے گئے سب کی معلومات مواصلاتی ذریعہ سے اچک لیں اور سی آئی اے کے ڈائریکٹر کو ان میں سے ہر ایک کی نقل ملتی رہی۔ جس میں سب سے اوپر یہ وارننگ لکھی ہوئی تھی کہ اس پیغام کے مضمون کو انتہائی خفیہ رکھا جائے۔ کیونکہ سٹیٹ کو اس کا علم نہیں کہ اس کی نقل سی آئی اے کے پاس ہے۔

ٹیکنیکل سراغرسانی کا امریکہ کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ مصنوعی سیاروں کی وساطت سے فضائی فوٹوگرافی اور برقی ذرائع سے حاصل کی ہوئی معلومات ہیں۔ ان میں سے اکثر سیارے شمالی جنوبی مدار پر اس طرح گردش کر رہے ہیں کہ روس اور چین خاص ان کا نشانہ رہیں وہ زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری سے زمین کے گرد چکر کاٹتے ہیں۔ جو اور سیارے بھیجے گئے ہیں وہ اپنے اپنے مداروں پر زمین کی گردش کے ساتھ ساتھ گردش کر رہے ہیں اور تاثر یہ دیا گیا ہے کہ وہ معلق ہیں۔

تمام مصنوعی سیاروں کے پروگرام NATIONAL RECONNSAISSANCE OFFICE (این آر او۔NRO) کی نگرانی اور کنٹرول میں چلائے جا رہے ہیں جو کہ فضائیہ کے دفتر کا ہی حصہ ہے۔ این آر او ان مصنوعی سیاروں اور فضائی نظاموں پر سالانہ دس بلین ڈالر سے زیادہ خرچ کر رہی ہے جبکہ فنڈز تو محکمہ دفاع مہیا کرتا ہے۔ فنڈز کو خرچ کرنے کی پالیسی کے فیصلے COMMITTEE FOR RECON NAISANCE EXECUTIVE کرتی ہے۔ جو کہ محکمہ دفاع کے اسٹیٹ سیکرٹری برائے سراغرسانی، سراغرسانی کے مرکزی ڈائریکٹر اور قومی تحفظ کے معاملات کے صدر کے نائب پر مشتمل ہے مصنوعی سیاروں سے معلومات حاصل کرنے کے بارے میں پروگرام کا فیصلہ امریکہ کا سراغرسانی کا بورڈ کرتا ہے۔ جس کا صدر محکمہ سراغرسانی کا ڈائریکٹر ہوتا ہے اور تمام دوسری سراغرساں ایجنسیوں کے ہیڈ ممبر ہوتے ہیں۔

امریکی سراغرسانی بورڈ کی ایک خاص کمیٹی ہر ایک مصنوعی سیارے سے جو خاص کام لیتے ہوں ان کا تعین کرتی ہے۔ مصنوعی سیاروں کے کیمروں میں ایسے کھلے زاویے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینز نصب کئے جاتے ہیں جو بہت دور سے بھی فوٹو پر ہر چیز کی تفصیلات پوری طرح واضح کرتے ہیں۔فوٹوگرافی کے مصنوعی سیارے سالوں سے روس اور چین کی فوجی تیاریوں اور دوسری فوجی اہمیت کی ڈھیروں معلومات فراہم کر رہے ہیں۔مصنوعی سیاروں کو نسبتاً کمزور ملکوں کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا سوائے خاص حالات کے جیسا کہ عرب اسرائیل تنازعہ ہے یا موجودہ عرب ممالک کے حالات یا گزشتہ سالوں سے پاکستان اور بھارت کے معاملات یا پاکستانی ایٹمی پروگرام وغیرہ۔

بعض خاص مقاصد کے حصول کے لئے مصنوعی سیاروں میں رنگین فوٹو لینے کے کیمرے استعمال کئے جاتے ہیں۔اور سیاروں میں INFRAREO شعاعوں کی مدد سے زمین سے نکلنے والی حرارت کی پیمائش کے آلات لگے ہوتے ہیں۔تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا کوئی جگہ کسی کے قبضے میں تو نہیں اور بعض جگہوں میں کام کرنے کے لئے کتنی گنجائش موجود ہے۔ایسے بھی مصنوعی سیارے ہیں جن میں ٹیلیویژن کے کیمرے نصب ہیں۔تاکہ ان کے نتائج جلد از جلد فوٹوؤں کو سمجھنے کے ماہرین کے پاس پہنچ جائیں۔جو کہ ان فلمی بنڈلوں کا جنہوں نے آسمان سے جاسوسی کی ہے تجزیہ کر سکیں یا ویسے ہی پڑھ سکیں۔فوٹوگرافی کے مصنوعی سیاروں سے امریکن بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں وہ بادلوں میں سے دیکھ سکتے ہیں اور مکانوں کے اندر کی تصاویر آسانی سے بنا سکتے ہیں۔

فوٹوگرافی کے مصنوعی سیاروں کے علاوہ امریکی محکمہ سراغرسانی کے پاس فضاء کے لئے دوسری قسم کے مصنوعی سیاروں کا ایک وسیع جال موجود ہے جن میں الیکٹرانک حساس آلات کی مدد سے مختلف کام لئے جاسکتے ہیں۔یہ سیارے میزائلوں کی آزمائش، ریڈارز کے متعلق اور دوسرے بڑے طاقت کے الیکٹرانک آلات اور فضائی پیغام رسانی کی آمدورفت کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرتے ہیں۔

بعض حالتوں میں ان الیکٹرانک مصنوعی سیاروں کا رابطہ زمینی اسٹیشنوں سے ہوتا ہے یہ اسٹیشن خود امریکہ اور غیر ملکی دوست ممالک میں بھی ہوتے ہیں۔جہاں ان سیاروں کی رہنمائی ان کے مطلوبہ نشانوں کی طرف کی جاتی ہے اور سیاروں سے بھیجے گئے اعداد و شمار کو یکجا کر کے واشنگٹن کی سراغرساں ایجنسیوں کو بھیج دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی سیاروں سے 1960ء کے شروع میں کام لیا جانے لگا تھا اس سے پہلے جاسوس ہوائی جہاز معلومات حاصل کرنے کا قیمتی ذریعہ تھے۔ان سے NSA سے ملنے والی معلومات میں اضافہ ہوتا تھا کیونکہ ان دنوں NSA ہی امریکہ کے محکمہ سراغرسانی کو بہترین معلومات مہیا کرتی تھی۔فضائیہ اور سی آئی اے کے ہوائی جہاز اکثر کمیونسٹ ملکوں کے آس پاس اور کبھی تو ان کی سرحدوں کے اوپر بھی پروازیں کیا کرتے تھے۔انتہائی ضروری الیکٹرانک اور فوٹوگرافی معلومات کی تلاش میں جاسوسی کشتیاں ''پیوبلو'' کو بحریہ چلاتی تھی۔

کمیونسٹ ملکوں کے ساحلوں کے آس پاس ان ملکوں کے پیغامات اور الیکٹرانک سگنل سننے کے لئے منڈلاتی رہتی تھیں۔جاسوسی برادری میں اگرچہ ان پروگراموں کو بہت کامیابی سمجھا جاتا تھا کبھی کبھی شدید غلطیاں ہو جاتیں۔جیسا کہ 1959ء میں پوٹو اور 1964ء میں خلیج ٹونکن کے واقعات (شمالی ویت نامی کشتیوں نے دو تباہ کن امریکی جہازوں کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا جو وہاں جاسوسی کرنے گئے تھے) جن کی وجہ سے دنیا کی سیاست پر اہم اور تباہ کن اثرات مرتب ہوئے تھے۔جارحانہ انداز سے مشینی ذرائع سے جاسوسی معلومات حاصل کرنے کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ ''پیوبلو'' کو پکڑ لیا گیا۔

1967ء میں اسرائیل نے ''لبرٹی'' پر حملہ کر دیا۔آر بی۔47 جاسوسی جہاز سوویت روس نے مار گرائے اور کئی EC۔121 اور بہت سے یوٹو طیارے چین نے مار گرائے۔

اس قسم کی اشتعال انگیز کارروائیوں سے جاسوسی کے نام پر نقصان اٹھانے پڑتے ہیں پھر بھی پینٹاگون ایسی متروک قسم کی کارروائیاں برابر کر رہی ہے۔مصنوعی سیاروں اور دوربینی سے پتا چلا لینے کے طریقوں نے جاسوسی پروازوں اور ''کروز'' کی ضرورت جو اگرچہ بالکل ختم نہیں کیا تاہم بہت کم کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود مسلح افواج جاسوسی طیاروں اور جاسوسی جہازوں کی تیاری پر کئی بلین ڈالر صرف کر رہی ہیں۔جیسا کہ سی آئی اے اور نیشنل سیکورٹی ایجنسی دونوں روس اور چین کے گرد سننے والی ایسی چوکیوں پر خرچ کر رہے ہیں جن کی افادیت وقت کے ساتھ ساتھ اب ختم ہو چکی ہے۔کیونکہ ہر کام سیٹلائٹ کے ذریعے ہو رہا ہے۔

امریکہ کی جاسوسی برادری کے نظریات کے مطابق جتنی زیادہ معلومات حاصل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکیں انہیں حاصل کیا جانا چاہیئے لیکن معلومات کے ان ڈھیروں کی افادیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ ''فراہمی برائے فراہمی'' کے انداز سے معلومات کے پہاڑ بنائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جاسوسی تجزیہ کار کے لئے نتائج اخذ کرنے کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ مزید برآں یہ بھی کہ یہ مواد تقویمی ضروریات کے لئے بہت ہی کم مفید ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض خصوصی ماہرین تجزیہ کاری کے لئے دلچسپ مواد حاصل کر رہے ہوں۔

مشینی جاسوسی خواہ وہ کسی قسم ہی کی کیوں نہ ہو محدود ہوتی ہے۔ وہ فوجوں کی نقل وحرکت اور میزائل کی ترقی کے اعداد وشمار کی نشاندہی تو کرسکتی ہے لیکن یہ نہیں بتاسکتی کہ بیرونی ممالک کے لیڈران میزائلوں اور فوج کا کیا استعمال کریں گے۔

1968ء میں چیکوسلاویکیہ کے خلاف روس کی تیاریوں اور فوجی کاروائیوں کی ایک نسبتاً واضح تصویر امریکہ کی جاسوس برادری کے سامنے تھی لیکن ان کے پاس یہ جاننے کے ایسے کوئی ذرائع نہ تھے کہ آیا فی الحقیقت حملہ ہوگا بھی یا نہیں۔ اس قسم کی اطلاعات کریملن میں بیٹھا ہوا کوئی جاسوس ہی دے سکتا تھا اور اے آئی اے کے پاس ایسا کوئی آدمی نہ تھا اور نہ ہی کسی ایسے آدمی کے بھرتی کرنے کا کوئی امکان تھا۔ امریکہ جانتا تھا کہ کیا واقعہ ہوسکتا ہے لیکن جاسوسی پر انحصار کرنے والوں کو یہ بے چینی تھی کہ کیا ہوگا۔ وہ اپنے مطالبات میں اس بات کا شوروغوغا کر رہے تھے کہ ان کی تسلی اس وقت ہوگی جب محکمہ سراغرسانی وسیع اور اس سے زیادہ معلومات فراہم کرے گا۔

مصنوعی سیارے اور جاسوسی نظام

جب سے انسان خلائی دور میں داخل ہوا ہے اور آسمانوں پر کمندیں ڈالنی شروع کی ہیں نت نئے انکشافات اور دریافتیں ہو رہی ہیں۔ چاند کی تسخیر کے بعد زہرہ، مشتری اور مریخ کی باری آئی بلاشبہ دور جدید سائنس ٹیکنالوجی اور دریافتوں کا دور ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے حیرت انگیز کارنامے انجام دے رہا ہے۔ مصنوعی سیاروں نے دور دراز، ریڈیو نشریات اور ٹیلی ویژن پروگراموں کو ممکن بنا دیا ہے اور مواصلاتی نظام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تمام دنیا کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔

خلائی پروگرام میں اس وقت تیزی آئی جب (Cold War) سرد جنگ کے دور میں اس معاملہ میں روس اور امریکہ نے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش شروع کر دیں یہاں تک تو دنیا مطمئن تھی مگر جسطرح دیگر معاملات میں مثبت اور منفی سوچ ہوتی ہے، بڑی طاقتوں نے خلائی پروگرام میں بھی دونوں پہلوؤں پر عمل کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ امریکہ و دیگر عالمی طاقتوں نے فضاء میں جاسوس سیارے چھوڑے ہوئے ہیں جنکی مدد سے وہ دنیا بھر کے ممالک کی جاسوسی کر رہے ہیں۔ اب دنیا کے تمام ممالک کے لئے یہ جاننا بہت ضروری ہو گیا ہے کہ کب اور کتنی دیر بعد جاسوس سیارہ اس ملک کی فضاء سے گزرتا ہے۔ اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے بھارتی حکومت نے عمل کیا تھا اور ایٹمی تجربات اس وقت کئے جب مصنوعی جاسوس سیارہ ان کی فضاء سے جا چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ یا دیگر ممالک کو فوری طور پر یا پیشگی پتہ نہ چل سکا کہ بھارت نے ایٹمی تجربات کرنے تھے؟ سیاروں سے جاسوسی کا کام روس، امریکہ اور دیگر خلائی پروگرام پر عمل کرنے والے ممالک لے رہے ہیں۔ اس طرح امن وسکون کو گوناگوں مسائل کا سامنا ہے اور دنیا کے تمام ممالک اپنے اپنے ملک کی Secrecy میں محتاط رہ چکے ہیں۔

حساس جاسوس ٹیکنالوجی

ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں تمام دنیا کے ممالک اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں تا کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں ممتاز مقام حاصل کر سکیں، آج کی دنیا میں طاقت سب سے اہم فیکٹر ہے۔ ترقی یافتہ ممالک جنگی ٹیکنالوجی کے ذریعے طاقت کا توازن اپنے حق میں کئے رکھنے اور دیگر ممالک کو مختلف انداز سے خود سے کمزور رکھنے کی پالیسی پر عملدرآمد کرتے ہیں، زمانہ ماضی میں جنگیں افواج کی تعداد اور مال واسباب کی بنیاد پر لڑی جاتی تھیں لیکن دور جدید میں یہ صورت حال یکسر بدل چکی ہے۔ آج کل کم افواج اعلیٰ ٹیکنالوجی کے سبب تعداد میں زیادہ فوج پر برتری حاصل کر لیتی ہیں اور بھاری فوج کے باوجود کم تر ٹیکنالوجی کی حامل افواج سے شکست سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔سب سے بڑی مثال اسرائیل اور عرب ممالک کی ہے۔اسرائیل کی افواج عرب ممالک کی مجموعی فوجی قوت کے مقابل میں بہت کم ہے مگر اسکا جدید ترین سامان حرب اعلیٰ فتح کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس نے جنگوں کے نتیجے میں کئی عرب علاقوں پر غاصبانہ قبضہ جمایا ہوا ہے۔اس صورت حال میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا مقولہ صادق آتا ہے۔

ٹیکنالوجی کی برتری کی اس دوڑ میں کامیابی یا ناکامی کا انحصار جاسوسی کرنے اور دفاعی نظام میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر ہوتا ہے۔دشمن کی فوج کی نقل وحرکت اس کی صحیح تعداد اور اس کی اسلحے کی نوعیت کا جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔اس قسم کے حساس معاملات کی معلومات کے حصول کے لئے دور جدید میں جاسوسی بھی اہم ترین شعبہ کا مقام حاصل کرچکی ہے۔یہی وجہ ہے جاسوسی کے میدان میں بھی جدید ترین ٹیکنالوجی اور دفاعی ایجادات کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کے لئے تحقیقی عمل جاری ہے۔موجودہ دور میں جو تحقیقات روبہ عمل ہیں ان میں 1:اسٹیلتھ ٹیکنالوجی 2:خلاء سے جاسوسی 3:ڈیٹا انفارمیشن 4:نگران کیمرے

5:چینل اور کمپیوٹر 6:سفری ٹکٹ 7:رقوم کی منتقلی۔

اسٹیلتھ ٹیکنالوجی

(STEALTH TECHNOLOGY)

دشمن کو دیکھو مگر خود نظر نہ آو کے اصول پر ایسے جدید ترین جاسوس طیارے تیار کئے گئے ہیں کہ وہ دشمن پر اڑنے کے باوجود ریڈار پر نظر نہیں آئے۔اسٹیلتھ ٹیکنالوجی ان ہی اصولوں پر کام کرتی ہے۔اس ٹیکنالوجی کے حامل جاسوس طیارے تیار ہو چکے ہیں بلکہ اس ٹیکنالوجی کو زمین اور پانی میں چلنے والی مختلف ٹریفک میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے ذریعے فضائی جاسوسی کے علاوہ پانی اور زمین کی جاسوسی بھی جاسکتی ہے۔امریکہ نے اس قسم کے اسٹیلتھ ٹیکنالوجی کے حامل جاسوس طیارے افغانستان کی جنگ میں استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے تھے۔

خلاء سے جاسوسی

موجودہ دور میں Space Technology کو زبردست اہمیت حاصل ہوگئی ہے یہ بات دنیا کے تمام ممالک کے علم میں ہے کہ مختلف ممالک نے خلاء میں جاسوسی کے لئے مصنوعی سیارے چھوڑے ہوئے ہیں یہ مصنوعی سیارے زمین کے اردگرد چکر لگاتے رہتے ہیں اور متعلقہ ملک کو مخصوص مقام کی جاسوسی کی معلومات بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔

یہ جاسوس مصنوعی سیارے اپنے ملک کے لئے مختلف ممالک کی جاسوسی کا علم پہنچانے کے عمل سے اہم مقام حاصل کر چکے ہیں Space Technology خلائی ٹیکنالوجی سے انٹیلیجنس ایجنسیاں وہ اہم معلومات آسانی سے حاصل کر لیتی ہیں جو انہیں زمین پر جان جوکھوں میں ڈال کر بھی نہیں حاصل ہوسکتیں۔اس سلسلے میں روس چین اور امریکہ سٹیلائٹس ٹیکنالوجی پر تحقیق کے لئے زرِکثیر خرچ کر رہے ہیں۔صرف ناسا ہر سال 50 ملین ڈالر سے زائد رقم جاسوس سیاروں کو ناکام بنانے کے لئے مختلف ایجادات اور تحقیقات پر صرف کر رہا ہے۔

ڈیٹا انفارمیشن

کچھ عرصہ سے پوری دنیا میں ہر ذی روح کے کوائف جمع کرنے کا ایک نظام متعارف ہو رہا ہے جو دھیرے دھیرے اپنا دائرہ کار بڑھا رہا ہے۔ بظاہر اس کا عنوان متاثر کن ہے۔ مثلاً ملکی سلامتی کے لئے وطن کے اصل باشندوں کے کوائف جمع کرنا۔ چنانچہ روئے زمین پر بسنے والے اکثر بنی آدم کے نام، پتے، تصویریں، انگلیوں کے نشانات کسی نہ کسی عنوان سے کہیں نہ کہیں محفوظ کئے جا چکے ہیں کسی فرد کے بارے میں مکمل معلومات انگلی کی حرکت سے اسکرین پر لائی جاسکتی ہیں۔کہا جاتا ہے کہ یہ ملکی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔نادرا جیسے ادارے اسی لئے وجود میں لائے گئے ہیں۔کہ کچھ سالوں بعد تک کوئی بھی فرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفیہ نگران کاروں سے چھپا نہ رہ سکے۔ وہ جہاں جائے نادیدہ آنکھوں کی خفیہ نگرانی کے حصار میں رہے۔ مختلف افراد کے بارے میں معلومات اور اطلاعات مہیا کرنے کے لئے ڈیٹا کمپنیاں وجود میں آگئی ہیں جو مختلف اشیاء کے گاہکوں یا استعمال کنندگان کے نام پتے، فون نمبر، ای میل ایڈریس فراہم کرتی ہیں۔ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خواہشمند بزنس مین ان سروے کمپنیوں کی جانب سے مہیا کی گئی معلومات پر انحصار کرتے ہیں۔ اسے ''کنزیومر سروے،، کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ سروے اور دیگر سروے ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات بھی براہِ راست برسلز پہنچ جاتی ہیں۔ آپ کی نظروں سے کئی مرتبہ اس قسم کے سروے فارم گذرے ہوں گے جنہیں آپ معمول کی کاروائی سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہوگا۔ ''برادری،، یہی چاہتی ہے۔ انہیں یہ نارمل اور معمول کے مطابق محسوس ہو۔

جب ایک فرد کسی بڑے اسٹور مثلاً ایسڈ، ٹیسکو یا سینز بری میں شاپنگ کیلئے جاتا ہے تو اسے لائیلٹی کارڈ پیش کیا جاتا ہے جو آپ کو ڈسکاؤنٹ دلاتا ہے۔ اس لائیلٹی کارڈ میں خرید کے بارے میں معلومات درج ہوتی ہیں۔ مثلاً اس کا ایڈریس، فون نمبر، وہ شاپنگ جو اس نے کر رکھی ہے اور وہ برانڈز جو اسے پسند ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس اسٹور میں نصب کیمرے خریدار کی ہر حرکت محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ ان کیمروں کے ذریعے خریدار کی نقل و حرکت اور دلچسپی کا بھی پتا چلتا رہتا ہے۔ کون سی مصنوعات اس نے فوراً اٹھالیں اور کن مصنوعات کے بارے میں وہ متذبذب رہا؟ اور کن کو اس نے ناپسند کر کے متبادل کی طرف ہاتھ بڑھایا؟ بالآخر ان کارڈز میں درج معلومات بھی کمپیوٹر میں محفوظ کرنے کے لئے روانہ کر دی جاتی ہیں۔ مغرب کے نگران کاروں کے پاس مشرق کے باسیوں کا ڈیٹا جمع کرنے کا ایک ذریعہ ''این جی اوز'' ہیں۔

نگران کیمرے

دنیا بھر میں نگرانی کا فریضہ انجام دینے والے کیمرے جا بجا نصب ہو گئے ہیں اور تیزی سے ہر جگہ پھیل رہے ہیں۔ بڑے بڑے روڈوں، چورنگیوں جیسی جگہ کیمروں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لدا ہوا ہے۔

عام طور پر کیمروں کی موجودگی کا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے اس طرح جرائم سے تحفظ ،لوگوں کی جان و مال کی حفاظت اور شاہراہوں پر تیز رفتار ڈرائیونگ روکنے میں مدد ملتی ہے لیکن اصل مقصد ''نگرانی'' ہے اور اس مقصد کے لئے کرۂ ارض کے ارد گرد درجنوں سیٹلائٹس (مصنوعی سیارے) ہیں۔ یہ سیٹلائٹس اپنے کیمروں کے ذریعے زمین کے ایک ایک مربع گز کی واضح ترین تصویر حاصل کر کے کھوئی ہوئی سوئی بھی تلاش کر لیتے ہیں لیکن وہ ابھی تک گھروں کے اندر ہونے والی سرگرمیاں نہیں دیکھ سکتے۔ چھتوں کے نیچے ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں جاننے کے لئے انہیں سروے انفارمیشن پر انحصار کرنا پڑتا ہے ۔آپ کے گھر سے نکلنے اور واپس آنے تک آپ پر نظر رکھی جاتی ہے۔گلیوں میں نصب کیمروں، دکانوں، بسوں، ریل گاڑیوں میں نصب کیمروں کے ذریعے آپ کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ٹرانسپورٹ کیمرے تو نہایت حساس اور بٹن کے سائز کے ہوتے ہیں۔

چینل اور کمپیوٹر

جب آپ واپس گھر آ جاتے ہیں تو سٹیلائٹ چینل سبسکرپشن اور Pay as you watch کے ذریعے ''انہیں'' معلوم ہوتا ہے کہ آپ کون سے چینلز میں دلچسپی رکھتے ہیں ؟ آپ کے ٹیلی فون ریکارڈ کے ذریعے ''وہ'' آپ کے خاندان اور دوستوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں ۔آپ کے کمپیوٹر کے ذریعے انہیں علم ہے کہ آپ کون سی ویب سائٹس وزٹ کرتے ہیں۔کون سی ای میل آپ کو ملتی ہیں اور آپ کے کمپیوٹر لنکس کیا ہیں؟ کچھ کلیدی Key Words ہیں جو مشکوک ہیں۔انہیں کمیونی کیشن سسٹم (مواصلاتی نظام) میں فی کر دیا گیا ہیں، مثلاً: اسامہ بن لادن۔آپ انہیں آن لائن لکھیں یا ادا کریں۔خصوصی نگرانی از خود آپ کو اپنے فوکس میں لے لیتی ہے۔آپ چاہے فون پر ہوں، ای میل کریں یا کوئی ویب سائٹ وزٹ کر لیں۔آپ کی جاسوسی شروع ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفری ٹکٹ

آج کل ٹکٹ بنوانے کے لئے ذاتی معلومات دینی پڑتی ہیں۔فون نمبر لکھوانا پڑتا ہے۔اندرون ملک پروازوں کے لئے بھی شناختی کارڈ لازمی ہوتا جارہا ہے۔عمرہ یا حج پر جانا اور بیرون ملک سفر کرنا تو اپنے آپ کو ہر لمحے نادیدہ آنکھ کے آلہ کاروں کی نگرانی میں دینے کا مترادف ہے۔یہ دراصل باشندگان کرۂ ارض کے گرد ہمہ وقت نگرانی کا حصار سخت کرنے کی طرف پیش رفت ہے۔

رقوم کی منتقلی

سیاسی قوتوں نے سرمایہ کی منتقلی پر کس قدر گہری نظر رکھی ہوئی ہے،اس کا اندازہ اس سے کریں کہ بیرون ملک سے کوئی شخص کسی فرد یا ادارے کو رقم بھیجنا چاہے تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک نیویارک سے اس کی کلیئرنس نہ ہو جائے۔اندرون ملک رقوم بھجوانے کے لئے بھی بیسیوں سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔نہ صرف عوام کی زندگی تنگ ہوتی جارہی ہے بلکہ اس کے گرد جاسوس طاقتوں کا گھیرا بھی تنگ ہو رہا ہے۔

جاسوسی نظام کی ترتیب و تنظیم

چانکیہ مشہور ''موریہ خاندان'' کا وزیر سیاست تھا۔یہ چانکیہ ہی تھا جس نے ''نند'' حکومت کا خاتمہ کرنے اور ''موریہ'' خاندان کو اقتدار دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔محتاط تاریخی اندازے کے مطابق اس نے ایک کتاب ارتھ شاشتر (Arth shashtera) 300 تا 311 قبل مسیح کے درمیان لکھی تھی۔چانکیہ عرف کوٹلیہ نے اپنی کتاب میں جاسوسی نظام کی ترتیب و تنظیم اور کردار کا تفصیلی نقشہ کھینچا ہے اور خفیہ معلومات کے حصول کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) داخلی گروپ (۲) خارجی گروپ

(۱) داخلی گروپ:۔داخلی گروپ میں جاسوسوں کو اندرونی سیاسی حالات،وی،آئی،پی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنا ہوتی ہے ۔اسے مروجہ زبان میں (Counter inteligence) انٹیلی جنس کہا جاتا سکتا ہے۔

(۲) خارجی گروپ:۔خارجی نظام جاسوسی کو چانکیہ تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔سیاسی ،سفارتی ،فوجی

انٹیلی جنس ایجنسی

انٹیلی جنس بنیادی طور پر معلومات جمع کرنے کے عمل کو کہتے ہیں جبکہ ''جاسوسی ''یعنی (Expinioge) کو ان معلومات کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، کسی بھی انٹیلی جنس ایجنسی کا بنیادی فرض یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لئے تمام ممکنہ معلومات جمع کرے ملک کے خلاف ہونے والے تمام اندرونی و بیرونی سازشوں پر نظر رکھے اور ''جوابی جاسوسی'' کا مربوط نظام قائم کرے۔

یہ بھی کوئی طے شدہ اصول نہیں ۔آپ اسے کسی بھی انٹیلی جنس ایجنسی کی انتہائی شریفانہ تعریف کہہ سکتے ہیں۔زندگی کے بدلتے تقاضوں انسانوں کے انسانوں پر حکومت کے خواب نے جاسوس کے کھیل کے اُصول وضوابط ہی بدل کر رکھ دیئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اب بیشتر انٹیلی جنس ایجنسیاں دہشت گرد تنظیموں کا روپ دھار چکی ہیں۔اس ضمن میں جن ایجنسوں نے خاصی شہرت کمائی ہے ان میں ''را''موساد''،سی آئی اے''اور کے،جی،بی شامل ہیں۔(تفصیل اگلے صفحات پر)

انٹیلی جنس ایجنسی کی تعریف جاننے کے بعد آیئے ان مروجہ اصطلاحات کا جائزہ میں جن سے اس کھیل کے کھلاڑی کا واسطہ دیتا ہے اور یہ وہ (کوڈورڈ) codewords ہیں جنہیں کسی پراسرار علم کی طرح عوام الناس کی نظروں سے چھپایا جاتا ہے جبکہ مغربی اور دوسرے ممالک کے پڑھے لکھے لوگوں کے لئے یہ کوئی اسرار نہیں ہے۔

سب سے پہلے یہ جان لیجئے کہ ''ایجنٹ کسے کہتے ہیں؟

دنیا بھر کے انٹیلی جنس سکولوں میں ''ایجنٹ'' کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

ایجنٹ:وہ مرد/عورت ہے جو باقاعدہ ایک خاص تربیت حاصل کرنے بعد ''ٹارگیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک'' میں باقاعدہ تجویز کے مطابق خفیہ نوعیت کے کام مثلاً جاسوسی، سبوتاژ، سبوژن وغیرہ بذات خود سرانجام دے یا سرانجام دینے میں مددگار ثابت ہو کسی بھی ایجنٹ کو جو شخص کنٹرول کرتا ہے۔ اسے ایجنٹ ہینڈلر کہتے ہیں۔

ایجنٹ ہینڈلر: وہ مرد / عورت ہے جو ایجنٹوں کو بھرتی کرتا ہے ان کو تربیت دیتا ہے ان کو بریف کرتا ہے ایجنٹ کو کسی بھی طے شدہ مشن پر روانہ کرتا ہے، ایجنٹ کو ڈی بریف کرتا ہے۔ اور اسے معاوضہ ادا کرتا ہے اس معاوضے کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے۔

ایجنٹ ہینڈلر اپنے ایجنٹ سے حاصل شدہ رپورٹس لکھتا اور اپنی ایجنسی تک پہنچاتا ہے اسے آپ کسی بھی انٹیلی جنس ایجنسی اور اس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ کا درمیانی رابطہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہینڈلر کا کردار کسی بھی ایجنسی میں سب سے اہم ہوتا ہے خصوصاً اپریشنل انٹیلی جنس میں اس کے کردار کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ ہینڈلر کی بنیادی اہلیت یعنی قابلیت کیا ہونی چاہیئے۔ اس ضمن میں یوں تو ماہرین جاسوسی امور نے بہت سی باتیں لکھی ہیں اور ان میں سے بسا اوقات کسی ایک قابلیت کو دوسری پر فوقیت بھی دی گئی ہے۔ لیکن جن بنیادی خصوصیات کا کسی بھی ہینڈلر میں ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے وہ کچھ اس طرح ہیں۔ (ہینڈلر کے بنیادی خصوصیات)

(۱) ٹارگٹ ملک یعنی جہاں وہ اپنے ایجنٹ سے کام لے رہا ہے اور Basecountry ملک سے واقفیت، وہاں بولی جانے والی زبان، روزمرہ معمولات ماحول معاشرت سیاست وغیرہ امور کا بخوبی علم رکھتا ہے۔

(۲) بہترین ہینڈلر وہ ہے جس کے رویئے میں لچک ہو۔ ضدی اور خودسر نہ ہو۔ موقعہ محل کی مناسبت سے اپنے رویئے متعین کر سکے۔

(۳) ہینڈلر کے بنیادی اوصاف میں ایمانداری اور دیانتداری کو اہمیت دی جاتی ہے۔

(۴) اسے لوگوں میں گل مل جانے، دوست بنانے کے فن سے آشنائی ہو۔

(۵) دوسری کو متاثر کرنے کے لئے اسے وسیع المطالعہ اور اضافی خوبیوں کا مالک ہونا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) ایجنسی کے احکامات اور ہدایات کی بجا آواری کو ناگزیر جانے اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ انہیں سرانجام دے۔

(۷) کسی بھی ہینڈلر کے لئے اپنے مخالف کو جانچنے اور جاننے کی بہترین صلاحیت رکھنا بے حد ضروری ہے اس کا ایجنٹ اسے کسی بھی طرح گمراہ نہ کرنے پائے۔

(۸) حاصل شدہ اطلاعات سے متعلق جامع رپورٹ لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ کوئی ایسی بات نہ لکھے جس سے ابہام پیدا ہو۔

(۹) ہینڈلر کے لئے فوراً نتیجے پر پہنچنا، جلدی فیصلہ کرنا اور ابہام سے بچنا ضروری ہے۔ یہ وہ بنیادی اوصاف ہیں جو کسی بھی ہینڈلر Handler کے لئے ناگریز ہیں۔ اضافی قابلیت اس کی شخصیت میں مزید نکھار پیدا کر سکتی ہے۔

ہینڈلر Handler کے فرائض

یہ بات طے شدہ ہے کہ ہینڈلر ایجنٹ ''سائیکل'' Cycle کے تمام مراحل کا بالواسطہ ذمہ دار ہے۔ یہ مراحل درج ذیل ہیں

(۱) مشن (۲) تجویز (۳) جانچ پڑتال اور تلاش (۴) تفتیش

(۵) ریکروٹمنٹ (بھرتی) (۶) ٹریننگ (تربیت) (۷) امتحان لینا

(۸) بریفنگ (۹) روانگی (لانچنگ) وصولی (۱۰) ملاپ (۱۱) ڈی بریفنگ (۱۲) معاوضہ ادا کرنا

ہینڈلر کے لئے ضروری ہدایات

(۱) بہترین ہنڈلر وہ ہے جو دوسروں کے تجربے سے فائدہ اُٹھانے کا فن جانتا ہو۔ ہینڈلر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فیلڈ میں زیادہ عرصہ سے کام کرنے والوں سے استفادہ کرے اور ان کے تجربات سے فائدہ اُٹھائے۔

(۲) جس ایجنسی سے اس کا تعلق ہے وہاں موجود اپنے ''بہترین ساتھیوں'' سے اچھے ''تعلقات کار'' پیدا کرے جو لوگ بہترین نتائج دے رہے ہیں ان کی حکمت عملی کا جائزہ لیتا رہے ان کے طریق کار کو سمجھے اور اپنانے کی کوشش کرے۔

(۳) اپنے ساتھیوں کے کام کرنے کے طریقے پر مسلسل نظر رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ہرگز ایسا حلیہ نہ بنائے جس سے اس کے فوجی ملازم ہونے کا شک گزرے۔ نہ تو فوجی لباس پہنے، نہ ہی فوجی بوٹ یا کوئی اور کپڑا اور نہ ہی اپنی حجامت فوجی قسم کی بنائے۔

(۵) اپنے حلیے اور شکل وشباہت سے ہینڈلر کو روایتی شہری (جس ملک سے اس کا تعلق ہے) نظر آنا چاہیئے۔

(۶) معاشرتی رویہ نارمل ہونا چاہیئے۔

(۷) مشکوک دکھائی دینے والا کوئی طرز عمل اختیار نہ کرے۔

(۸) اپنی خفیہ سرگرمیوں کا علم اپنے حلقہ احباب کو ہرگز نہ ہونے دے۔ اس ضمن میں اسے بہترین ''کور'' Cover اختیار کرنا چاہیئے۔

(۹) تقریبات کو خواہ ان کی نوعیت (گھریلو/، معاشرتی/مذہبی) کوئی بھی ہو اپنے کام کے ساتھ گڈمڈ نہ کرے۔

(۱۰) رسم ورواج اور مذہبی امور سے مکمل واقفیت ہو تو ہی ''ٹارگیٹ ملک'' کی معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لے۔

(۱۱) علاقے سے مکمل واقفیت رکھتا ہو یہ واقفیت صرف نقشوں کی مدد سے حاصل کردہ نہ ہو۔

(۱۲) سیکورٹی کا شعور رکھنے والا اور سیکورٹی معاملات سے مکمل آگاہی رکھتا ہو۔

ہینڈلر اور ایجنٹ کے تعلقات مثالی ہونے چاہئیں، اپنے ایجنٹ کی معاشرتی ضروریات کا اسے مکمل ادراک ہو اور انہیں پورا کرے اس میں ''آف دی ریکارڈ'' ضروریات بھی شامل ہیں کیونکہ ایجنٹ کا ہم مذہب ہونا ضروری نہیں، صورتحال کے مطابق ''کمپرومائز'' کرنے والا ہینڈلر ہی کامیاب ایجنٹ ہینڈلر ہوسکتا ہے۔

(۱۳) رابطے (ملاپ) میں مکمل احتیاط اور حاضر دماغی کا مظاہرہ کرے۔

ایجنٹ (Agent)

آپ نے ایجنٹ کی تعریف پڑھ لی ہے کیونکہ ایجنٹ کو زیادہ متحرک اور فعال ہونا پڑتا ہے اس لئے ماہرین امور جاسوسی اس کے لئے کچھ قابلیتیں ضروری قرار دیتے ہیں دراصل یہی وہ خصوصیات ہیں جن سے کوئی بھی ایجنٹ بہترین کارکردگی کا حامل ہوسکتا ہے۔

(۱) طے شدہ مقام (آر، وی) پر گھڑی کی سوئیوں کے عین مطابق اس کی موجودگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احتیاط ضروری ہے اس طرح وہ اپنے ساتھی کی موجودگی کو بھی ضروری بنانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(۲) موجودگی کے بعد اس کی دوسری اہم خصوصیات ''ٹارگٹ'' میں داخلہ وہاں تک رسائی حاصل کرنا، متعلقہ معلومات تک پہنچنا، انہیں دیکھنا، سننا، جاننا اور حاصل کرنا، فوجی نقل وحرکت نوٹ کرنا وغیرہ ضروری ہیں۔

(۳) ایجنٹ کے لئے کوئی خاص تعلیمی معیار مقرر نہیں کیا جاسکتا بسا اوقات سرحدی علاقوں میں سرحدوں کے آر پار آنے جانے والے جرائم پیشہ افراد نے ''ایجنٹ'' بن کر بہترین نتائج دیئے ہیں۔ البتہ ''ٹارگٹ'' اور وہاں کام کی نوعیت کے حساب سے ایجنٹ کی تعلیمی استعداد ضروری سمجھی جاتی ہے۔

(۴) ایجنٹ کی قومیت اور زبان ''ٹارگٹ ملک'' سے الگ نہیں ہونی چاہیئے۔ زبان سے ناواقفیت عموماً مسائل کھڑے کرتی ہے اور بہترین نتائج کا حصول ممکن نہیں رہتا۔

(۵) ایجنٹ کے لئے مخصوص فنی مہارت کا حصول ضروری ہے۔

(۶) ایجنٹ کا معاشرتی معیار، مالی حالات، معیار زندگی اور عادات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۷) عموماً تیس سے پچاس سال کی درمیانی عمر کے لوگ اچھے ایجنٹ ثابت ہوتے ہیں۔

(۸) یوں تو حالات کار سے ہی جنس کا تعین کیا جاسکتا ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ مرد ایجنٹ عورت ایجنٹ کے مقابلے میں جذباتی طور پر زیادہ پختہ اور نامساعدہ حالات میں بھی بہتر نتائج حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۹) جسمانی حالت بہترین ہونی چاہیئے۔ کوئی مستقل عارضہ لاحق نہ ہو یا کوئی ایسی بیماری نہ ہو دوران مشن اس کے لئے مسائل پیدا کرے۔

(۱۰) ایجنٹ کو اچھے کردار، چال چلن کا حامل ہونا چاہیئے۔ اس کا مورال بلند ہو۔ بلند حوصلہ ہو اور اس کا آئی، کیو معمول سے زیادہ ہونا چاہیئے۔

کون سی ضروریات اور اغراض ایجنٹ بناتی ہیں۔

(۱) نظریاتی، اصولی، مذہبی، جذباتی وابستگی کسی بھی شخصیت کو ''ایجنٹ'' بنا دیتی ہے۔ عموماً ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالوں سے بننے والے ایجنٹ صرف مالی یا جنسی حصول کے لئے بننے والے ایجنٹوں سے زیادہ بہتر ثابت ہوتے ہیں۔

(۲) جلاوطن لوگ اس اُمید پر کہ وہ ایجنٹ بننے کے بعد ایسے حالات پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے جن کے بعد ان کی وطن واپسی ممکن ہو ایجنٹ بن جاتے ہیں۔

(۳) اپنی حکومتوں سے بددل افراد، سیاسی مخالفت رکھنے والے۔

(۴) حالات سے فائدہ اٹھانے والے موقعہ پرست۔

(۵) پیسہ کمانے کے لیے جنسی ضروریات، نشہ پورا کرنے کے لئے اس مد میں قریباً 80 فی صد ایجنٹ شامل ہیں۔

(۶) پریشان حال لوگ ان میں درج ذیل شامل ہیں۔

الف: بدلہ لینے کے متمنی

ب: پناہ گزین

ج: جلاوطن

د: عام شہری

ایجنٹوں کی اقسام

ایکشن ایجنٹ Action Agent

کسی بھی انٹیلی جنس تنظیم کے لیے خبریں حاصل کرنے والے ایجنٹ کو ایکشن ایجنٹ کہتے ہیں ان خبروں کے حصول کے لئے ایکشن ایجنٹ کیا طریقہ استعمال کرتا ہے؟ یہ اسکی مرضی اور حالات کار پر منحصر ہے۔ اس کا کام کسی بھی ذریعہ سے حاصل کردہ اطلاع یا تفویض کردہ مشن سے متعلق معلومات حاصل کر کے انہیں ''ہینڈلر'' تک پہنچاتا ہے۔

مددگار ایجنٹ Sporting Agent

وہ ایجنٹ ہے جو ایکشن ایجنٹ سے خبریں حاصل کر کے دوست ملک تک پہنچانے کے فرائض ادا کرتا ہے۔

پرنسپل ایجنٹ Principle Agent

اس ایجنٹ کو کہتے ہیں جو ''دشمن ملک'' میں ''ایجنٹ ہینڈلر'' کا نمائندہ ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔(اسے جاسوسی نیٹ کے سکینڈ ان کمانڈ کی حیثیت دی جاسکتی ہے) پرنسپل ایجنٹ ایک ہی وقت میں ایکشن اور سپورٹنگ دونوں ایجنٹوں کی خدمات انجام دیتا ہے۔ پرنسپل ایجنٹ کی اہم ترین ذمہ داری ''ٹارگٹ ملک'' میں ایجنٹوں کو کنٹرول کرنا ہے۔

کنفیوزن ایجنٹ Confusion Agent

ایسا ایجنٹ ہوتا ہے جسے ٹارگیٹ ملک میں اس غرض سے داخل کیا جاتا ہے کہ وہاں جائے اور دشمن ملک کی انٹیلی جنس میں داخل ہو کر انہیں غلط اور گمراہ کن خبریں فراہم کرے اس ذمہ داری کے لئے انتہائی مضبوط اعصاب رکھنے والے تجربہ کار ایجنٹ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

ڈارمنٹ ایجنٹ Darment Agent

یہ وہ ایجنٹ ہیں جو ٹارگٹ ملک میں بھیجے جائیں یا مقامی طور بھرتی کئے جائیں۔ جاسوسی سرگرمیوں سے الگ تھلگ رکھے جاتے ہیں اور انہیں اس وقت ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب ان کی ضرورت ناگزیر ہو جائے۔ عام طور پر ڈارمنٹ ایجنٹ حالت جنگ میں فعال ہوتے ہیں اور بہترین کردار ادا کرتے ہیں۔

ڈبل ایجنٹ Double Agent

ایک ہی وقت میں متحارب ایجنسیوں کے لئے کام کرنے والے کو ''ڈبل ایجنٹ'' یا ''ڈبل کراس'' کہا جاتا ہے لیکن اس کے کام کا علم صرف ایک ایجنسی کو ہوتا ہے۔

ڈیول ایجنٹ Devel Agent

ایک ہی وقت میں اپنے ہی ملک کی دو ایجنسیوں کے لئے کام کرنے والے کو ''ڈیول ایجنٹ'' کہا جاتا ہے۔

ڈراپ ایجنٹ Drop Agent

وہ ایجنٹ ہوتا ہے جسے کسی خاص مقصد کے لئے بھرتی کیا جائے۔ اس ایجنٹ کی ضرورت تب پیش آتی ہے جب اپنے ملک کی افواج کو مفتوحہ علاقہ یا اپنا ہی علاقہ چھوڑنا پڑتا ہے تو پیچھے رہ جانے والا ایجنٹ دشمن فوج سے متعلق اطلاعات بہم پہنچاتا ہے۔

ایکشن ایجنٹ کی اقسام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روبہ عمل یعنی ایکشن ایجنٹ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) سفری ایجنٹ (۲) مقیم ایجنٹ (۳) پینیٹریشن ایجنٹ

ان تینوں اقسام کے ایجنٹوں کے طریق کار الگ الگ ہیں ان کے طریق کار فوائد، نقصانات، خطرات، خدشات الگ الگ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو کسی پر ترجیح دی جاسکتی ہے۔ نہ ہی کسی ایک کو معیار قرار دیا جاسکتا ہے۔ وقت اور موقعہ محل کی مناسبت سے ہر ایک ایجنٹ کا اپنا کردار زیر بحث آئے گا۔

(۲) سفری ایجنٹ: یہ وہ ایجنٹ ہے۔ جو دشمن (ٹارگٹ) ملک میں عموماً حالت سفر میں رہ کر اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ ایسے ایجنٹ کا عموماً رات کا قیام کسی بھی جگہ مستقل نہیں بلکہ عارضی ہوتا ہے ایسے ایجنٹ کی خصوصیات اور نقصانات کچھ اس طرح ہیں۔

سفری ایجنٹ کی خصوصیات

(۱) آسانی سے سفر کرنے کی سہولت حاصل ہے۔

(۲) چوبیس گھنٹے آن ڈیوٹ رہتا ہے۔

(۳) عام لوگوں سے آسانی سے گھل مل سکتا ہے۔

سفری ایجنٹ کے فوائد

(۱) حالت سفر میں ہونے کی وجہ سے قدرے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) کمپرومائز ہونے کے امکانات کم ہیں۔

(۳) ملاپ کی آسانی میسر ہے۔

(۴) اہم ''آپریشن ڈیٹا'' ہم پہنچا سکتا ہے۔

(۵) ٹارگٹ کی بہتر دیکھ بھال کرسکتا ہے۔

سفری ایجنٹ کے نقصانات

(۱) اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔

(۲) ٹارگٹ ایریا میں مستقل قیام نہ ہونے کے سبب خاص خبروں تک رسائی ممکن نہیں۔

(۳) اس کو برخاست کرنا ''ہینڈلر'' کے لئے مشکل ہوجاتا ہے۔

مقیم ایجنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ایجنٹ جو ملکی یا غیر ملکی باشندہ ہو اور ٹارگٹ ملک میں جس کا مستقل قیام رہے ۔مقیم ایجنٹ کہلاتا ہے۔ایسا ایجنٹ کوئی مستقل ''کور'' Cover اختیار کر لیتا ہے۔جس سے اس کی شخصیت مشکوک نہیں رہتی ۔اس کی حیثیت رہائشی علاقے کے عام شہری کی ہوتی ہے۔ اور اپنے کور Cover کے ساتھ وہ معمولات زندگی میں مشغول رہتے ہوئے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہتا ہے۔

مقیم ایجنٹ کی خصوصیات

(۱) مقامی شہری ہونے کے سبب اس تک رسائی آسان ہے۔اور اس کی موجودگی مستقل ہوتی ہے۔

(۲) انٹیلی جنس تنظیم کا (غیر ملکی ہونے کی صورت میں) مستقل ملازم نہیں ہوتا۔

(۳) مستقل میں اچھے ''سیف ہاوس'' فراہم کر سکتا ہے۔

مقیم ایجنٹ کے فوائد

(۱) مشن کے علاوہ ''آپریشنل ڈیٹا'' بھی فراہم کر سکتا ہے۔

(۲) کم خرچ ہوتا ہے۔

(۳) موجودگی اور پہنچ حاصل ہوتی ہے۔

(۴) مستقل کور Cover ہونے کے سبب بار بار شناخت تبدیل کرنے کی حاجت نہیں رہتی اس طرح بار بار دستاویزات کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

(۵) کم وقت میں زیادہ خبریں حاصل کر سکتا ہے۔کیونکہ اسے ''ٹارگٹ'' تک پہنچ کی سہولت حاصل ہے۔

(۶) عموماً اس کی کردہ خبریں صحیح اور مقابلتاً زیادہ ہوتی ہے۔

(۷) ٹارگٹ ایریا پر مستقل نظر رکھنا ہے۔

(۸) مقیم ایجنٹ کے نقصانات

(۱) اہمیت کے پیش نظر ہر کسی سے ملاپ کا خطرہ نہیں لیا جا سکتا اس لئے ملاپ مشکل ہے۔

(۲) کنٹرول مشکل ہے۔

(۳) اس کے ڈبل کراس کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔کیونکہ گرفتاری کی صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں متحارب ایجنسی سے جان بچانے کے لئے کمپرومائز کرسکتا ہے۔

پینٹریشن ایجنٹ Penetration Agent

وہ ایجنٹ ہے جو دشمن ملک کی انٹیلی جنس تنظیم میں داخل ہوجاتا ہے اس کے کام کی نوعیت عموماً کنفیوژن ایجنٹ والی ہوتی ہے۔ایسے ایجنٹ کے ''ڈبل کراس'' ہونے کے خطرات کے پیش نظر انہیں انتہائی خصوصی تربیت دے کر جسمانی اور اعصابی طور پر بہت مضبوط بنا کر ہی ٹارگیٹ ملک میں بھیجا جاتا ہے۔

پینٹریشن ایجنٹ کے فوائد

(۱) مقیم ایجنٹ کے تمام فوائد اسے حاصل ہے۔

(۲) موجودگی اور پہنچ کی سہولت زیادہ حاصل ہے۔

(۳) خطرے کی صورت میں اپنی ایجنسی کو آسانی سے مطلع کرسکتا ہے۔

پینٹریشن ایجنٹ کے نقصانات

(۱) دشمن ایجنسی میں داخلہ حاصل کرنا کار دارد ہے۔

(۲) اس کی منصوبہ بندی مشکل ہے۔

(۳) حفاظتی انتظامات مشکل ہوتے ہیں۔

(۴) وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔

(۵) مقیم ایجنٹ والے تمام نقصانات اسے بھی حاصل ہے۔سپورٹ ایجنٹ کی خدمات انجام دیتا ہے۔

مددگار معاون یعنی سپورٹنگ درج ذیل خدمات انجام دیتا ہے۔

(۱) کوریئر (گائیڈ، محافظ، دانستہ یا دانستہ۔

(۲) اس سے لائیو ڈراپ Live Drop کی خدمات لی جاسکتی ہے۔

(۳) اسے سیف ہاوس آپریٹر Safe House opraater بنایا جاسکتا ہے۔

(۴) اقامتی ایڈریس Accomodation address لیا جاسکتا ہے۔

(۵) ہنرمند Tenition تکنیکی تربیت یافتہ افراد سپورٹنگ ایجنٹ بن سکتے ہے۔

(۶) وائرلیس آپریٹر یہ خدمات انجام دیتے ہیں۔انٹرمیڈی ایٹر (درمیانی رابطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کار) کیا خدمات انجام دیتے ہیں۔ درمیانی رابطہ کار یعنی Intermediate درج ذیل خدمات انجام دیتے ہیں۔

(۱) پیغام رساں ہوتے ہیں۔ (۲) بھرتی کرنے والے بن سکتے ہیں۔
(۳) ایجنٹ کو تلاش کرنے کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ (۴) تربیت دینے والے ہوتے ہیں۔

خفیہ جاسوسی اصطلاحات

ہر بزنس کی طرح جاسوسی کے دھندے میں بھی کچھ خصوصی اصطلاحات مروج ہیں۔ ان تمام اصطلاحات کا احاطہ کرنا یا انہیں صفحہ قرطاس پر لانا نہ تو ممکن ہے نہ ہی اس سے عام قاری کو واسطہ پڑتا ہے۔ میں نے صرف وہ اصطلاحات بتانے کی کوشش کی ہے جن کی مدد سے آپ اس کھیل کے اصول وضوابط طریق کار اور تکنیک کو سمجھ سکتے ہیں۔

ایجنٹ نیٹ:

ایجنٹ نیٹ کو ''جاسوسی کا اڈہ'' کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ یہ خفیہ کار روائیوں کا ایسا مرکز ہے کہ جہاں ایجنٹ سے ملی ہوئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے حاصل کی ہوئی خبریں اور سامان پرنسپل ایجنٹ یا بعض اوقات اپنے ہینڈلر کو کٹ آوٹ Cutout کے ذریعے دیتے ہیں۔

نیٹ کی اقسام

سادہ نیٹ: جاسوسی نیٹ کی یہ سادہ ترین شکل ہے جسے زیادہ محفوظ خیال نہیں کیا جاتا۔ اس نیٹ میں ایک سے زیادہ ایجنٹ ایک ہی ہینڈلر کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ اس نیٹ کی شکل کچھ اسطرح بنے گی:

ایجنٹ ہینڈلر

ایجنٹ ایجنٹ ایجنٹ

پرنسپل ایجنٹ نیٹ: یہ وہ نیٹ ہے جس میں ہینڈلر اور اس کے ایجنٹوں کا رابطہ براہ راست نہیں ہوتا بلکہ اس رابطے کے لئے پرنسپل ایجنٹ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس نیٹ کی مزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو اقسام ہیں:

(الف) سادہ پرنسپل ایجنٹ نیٹ

اس نیٹ کے ذریعے ایجنٹ ہینڈلر براہ راست پرنسپل ایجنٹ کو کنٹرول کرتا ہے اور پرنسپل ایجنٹ ایجنٹوں کو ہدایات دیتا اور کنٹرول کرتا ہے اس نیٹ کی شکل کچھ اس طرح بنتی ہے۔

ہینڈلر پرنسپل ایجنٹ

ایجنٹ ایجنٹ ایجنٹ

(ب) پیچیدہ پرنسپل ایجنٹ نیٹ:

اس نیٹ کو پہلے سے زیادہ محتاط نیٹ کہا جاسکتا ہے جس میں ہینڈلر اپنے پرنسپل ایجنٹ کو براہ راست نہیں بلکہ میڈی ایٹر (درمیانی رابطے) کے ذریعے کنٹرول کرتا ہے۔ اس کی شکل کچھ اس طرح بنے گی۔

ایجنٹ ہینڈلر

انٹرمیڈی ایئر

پرنسپل ایجنٹ

ایجنٹ ایجنٹ ایجنٹ

اکاموڈیشن (COVER) ایڈریس:

ایسا ایڈریس جو دھوکا دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ایڈریس پر عموماً ایجنٹ صرف اپنی ڈاک ہی وصول کرتا ہے۔

ڈوسیئر: (Dosear)

وہ کاغذات جن میں ایجنٹ کا مکمل ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس ریکارڈ میں عموماً ایجنٹ کا اصلی نام اور ایڈریس چھپایا جاتا ہے اور ایسے کاغذات انٹیلی جنس ایجنسیاں محفوظ رکھتی ہیں۔

بریفنگ (Brefeing)

کسی بھی ایجنٹ کو کسی مشن پر روانہ کرنے سے پہلے اس کے مشن اور ٹارگیٹ سے متعلق جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات فراہم کی جاتی ہیں جو ہدایات دی جاتی ہیں انہیں بریفنگ کہتے ہیں۔

بگ (BUG)

کسی آلے کو اس طرح چھپانا کہ وہ کسی بھی مقام پر ہونے والی گفتگو کو خفیہ طور پر سنا سکے اور اسے ریکارڈ کیا جا سکے۔

کلینڈ سٹائن (CLANDE STINE)

ان خفیہ حرکات وسکنات کو کہا جاتا ہے جن کی نوعیت کا کسی کو علم نہ ہو سکے اور اس لاعلمی میں وہ انجام پا جائیں۔

بیک سٹاپ (BACK STOP)

جعلی دستاویزات تیار کرنے کو کہتے ہیں اس کے ذریعے کسی بھی غیر قانونی کام کرنے والے ایجنٹ کو جعلی دستاویزات تیار کر کے اس کے کام کی نوعیت کو غیر قانونی سے قانونی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

بریک (BRAKE)

حقیقت اگلوانے، کسی بھی ٹاسک کو مناسب طریقے سے مکمل کر لینے کسی ''کوڈ'' code کو توڑ لینے کو بریک کہا جاتا ہے۔

بونا فائیڈ (BONAFIDE)

وہ مخصوص اشارہ جو Contect کنٹیکٹ پوائنٹ پر ایک دوسرے کی شناخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

کنٹیکٹ پوائنٹ (Contect Point)

وہ مخصوص جگہ جہاں تجویز کرنے کے بعد دو ایجنٹ آپس میں ملاپ کرتے ہیں۔ یہاں ایک دوسرے کو ''بونا فائیڈ'' اشاروں کے ذریعے شناخت کروائی جاتی ہے۔

کور (Cover)

یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے کسی جاسوسی تنظیم کے لوگ اپنی اصلیت کو چھپانے کے لئے کوئی اور بھیس، بہروپ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں کور ایڈریس، کور سٹڈی اور دوسرے Cover استعمال کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمپرومائز (Compromise)

کسی جاسوس کو شناخت کر لینا اور اس کی حکمت عملی کو جان لینا جس سے وہ کام لیتے ہیں تا کہ وہ پھر مؤثر نہ رہیں۔

کنٹیکٹ (Ccntect)

اس شخص کو کہتے ہیں جس سے انٹیلی جنس نقطہ نگاہ یا اپنے مقاصد کی بجا آوری کے لئے رابطہ پیدا کیا جاتا ہے۔

کوریئر (Corear)

کوئی بھی جاندار شے یا انسان جو انٹیلی جنس اہمیت کے سامان (ایجنٹ بھی شامل ہے) کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکے۔

لانچنگ (Launching)

کسی جاسوس کو غیر قانونی طریقے سے سرحد عبور کروانے کو کہتے ہیں۔

لانچنگ پیڈ (Launching Pade)

وہ خفیہ جگہ یا مقام جہاں سے جاسوس کو بحفاظت سرحد عبور کروائی جا سکے۔

کٹ آوٹ (Cut Out)

کوئی شخص یا طریقہ جو کہ خفیہ ملاپ کے چینل پر اس طرح کام کرے جس سے جاسوسی تنظیم کے اشخاص یا گروپ کے درمیان ملاپ خفیہ رہے۔

کمپارٹمنٹیشن (Compartmantation)

وہ طریقہ جسے انٹیلی جنس معلومات کی حفاظت کے لئے اور ان کے کام کے طریقے ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈراپ (Drop)

کوئی بھی جاندار یا بے جان جگہ جہاں انٹیلی جنس نوعیت کی معلومات یا سامان تھوڑے عرصے کے لئے اس لئے محفوظ کیا جا سکے کہ متعلقہ ایجنٹ اسے وصول کر لے۔

لائیو ڈراپ (Live Drop)

وہ انسان جس کے پاس (لاعلم رکھ کر یا اس کے علم میں لا کر) انٹیلی جنس نوعیت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات یا سامان محفوظ رکھا جا سکے جہاں سے دوسرا ایجنٹ وصول کر لے۔

ڈیڈ ڈراپ (Dead Drop)

وہ بے جان جگہ (کسی درخت کا تنا، کسی پتھر کے نیچے، کسی غار، درخت، پہاڑ وغیرہ) جہاں انٹیلی جنس نوعیت کا سامان یا پیغام وقتی طور پر رکھا جا سکے جہاں سے دوسرا ایجنٹ وصول کر لے۔

موونگ ڈراپ (Moving Drop)

وہ جاندار یا بے جان جو متحرک ہو اور وہاں انٹیلی جنس نوعیت کا پیغام یا سامان رکھا جا سکے تاکہ اسے بعد میں دوسرا ایجنٹ وصول کر کے لے جائے مثلاً جانوروں کا ریوڑ، ٹرین کا ڈبہ وغیرہ۔

آپریشنل ڈیٹا (Opratiional Data)

وہ تمام معلومات جو ایک ایجنٹ ہینڈلر کو اپنا پلان بنانے اور اسے روبہ عمل لانے کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ اس کا بیشتر مواد ٹارگیٹ ملک کی خبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

پیپر مل (Paper Mill)

اس ایجنٹ کو کہتے ہیں جو جھوٹی خبر کو سچی بنا کر انٹیلی جنس ایجنسی کو دھوکہ دینے میں مہارت رکھتا ہو۔

سیف ہاؤس (Safe House)

وہ محفوظ اور خفیہ مقام جو ایجنٹ اور ایجنٹ ہینڈلر کو کاروائی جاری رکھنے کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔

سکریننگ (Screning)

کسی شخص کی بااعتمادی اور اہلیت کو پرکھنے کے لئے خفیہ طور پر اس کے پس منظر اور ریکارڈ کا جائزہ لینا۔

سروسنگ سگنل (Servecing Signal)

جب کوئی شخص متعلقہ جگہ سے ''ڈراپ'' اٹھالے تو وہاں ایسا نشان چھوڑتا ہے جس کا مطلب ہو کہ ''ڈراپ'' اٹھالیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیفٹی سگنل (Safty Signal)

وہ اشارہ (پہلے سے مقرر شدہ) جس سے ظاہر ہو کہ میدان صاف ہے اور انٹیلی جنس کارروائی کر سکتی ہے۔

انڈر گراؤنڈ (Under Ground)

خفیہ کارروائیاں ختم کر دینا یا بہت محدود کر دینا جس سے ظاہر ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے۔

بین الاقوامی خفیہ ادارے خفیہ فری میسن

موجودہ دور میں یہودیوں کی عالمی تنظیم فری میسن موجود ہے اس کی سرگرمیاں عام طور پر سربستہ راز رہتی ہیں یہ واحد تنظیم ہے جس کے ذریعے دنیا بھر کے یہودی آپس میں خفیہ روابط رکھتی ہیں۔ یہ دنیا کی قدیم ترین خفیہ تنظیم ہے۔ اسکے قیام کی قدامت کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔

فری میسنوں کی کتاب دنیا کی خفیہ تنظیمیں جلد اول کے مطابق یہ خفیہ تنظیم حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں قائم کی گئی تھی بنی اسرائیل کے بابل کے دور غلامی میں بھی یہ خفیہ تنظیم موجود تھی اور سرگرم عمل تھی بنی اسرائیل کے ستر سالہ دور غلامی میں کئی نبی علیہم السلام بھی موجود تھے ان میں حضرت دانیال علیہ السلام حضرت عزیر، حضرت یحیٰی علیہ السلام، حضرت زکریا بن رکیاہ بن عدو شامل ہیں۔ ان کی مساعی تحریک کا احیاء ہوا اور کوہ سیہون اور یروشلم کی طرف واپسی کے لئے قومی نشان قرار دیا گیا ان چاروں انبیاء کے صحائف بائبل میں موجود ہیں۔ اس فری میسن تنظیم نے کورش اعظم ایران کے بادشاہ سے خفیہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ تھا کہ وہ بابل پر حملہ کر دے اور بابل پر حملے کے وقت تمام یہودی بابل کے اندر سے اس کی مدد کریں گے۔

ہسٹری آف ورلڈ

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق: معاہدے کے مطابق کورش اعظم نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقتور فوج سے بابل پر حملہ کر دیا اسرائیل نے اندر سے ملا کر اور کورش اعظم نے بابل فتح کر لیا اس موقع پر بخت نصر کا بیٹا بادشاہ تھا جس کو شوکت ہوئی کورش نے تمام رعایا کو معاف دے دی کسی کے خلاف کوئی انتقامی قدم نہ اُٹھایا گیا اس طرح بنی اسرائیل کو بابل کی طویل اسیری سے آزادی ملی اور اپنے آبائی وطن یروشلم واپس چلے گئے۔ کورش اعظم کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہیں قرآن مجید میں حضرت سکندر ذوالقرنین کا ذکر موجود ہے وہ کورش اعظم ہی کے متعلق ہے فتح یاب ہونے کے بعد بنی اسرائیل اور بابل کی رعایا سے جنس سلوک سے اس کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس دور میں فری میسن کے مقاصد نیک اعلیٰ اور ارفع تھے۔

موجود دور میں اس خفیہ تنظیم کے حالات وواقعات اور کارگزاریوں پر نظر ڈالی جائے تو ایک ہی مقصد نظر آتا ہے کہ یہودی دنیا بھر کے اقوام اغنیہ چاہیئے ہیں اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم اور امریکی وروسی حکومتوں پر یہودیوں کے گہرے اثر ورسوخ اور ان کی اسرائیل نواز پالیسیوں نے دنیا کے ممالک کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں آج اگر امریکہ اسرائیل کا سب سے بڑا مربی اور پشت پناہ ہے تو روس بھی اسرائیل نوازی میں کم نہیں اسرائیل کے قیام کے بعد لاکھوں یہودیوں کو روس سے اسرائیل بھیجنے سے انکار نہیں جا سکتا ہے کئی اسرائیلی خفیہ منصوبوں میں یہ ممالک اسرائیل کا ساتھ دیتے ہیں اور اس کے ظلم وزیادتی کی پالیسیوں سے صرف نظر برتتے ہیں۔

فری میسن (دنیا میں سب سے قدیم یہودیوں کی خفیہ تنظیم کی ذیلی تنظیمیں)

ایوب خان کے دور میں حکومت پاکستان نے فری میسن کی پراسرار سرگرمیوں کے باعث اس پر پابندی عائد کر دی تھی۔ مگر پاکستان مین فری میسن پر پابندی کے باوجود اس کی دو ذیلی تنظیمیں روٹری اور لائنز کلب قائم ہیں اور اپنی ظاہراً اور خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اور یہ دونوں تنظیمیں سماجی، اخلاقی سرگرمیوں کے نام پر اپنے زہریلے اثرات معاشرے میں منتقل کرنے میں مصروف ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارا تعلیم یافتہ اور دیندار طبقہ بھی ان تنظیموں کی سرگرمیوں میں دانستہ یا نادانستہ طور پر حصہ لے رہا ہے اس طبقے کو اس بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اندازہ نہیں کہ یہ تنظیمیں ہمارے معاشرے میں کتنی صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ مغربی ثقافت کا زہر گھول رہی ہیں۔ کاروبار، فائدے، پیشہ ورانہ لالچ، مقتدر لوگوں سے تعلقات، ثقافتی اور سماجی سرگرمیوں کی رنگینیوں کے نام پر یہ تنظیمیں پاکستان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانوں اور مقتدر اصحاب کو اپنے جال میں پھنسا چکی ہیں

روٹری کلب کیا ہے؟

روٹری کلب کی ممبر شپ کے لئے درخواستیں طلب نہیں کی جاتیں اور نہ ہی اس کی درخواست دی جاسکتی ہے۔ کوئی بھی موجودہ ممبر اپنے حلقہ احباب میں قابل بھروسہ اور موزوں افراد کے نام بطور نیا ممبر تجویز کرتا ہے۔ جس پر کلب کے دیگر ممبران غور کرنے کے بعد مناسب سمجھتے ہیں تو اسے ممبر بنا لیتے ہیں۔ ممبر کے لئے ایک خاصل شرطیہ بھی ہوتی ہے کہ اپنے پیشہ یا ہنر میں نمایاں حیثیت رکھتا ہو۔

روٹری تحریک کا آغاز

روٹری تحریک کا آغاز 23 فروری 1905ء کو شکاگو امریکہ میں ہوا جب ہال پیرس نامی ایک وکیل نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس تنظیم کی بنیاد رکھی، اس تنظیم کی پہلی میٹنگ یونین بلڈنگ شکاگو میں ہوئی، اس پہلی میٹنگ میں ہال پیرس اور اس کے ساتھیوں نے طے کیا کہ روٹری کی میٹنگ باری باری تمام دوستوں کے گھر منعقد کی جائے گی (یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔)

آہستہ آہستہ اس تنظیم کے ممبران کی تعداد بڑھنا شروع ہوگئی جس کے باعث ہال پیرس اور اس کے ساتھیوں کے لئے میٹنگ کا انعقاد مشکل ہوگیا اور اسکے بعد یہ میٹنگ ہوٹلوں، ریستورانوں میں ہونے لگی، 1911ء میں روٹری نامی تنظیم امریکہ سے نکل کر مختلف ممالک میں پھیل گئی اور یوں یہ کلب آہستہ آہستہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا، اس وقت دنیا بھر میں 25 ہزار سے زیادہ روٹری کلب ہیں جن کی رکنیت 12 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ پاکستان میں اس تنظیم کے قیام کا مقصد مختلف فنون کی پیشہ ورانہ تربیت میں مدد دینا۔ عوام سماجی اور معاشرتی پہلو اجاگر کرنا اور کمیونٹی سروس کے تحت عوام کی فلاح و بہبود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پروگرام تربیت دینا تھا۔ ان تمام باتوں کے علاوہ بظاہر اس تنظیم کا سب سے بڑا منصوبہ بین الاقوامی سطح پر انسانیت کی فلاح، باہمی اخوت اور امن عالم کے پروگراموں کا انعقاد شامل ہونا تھا۔ اس کے علاوہ طلبہ وطالبات کے لئے غیر ممالک میں تعلیم وتربیت کے وظیفے اور برسر روزگار نوجوانوں کو خیر سگالی کے فروغ کے لئے بیرون ملک مطالعاتی دوروں پر بھیجنا شامل تھا۔ کلب نے اس مقصد کے لئے روٹریکٹ اور انٹریکٹ کے نام سے ذیلی تنظیمیں بھی بنا رکھی ہیں جن میں علی الترتیب 18 اور 19 سال اور 14 سے 18 سال کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

اس مختصر تعارف میں روٹری کلب کی کامیابی، پھیلاؤ، وسعت، ترقی کی پوری تاریخ پنہاں ہے۔ یہ وہ جدید ابلاغی طریقہ ہے جس کے باعث عالمی صیہونیت اپنے پنجے دنیا کے ہر ملک پر گاڑ رہی ہے ان کا اصل نشانہ معاشرے کے کچلے ہوئے، پسے ہوئے مظلوم انسان بلکہ مقتدر اور مؤثر اصحاب ہیں۔ اس نظام کے ذریعے وہ اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کیلئے ان مقتدر اصحاب کا انتخاب کرتے ہیں۔ یوں معاشرے کے ہر طبقے کے نمائندہ اور اثر انداز ہونے والے لوگوں کو اپنا بالواسطہ یا بلاواسطہ آلہ کار بناتے ہیں اور پھر انہیں عالمی صیہونی منصوبے کے گمنام کمانڈوز کا درجہ عطا کرتے ہیں۔

اس تنظیم کا بنیادی مقصد کاروبار میں باہمی روابط بڑھانے کے ساتھ ساتھ کچھ ثقافتی تفریحات اور کچھ معاشرے کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنا ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا اصل مقصد ایک دوسرے کے پیشے سے فائدہ اُٹھانا اور اجتماعی مفاد کی خاطر ایک ایسے گروہ کی تشکیل جو فکری طور پر یکجا ہو اور معاشرے میں اثر نفوذ کر سکتا ہو۔ لہٰذا پاکستان کے کاروباری طبقات اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے پاکستانی مقتدروں میں روٹری کلب کی رکنیت کا سرطان تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ کاروباری حضرات نے کاروبار کو وسعت دینے اور مقتدر حلقوں سے تعلقات بڑھانے کے لئے تیزی سے روٹری کلب کی رکنیت اختیار کرنی شروع کر دی۔ یہ لوگ اپنے نام کے ساتھ اور اپنی گاڑیوں پر روٹرین کی تختی لگانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ روٹری کلب کی کاروباری افادیت کا اندازہ محض اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ شان گروپ کے کیپٹن اظہر نے روٹری کلب کی گورنری حاصل کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے لاکھوں روپے خرچ کئے۔ روٹری کلب کے ممبران ایک دوسرے کے گھر ہونے والی کاکٹیل پارٹی میں شریک بعض خواتین کثرت شراب نوشی کی وجہ سے آپے سے باہر ہوکر غیر اخلاقی حرکتیں کرنے لگیں اسی طرح کراچی لیبارٹری کے ڈائرکٹر منصور ڈار پر بھی بعض روٹرین نے فنڈز میں خرد برد کرنے کے سنگین الزامات عائد کئے تھے۔ جب خرد برد کی بازگشت عام ہونے لگی تو انہوں نے چند سال بعد وہ رقم جو انہوں نے اپنی لیبارٹری پر خرچ کردی تھی واپس لوٹادی لیکن جب عطاء الرحمٰن باری روٹری کے ڈسٹرکٹ گورنر منتخب ہوئے تو انہوں نے روٹری کلب کی غیر قانونی سرگرمیوں جن میں شراب وشباب کی محفلیں شامل تھیں اعتراض کرنا شروع کیا۔ خصوصاً میٹروپولیٹن کے چیئرمین کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں ان کی سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے اجتناب برتنے کی ہدایت کی گئی ان کے اس خط کے باوجود میٹروپولیٹن کلب نے اپنی غیر اخلاقی سرگرمیاں جاری رکھیں اور باری صاحب کو ہٹانے کی تدابیر شروع کردیں جس میں اے اے محسن پیش پیش تھے ان کا موقف تھا کہ ممبران یا تو ہمیں نماز پڑھوادیں ہم خود ہم جیسے ہوجائیں۔ روٹری کلب کی سرگرمیوں کو اس وقت سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوا جب سنگاپور ائرلائن کے ایم آئی اکبر اپنے تعلقات کی بناء پر اس وقت کے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کو روٹری کلب کا سرپرست اعلیٰ بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

روٹری کلب کی تقریبات اب شراب، شباب اور فحاشی، عریانی کا مرکز بن چکی ہیں۔ تفریح کے نام پر مغربی ثقافت کی یلغار روٹیرین کا طرہ امتیاز ہے، طوفان بدتمیزی کی اس یلغار سے روٹری کے ان اراکین میں اضطراب پایا جاتا ہے جو نادانی یا خلوص کی بنا پر اس کے رکن بنے، روٹری کی میٹنگز میں انہیں احساس ندامت ہوتا ہے۔ ہوٹل پرل کانٹینبل میں 7 اپریل سے 19 اپریل 1994ء کو ڈسٹرکٹ کانفرنس منعقد ہوئی اسکی تفصیلات کو خفیہ رکھا گیا اطلاعات کے مطابق اس پروگرام میں شراب رقص کی محفلوں کو فوقیت دی گئی۔ جس میں شراب اور شباب کی پرائیوٹ محفلوں کے علاوہ اسلام آباد سے معروف کلاسیکل ڈانسر جو ایک ریٹائرڈ فوجی افسر کی صاحبزادی ہیں کو بھی بھاری معاوضے پر بلایا گیا۔

21 جنوری 1993ء کو امریکی قونصل جنرل رچرڈ فاک کی رہائش گاہ پر جنگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارتی اور ثقافتی سرگرمیاں بڑھتی جارہی تھیں گالا ڈنر نائٹ کا اہتمام کیا گیا تھا سالانہ روایت کے طور پر 1992ء میں بھی رچرڈ فاک نے میٹروپولین روٹری کلب کے زیر اہتمام ملٹی نیشنل کمپنیوں کے سربراہوں اور کراچی میں مقیم سفارتی نمائندوں کو اپنی رہائش گاہ پر شراب اور شباب سے بھرپور گالا ڈنر نائٹ میں مدعو کیا تھا۔ اس سال اس تقریب میں ایک جوڑے کے لئے شرکت کا کارڈ 2600 روپے کا تھا یہ تقریب گزشتہ تین سال سے امریکی قونصل جنرل کی سرپرستی میں باقاعدگی سے منعقد ہورہی تھی۔ اس سال گالا ڈنر نائٹ نے کراچی کے تمام کاروباری اور اعلیٰ حلقوں کو روٹری کلب کی رکنیت اختیار کرنے کی طرف راغب کرڈالا اس محفل کا حال قلم کی زبان سے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ رچرڈ فاک اور ان کی اہلیہ مہمانوں کے استقبال میں مصروف تھے۔ ویٹر مہمانوں کی پہلے سے طے شدہ نشستوں تک رہنمائی کررہے تھے اس تقریب میں شرکت کے لئے میٹروپولیٹن کلب کے ممبران دس نشستوں والی ٹیبل خرید کر قابل بھروسہ دوستوں کو گالا ڈنر نائٹ میں مدعو کرسکتے تھے۔ تمام مہمانوں کی آمد کے بعد وہی سے بلوائے گئے لائف بینڈ کی مغربی دھنوں پر ڈانسنگ فلور پر مخلوط رقص شروع ہوگیا۔ جسم تھرس رہے تھے۔ شراب کے جام لنڈھائے جارہے تھے مہمان ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشیاں کرتے ہوئے رقص وسرور میں مشغول تھے یوں یہ تقریب رات گئے تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی بعض مہمان جوڑے ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے ان کے ڈرائیوران کو سہارا دے کر لے گئے۔

تھرس

خفیہ میسونی (یہودی دہشت گرد تنظیم)

یہودیوں نے اپنی روایتی فتنہ پرور ذہانت سے دنیا بھر میں اپنی خفیہ تنظیموں کے ذریعے سازشوں کا جال بچھایا ہوا ہے جو تشدد اور دہشت گرد کاروائیاں کرکے دنیا کے امن کو متاثر کررہی ہیں۔

یہودیوں کے اس قسم کے ہتھکنڈے اگر ایک طرف عظیم تر اسرائیل کے لئے ہیں تو دوسری طرف وہ تمام دنیا میں اپنے غلبہ کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ دنیا کی بڑی طاقت امریکہ پر یہودیوں کی زبردست گرفت سے سیاسی سوجھ رکھنے والا ہر شخص والا واقف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔روس میں بھی یہودی طاقت اور سیاسی ومعاشی حالت رکھتے ہیں اسی طرح یورپین ممالک میں بھی انکے اثر ورسوخ سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔یہودیوں کی کئی خفیہ تنظیموں سے دنیا واقف ہے،اب ایک اور خفیہ تنظیم کا انکشاف ہوا ہے۔اس دہشت گرد تنظیم کا نام میسونی تحریک ہے۔اس تحریک سے وابسطہ بہت سی ذیلی تنظیمیں ہیں جنہوں نے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے یہودی مفادات کی خاطر فتنہ انگیزیوں کا بازار گرم کررکھا ہے۔میسونی تحریک سے وابسطہ ان خفیہ تنظیموں کے متعلق مختلف ادوار میں انکشاف ہوتا رہا ہے۔میسونی تحریک سے وابسطہ خطرناک ترین تنظیم P-2 کا انکشاف کچھ عرصہ پہلے منظر عام پر آیا تنظیم P-2 کا نام سب سے پہلے 1981ء کو پولیس سراغرسانوں نے میلانوں میں تحقیقات کی غرض سے قدم اُٹھایا۔یہ تحقیقات اٹلی سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی سرمایہ دار میشل سنڈونا سے متعلق تھیں جو1979ء میں اٹلی کی جیل سے فرار ہو چکا تھا۔ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص فرار ہوکر پہلے اٹلی کے شہر یرمو،اس کے بعد اس کے 600 کلومیٹر شمال میں قصبہ ارزدمیں کپڑے کے ایک بڑے تاجر یشو جالّی کے ہاں پناگزین ہوا،تمام تر تحقیق کے بعد جب پولیس نے 17 مارچ یشو جالّی کے دفتر میں چھاپہ مارا تو وہاں سے انتہائی خطرناک خفیہ کاغذات ہاتھ لگے،یہ کاغذات میسونی تحریک کی ذیلی تنظیم Lagruppa gelli Prapaganda due سے متعلق جس کا مختصر مخفف کوڈ P-2 ہے۔اس تنظیم کا گرینڈ ماسٹر یشو تھے۔جالّی یہودی تھا،ان کاغذات میں سب سے زیادہ انکشاف انگیز دستاویز وہ لسٹ ہے جس سے اٹلی کے اخبارات پر بجلی گرادی یہ لسٹ اس خطرناک تنظیم کے حکومتی ارکان سے متعلق تھی،جس میں وزیرعدل سمیت دوسرے وفاقی وزیر بھی شامل تھے۔بقیہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ارکان پارلیمنٹ	43
فوجی افسران	183
جنرل	43
بحریہ کے بڑے افسران	8
سپریم کورٹ کے جج	19

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہ	3
اٹلی کے بڑے شہروں کے انسپکٹر جنرل پولیس	4
قومی اخبارات کے بڑے صحافی	24

اس نوع کی خبروں نے نہ صرف اٹلی بلکہ تمام یورپ کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ مگر سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جتنی تیزی سے یہ مسئلہ یورپین صحافت میں اُٹھا تھا اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ اس کو پراسرار ہاتھوں نے دبا دیا بعد میں اس سلسلے میں تحقیق کرنے والوں کو سخت ترین دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ایک فرانسیسی صحافی نے اخبار لیموندے میں یہاں تک لکھا کہ ''جس بات کی پشت پر امریکن سی آئی اے اور نیٹو ہوں اس کا کھوج لگانا ناممکنات میں سے ہے'' مگر اس سلسلے میں مصری محقق انور الجندی اور عین الشمس یونیورسٹی قاہرہ میں شعبہ انگریزی ادب کے سربراہ ڈاکٹر عبدالوہاب المیسری نے کافی تحقیقی کام کیا۔ اس موضوع پر بعد میں کچھ کام کویت کے بین الاقوامی جریدے المجتمع کے سابق مینجنگ ایڈیٹر احمد منصور نے بھی کیا۔ ڈاکٹر عبدالوہاب المیسری کی معلومات کے مطابق لائڈن یونیورسٹی بظاہر مشرق وسطی کے علوم سے متعلق ایک مرکز ہے حقیقت میں یہ میسونی تنظیم P-2 کا ذیلی دفتر ہے جس کا مرکز اٹلی کے شہر میلانو میں واقع ہے۔ میسونی تنظیم p-2 سے متعلق آگے آنے والی زیادہ تر معلومات مندرجہ بالا تینوں شخصیات کی تحقیق پر مبنی ہیں۔

p-2 قیام 1966ء میں بین الاقوامی میسونی تحریک کی ہدایت پر اٹلی میں عمل میں آیا۔ اس تنظیم کے ابتدائی اہداف میں اٹلی کی بااثر شخصیات کو اپنے حلقہ ارادت میں لینا تھا تاکہ یہودی مقاصد کی آسانی سے بارآوری ہو سکے۔ اٹلی میں اس کی سربراہی ایک مال دار تاجر یشو جالّی کے سپرد کی گئی۔ اس ذمہ داری سے دو سال قبل یہ شخص میسونی تحریک میں باقاعدہ طور پر داخل ہوا۔ اس کا ماضی بڑی حد تک اندھیرے میں چھپا ہوا ہے۔ یشو جالّی 21 اپریل 1919ء کو بسٹو یا شہر میں پیدا ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے اسپین کا رخ کیا جہاں اس نے اسپینی فوج کی کمپنی نمبر 735 میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس نے اسپین کی خانہ جنگی میں بھی حصہ لیا۔ اس کا شمار جنرل فرانکو کے حمایتوں میں ہوتا تھا۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد وہ اٹلی واپس آ گیا۔ جہاں اس نے میسولینی کی حمایت شروع کر دی دوسری عالمی جنگ کے خاتمے اور میسولینی کی شکست کے بعد اس نے ارجنٹائن راہ فرار اختیار کی ۔ارجنٹائن میں پناہ کے دوران اس کی ملاقات پیرون نامی مالدار یہودی سے ہوئی جس نے یشوکو اٹلی اور ارجنٹائن کے درمیان تجارت کی غرض سے تعاون کا یقین دلایا۔ یوں قلیل مدت میں ہی یشو جالّی کروڑ پتی بن گیا۔ چند سال بعد اس نے اپنے آبائی وطن اٹلی واپس آنے کا ارادہ کیا جہاں اس نے کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی سے وابستگی اختیار کر لی ۔ بعد میں اس نے خاموشی کے ساتھ میسونی تحریک کی باقاعدہ رکنیت حاصل کر لی جو بعد میں P-2 کے قیام کا سبب بنی۔

یہ شخص اٹلی کی طاقت ور اور مشہور شخصیات کو P-2 کی چھت تلے لانے میں کافی حد تک کامیاب رہا۔ نئے میسونی ارکان سے سخت قسم کا عہد لیا جاتا تھا۔ ان کی تمام کمزوریاں گرینڈ ماسٹر یشو جالّی کے ہاتھ میں ہوتی تھیں۔ جن کی بنیاد پر اس نے اٹلی حکومت سے متعلق انتہائی حساس رازوں تک رسائی حاصل کر رکھی تھی۔ اپنی شاطرانہ چالوں اور بااثر شخصیات کے ذریعے اس تنظیم نے اٹلی میں ریاست کا تصور قائم کر دیا تھا۔ اٹلی کا مشہور جنرل G-Allavena جی الاونیا۔ جو ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ بھی تھا اس تنظیم کا باقاعدہ رکن کی حیثیت سے خدمات بھی انجام دیتا رہا۔ اس نے حکومت اور سیاسی حالات سے متعلق حساس ترین دستاویزات اپنے آقا گرینڈ ماسٹر یشو جالّی کے سپرد کر رکھی تھیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ شخص نہ صرف حکومت پر بلکہ عیسائیت کے سب سے بڑے مرکز ویٹی کن سٹی میں بھی بھرپور اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ اس نے ڈنیال سطح کے عیسائی علماء جو میسونی تحریک کے باقاعدہ رکن تھے۔ ویٹی کن انتظامیہ میں داخل کر دیئے تھے۔ حالانکہ ویٹی کن میں اعلیٰ سطح پر میسونی سرگرمیوں کو پسند نہیں کیا جاتا تھا اور کئی مرتبہ اس بات کا اعلان بھی کیا گیا کہ ویٹی کن کے کسی بھی رکن پر میسونیت ثابت ہونے پر اسے کیتھولک مسلک سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ مگر دوسری طرف کیتھولک مسلک کی خفیہ جماعت Deious جسے پوپ یوحنا پولس ثانی کی حمایت حاصل تھی میسونیت سے روابط استوار کئے ہوئے تھی۔ 1976ء میں وزارت داخلہ کے چند افسران نے حکومت کو یہ رپورٹ پیش کی کہ میسونی شخص یشو جالّی ملک میں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوک سرگرمیوں کی وجہ سے طاقت پکڑ جاتا رہا ہے۔ جو داخلی امن کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔ 1981ء میں P-2 کو 17 انتظامی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہر حصے کا سربراہ الگ ہوتا تھا اور ان سب کا گرینڈ ماسٹر ریشولی تھا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ہر حصے کے سربراہ کو دوسرے کے متعلق لاعلم رکھا جاتا تھا۔ بعد میں اس تنظیم نے ملک میں دھماکوں اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ اس سلسلے میں P-2 دوسری دہشت گرد تنظیموں کی اعانت بھی کرتی تھی۔ اس تخریبی کارروائیوں نے اتنا زور پکڑا کہ وزیراعظم فولانی کو حکومت سے معزول ہونا پڑا۔ بعد میں انکشاف ہوا کہ P-2 نے ایک خفیہ عسکری تنظیم گلاڈیو کو اپنے اندر ضم کر لیا ہے۔

گلاڈیو

عسکری تنظیم گلاڈیو کو اٹلی میں نیٹو کے ایماء پر قائم کیا گیا تھا جس کی لگام براہ راست امریکن سی آئی اے کے ہاتھ میں تھیں۔ اس تنظیم کا بڑا ہدف اٹلی کی کمیونسٹ پارٹی کو حکومت میں آنے سے روکنا تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس تنظیم کو قتل و غارت گری، بم دھماکوں اور دوسری تخریبی کارروائیوں کی کھلی چھٹی تھی امریکن سی آئی اے کے سابق ایجنٹ Brenkeke برنکے نے اعتراف کیا ہے کہ میسونی تنظیم P-2 سی آئی اے سے بھاری رقم وصول کرتی تھی۔ بسا اوقات یہ تنظیم سی آئی اے سے ایک مہینے میں دس ملین ڈالر تک وصول کرتی رہی ہے۔

اٹالین محقق کاسون نے میسونیوں اور سی آئی اے کے درمیان تعلق پر قلم اٹھایا تھا مگر سی آئی اے کی کوششوں کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا نیٹو نے صرف اٹلی میں ہی ایسی خفیہ تخریبانہ تنظیم نہیں بنائی بلکہ مختلف ناموں سے تمام ممبر ممالک میں ایسی خفیہ تنظیمیں قائم کی گئیں ہر ملک میں قائم تنظیم کا نام دوسرے سے مختلف ہوتا تھا۔ اٹلی میں یہ گلاڈیو کے نام سے کام کرتی تھی۔ جس کا مطلب کاٹ دینے والا خنجر ہے۔ مختلف ممالک میں اس کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ بیلجیئم SDRA-8

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆فرانس.....ROSE AIR

☆یونان.....SHEEPSKIN

☆ترکی.....KONTRGERILLA

☆جرمنی.....SILANTTRAP

☆ہالینڈ.....NATO COMMAND

☆برطانیہ.....SECRET BRITISH NET WORK

☆آسٹریلیا.....SCHWERT

☆سپین.....STA BEHIND

ان تمام ذیلی تنظیموں کا مرکزی ہیڈکوارٹر بروکسل میں واقع ہے۔یاد رہے یہیں نیٹو کا ہیڈکوارٹر بھی ہے۔نیٹو کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر ہی اس خفیہ تنظیم کے ذیلی سربراہوں کا اجلاس ہوتا ہے۔تاکہ نیٹو میں ہونے والے فیصلے اس تنظیم کی معلومات میں رہیں اور آئندہ منصوبہ بندی کے سلسلے میں باہمی تعاون کے امکانات پر بھی غور ہو سکے(ہالینڈ) میں نیٹو کا زبردست ہوائی اڈہ موجود ہے۔اس اڈے کے فوجی افسران تفریح تبع کے لئے جتنے بھی پب اور نائٹ کلب وہاں موجود ہیں تمام اس خفیہ تنظیم سے تعلق رکھنے والے افراد کی ملکیت ہیں۔

اس میسونی تنظیم کا مرکزی دفتر تو بروکسل میں ہے جب کہ تربیتی مراکز جزیرہ سرڈینیا میں نیٹو کے فضائی مستقر کے قریب واقع ہیں جہاں نیٹو کے فوجی ماہرین اس تنظیم کے ارکان کو جدید اسلحہ کا استعمال اور تخریبی کارروائیوں کے طریقے سکھاتے ہیں بعد میں نیٹو کے یہ مراکز اسلحہ کی سپلائی کے بڑے اڈے بن گئے۔اٹلی میں اس تنظیم نے نیٹو کی مدد سے اسلحے کے خفیہ سٹور بھی بنا رکھے تھے۔100 کے قریب اسٹور فینسیا شہر میں جب کہ 39 اسٹور مختلف علاقوں میں تھے۔یہ سٹورز زیادہ تر زیر زمین ہوتے تھے۔یا قبرستانوں اور گرجوں کے قریب بنائے جاتے تھے۔28 فروری 1986ء کو سویڈن کے وزیراعظم اولف پالمے کے قتل کے پیچھے بھی گلاڈیو ہی کا ہاتھ تھا۔صرف اس وجہ سے اس کہ اولف کا زیادہ رجحان ماسکو کی طرف تھا۔اس لئے امریکہ کے بحیرہ بالٹک میں سوویت جنگی جہاز تیرتے نظر آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے۔

اصل سوال یہ ہے کہ پردے کے پیچھے سے دنیا پر حکومت کون کر رہا ہے؟ یہ ایک طویل موضوع ہے مگر مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ میسونی تحریک اور اس کی خطرناک ذیلی تنظیم P-2 گلاڈیو جیسی دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ مل کر دنیا کے ایک بڑے حصے پر تباہی مسلط کئے ہوئے ہیں اور ہر ملک کی مشنری کے کارندے ان کے آلہ کار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ میسونیت عالمی صیہونیت کا ایک بڑا شعبہ ہے۔ اسی لئے اٹلی کی میسونی تنظیم P-2 کے اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ اٹلی کے ارب پتی یہودی تاج کارلوڈی بنٹ P - 2 کا اہم ممبر ہے۔ اس کا ذکر موساد کے سابق ایجنٹ وکٹر سٹروسکی نے اپنی یادداشتوں میں کیا ہے۔ جو 1994ء میں شائع ہوئی تھی۔ مصنف لکھتا ہے کہ یہ تعلق ایک مثلث کی مانند ہے۔ یعنی موساد، P-2 اور گلاڈیو یہ خطرناک مثلث تمام دنیا میں اسلحہ کی تجارت باہمی تعاون سے کرتی ہے۔ P-2 کا اعلیٰ اختیاراتی بورڈ بلڈ برج کے نام سے امریکہ میں موجود ہے جو آگے چل کر مونٹ کارلو کی میسونی شاخ سے منسلک ہو جاتا ہے۔ بلڈر برج کے بورڈ کے ارکان میں سابق یہودی امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر ہنری کسنجر، یہودی ارب پتی ایڈمونڈ روشیلڈ، ڈیوڈ راک فیلر شامل ہیں۔

موساعد (MOSSAD)

اسرائیل کی خفیہ دہشت گرد تنظیم

علم جاسوسی وتزویرات کے کسی بھی طالب علم کے لئے دنیا کی سب سے مشکل انٹیلی جنس ایجنسی شاید موساعد ہی ہے۔ موساعد کا صرف بنیادی ڈھانچہ جسے ہم تنظیمی ڈھانچہ بھی کہہ سکتے ہیں، اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ عام قاری کو چکرا کر رکھ دے۔ دنیا کی سب سے زیادہ سفاک اور فعال خفیہ یہودی تنظیم موساعد کا مکمل نام یہ ہے جو ''موساعد'' اکیڈمی کے باہر لکھا ہے: HA MOSSAD,LE MODIYN VE LE TAFKIOIM MAYUHADIM, جس کا انگریزی ترجمہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

The instiiute for intelligence and speciàl (oprations. ہے۔موساد امریکی ،روسی، برطانوی خفیہ اداروں سے زیادہ فعال ہے، یہ انٹیلی جنس ادارہ دنیا کی تمام ایجنسیوں سے زیادہ پیچیدہ ہے۔جس وقت بھی یہ چاہے دیگر ممالک کے ادارے اس کی مدد کے پابند ہیں، یہ خفیہ تنظیم دنیا بھر سے صنعتی اور فنی راز چرانے میں پہلے نمبر پر ہے۔اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کی کامیابی کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ دنیا کا ہر یہودی موساد کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

موساد کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم مشرق وسطی کے قلب میں ہیں اپنے اردگرد کے حالات سے مسلسل باخبر رہنا ضروری ہے اور دنیا بھر کے ملکوں میں پھنسے ہوئے یہودیوں کو نکالنا اوران کی مدد کرنا اس کا اہم مشن ہے۔اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کئی ایجنٹ اپنی جانیں ہار گئے۔

اس خفیہ یہودی تنظیم نے دنیا بھر میں دہشت گردی کا جو ریکارڈ قائم کیا دوسری خفیہ تنظیم کے حصے میں نہیں آیا۔اس کے ایجنٹوں نے کئی جنگیں جیتنے میں اسرائیل کی مدد کی اور کئی عرب ممالک کی حکومتوں کا تختہ الٹنے کے لئے کئی کامیاب سازشیں کیں۔

موساد کا سربراہ براہ راست اسرائیلی وزیراعظم کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔اسرائیل کی سیاسی قیادت انٹیلی جنس سے وابسطہ ہے۔

موساد کا عملہ پڑوسی ممالک میں خاص کر خطرناک دشمن سمجھ کر سخت کارروائی کرتا ہے۔

موساد کے سربراہ کا انتخاب وزیراعظم پانچ سال کی مدت کے لئے کرتا ہے۔

موساد کا رکن بننے کے لئے شرائط

موساد کا رکن بننے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1: متوسط شکل وصورت ہو۔ 2: ذہین اور باصلاحیت ہو۔

3: ظاہری شان وشوکت سے بے نیاز ہو۔ 4: مرد یا عورت باصلاحیت ہو۔

5: یہودی ہونے پر فخر ہو۔ 6: کسانوں کے بیٹے زیادہ موزوں سمجھے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7: پڑھا لکھا اور حاضر دماغ ہو۔ 8: مضبوط جسم کا مالک ہو۔

9: جرات و بہادری کا پیکر ہو۔

رکن بننے کے بعد تربیت

رکن بننے کے بعد تربیت:

1: ہفتہ میں اپنے کام کا دو مرتبہ جائزہ لینا۔ اس کارروائی کو کافی مارننگ کا نام دیتے ہیں۔ ضرورت کے وقت جلد کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

2: کسی بھی جگہ کارروائی کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

3: تنخواہ کم اور کام زیادہ کرنے کی تربیت کی جاتی ہے۔

4: دنیا کی رنگینیوں اور عیش و عشرت سے دماغ خالی کر دیا جاتا ہے۔

5: کوڈز بتائے جاتے ہیں۔ مختلف زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔

6: ذاتی دفاع کرنے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

7: یاداشت ٹسٹ لئے جاتے ہیں جن میں بہت کم نوجوان پاس ہوتے ہیں۔

8: اپنے ملاقاتی کو متاثر کرنے والی گفتگو کی جاتی ہے۔

9: خاص کر مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے۔

10: غیر ممالک میں پہنچ کر اپنے آپ کو علاقے کے ماحول کے مطابق ڈھالنا۔

11: اپنے مشن کو مکمل کرنے کے لئے شادی بھی کی جاسکتی ہے۔

12: اپنے آپ پر یہودی ہونے پر فخر کرنا۔

13: جان کی بازی لگا دینا۔

14: کارکردگی کے حساب سے درجہ بندی کی جاتی ہے۔

شروع میں اسرائیلی انٹیلی جنس اینڈ سیکورٹی سروسز نے SHAY نامی چھوٹے سے انفارمیشن یونٹ سے اپنے کام کا آغاز کیا بعد میں جس نے بہت بڑے خفیہ ادارے کا روپ اختیار کر لیا۔ اس تنظیم کے اہل کاروں کے پاس جاسوسی کے جدید ترین سائنسی آلات موجود ہیں۔ جو ہر قسم کے چیلنج اور صورت حال سے نمٹنے اور کارروائیاں کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ دور جدید میں موساد کے ایجنٹ دنیا بھر میں موجود ہیں اور کئی ممالک میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنظیم کا نیٹ ورک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی دسترس سے نہ صرف تمام امریکہ بلکہ وائٹ ہاؤس تک محفوظ نہیں۔ اس تنظیم نے عراق کا ایٹمی ری ایکٹر تباہ کیا، علاوہ ازیں 1967ء میں اسرائیل نے مصر، شام اور لبنان اور اردن پر اچانک حملہ کر دیا اور شام کی گولان پہاڑیوں کا علاقہ اور سینائی اور مغربی کنارے کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

یہ تنظیم قتل و غارت گری، اغوا، دہشت گردی اور کمانڈو ایکشن کو اپنے لئے جائز سمجھتی ہے۔ موساد اس قدر بااثر تنظیم ہے کہ اس نے کئی عرب ممالک کی حکومتوں کے تختے الٹ دیئے اور بار بار بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیاں کیں۔

قیام

1929ء میں زیورچ جرمنی میں یہودیوں کی عالمی کانگرس منعقد ہوئی اس موقع پر اس یہودی خفیہ تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے قیام کے دو مقاصد بتائے گئے تھے:

1: یہودیوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

2: فلسطین میں یہودیوں کی اکثریت کو قوت فراہم کرنا۔

SHAY اس تنظیم کا ذیلی ادارہ تھا۔ مگر بعد میں SHAY ادارہ یہودیوں کی زیر زمین تحریک HAGANAH کے انٹیلی جنس اور سیکورٹی کے معاون کے طور پر ابھرا۔ ان دنوں HAGANAH تحریک برطانوی حکومت کے خلاف چلائی جا رہی تھی۔ صیہونی مفادات کے حصول اور تحفظ کے لئے اس تنظیم نے دنیا بھر میں اپنا جال پھیلا دیا۔ اس کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

1: نازی جرمنی کے جنگی عزائم کو ناکام کرنا۔

2: صیہونی فورسز کو اپنے دفاع کے لئے اسلحہ فراہم کرنا اور کارروائیوں کے دوران تحفظ فراہم کرنا۔

3: فلسطین اور ہمسایہ عرب ریاستوں میں مصروف عمل انتہا پسند اور جنگجوؤں کے ساتھ روابط کرنا اور ان کو کنٹرول کرنا۔

4: بعض عرب لوگوں کی ایجنٹ کے طور پر خدمات حاصل کرنا جو بظاہر یہودیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مخالف کے طور پر خود کو پیش کریں ان کی معاونت حاصل کر کے سیاسی صورت حال کی خفیہ نگرانی کرنا اور معلومات حاصل کرنا۔

5: برطانوی حکام کی جاسوسی کرنا ان کی روزمرہ معلومات حاصل کر کے یہودی قیادت کو آگاہ کرنا۔

6: نفسیاتی حربوں اور پراپیگنڈہ کے لئے خود مختار اسرائیلی ریاست کی کوششوں کو میاب کرنا۔

اسرائیل کا قیام

مذکورہ ادارے کی کوششوں اور امریکہ کی مکمل حمایت سے 1948ء میں اسرائیل کی خودمختار ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس ریاست کے وجود میں آنے کے بعد اس خفیہ ادارے کو باقاعدہ سرکاری تحویل میں دے دیا گیا۔ اس ادارے میں مندرجہ ذیل شاخیں شامل تھیں:

1: پولیٹیکل انٹیلی جنس ونگ

2: کاؤنٹر انٹیلی جنس اینڈ انٹرسیکورٹی ڈیپارٹمنٹ

3: ملٹری انٹیلی جنس

4: پولیس برانچ آف ملٹری انٹیلی جنس

5: لیول انٹیلی جنس اور سیکورٹی

اسرائیل کے قیام کے دور میں یہ تمام ادارے اپنے اپنے طور پر کام کر رہے تھے اور اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے تھے مگر کبھی کبھار ایک دوسرے کے خلاف بھی ہو جاتے تھے اس صورت حال میں بے یقینی ایک دوسرے پر شک وشبہ پیدا ہونا فطری بات ہے بعض اوقات کنفیوژن بھی پیدا ہوتا ہے اور ٹارگٹ کے پیچھے تین تین اداروں کے ایجنٹ لگے ہوتے ہیں۔

1951ء میں اسرائیلی وزیراعظم کی ہدایت پر ریوں شلوہ نے اسرائیلی انٹیلی جینس کے مکمل ڈھانچہ نئے سرے سے استوار کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعادا(VAADA):

اس کو پرنسپل انٹیلی جینس اینڈ سیکورٹی اتھارٹی کا درجہ حاصل ہے۔اس کا کام تمام ایجنسیوں کے آپریشنز اور دیگر سرگرمیوں کو مربوط کرنا ہے۔ یہ ایک کمیٹی ہے جو تمام سروسز کے سربراہوں پر مشتمل ہے۔

موساعد کے علاوہ دیگر خفیہ ادارے

شین بیتھ(Shin Beth):

اندرون ملک کام کرنے والی یہ کاؤنٹر انٹیلی جینس ہے۔اس ایجنسی کی ذمہ داریوں میں مندرجہ ذیل خدمات شامل ہیں:

1:وی آئی پی ،وی وی آئی پی فوجی سربراہوں ،سیاستدانوں ،سرکاری عہدیداران کی حفاظت کرنا۔

2:صنعتی تنصیبات، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں، ایئر لائن کی حفاظت کرنا۔

3:بیرونی ممالک میں اسرائیلی سفارت خانوں کی حفاظت کرنا۔

اس ادارے کا سربراہ بھی وزیراعظم ہے اور یہ خفیہ ادارہ اندرون و بیرون ملک خدمات سرانجام دیتا ہے۔

ملٹری انٹیلی جینس:

اس ادارے کی ذمہ داری یہ ہے کہ یہ فوجی حکمت عملی کے بارے میں الیکٹرانک رپورٹیں حاصل کرتا ہے اس انٹیلی جینس کا سربراہ فوج کا چیف آف دی سٹاف ہوتا ہے۔اس کا کام قومی انٹیلی جینس کے تخمینے تیار کرنا بھی ہوتا ہے اس اسرائیلی انٹیلی جینس کے ساتھ معاونت کرنے والے دیگر محکمے یہ ہیں:

1:ریسرچ اینڈ پولیٹکل پلاننگ سینٹر

2:منسٹری آف فارن افیئرز

3:سپیشل ٹاسک ڈویژن پولیس جو تفتیش کا کام کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4: سرحدی گارڈز

5: ملٹری آف فنانس (EIAI)

6: اسرائیل کی قومی ائیر لائنز (ZIN)

7: قومی جہاز راں کمپنی

8: صیہونی تنظیمیں

9: اندرون اور بیرون ملک بسنے والے یہودی نسل کے لوگ شامل ہیں۔

حکومت نے نومبر 1973ء میں آرکانٹ کمیشن قائم کیا جس نے ازسرنو انٹیلی جینس اینڈ سیکورٹی سروسز کا جائزہ لیا اور مندرجہ ذیل جدید سفارشات مرتب کیں:

1: سپیشل ایڈوائزر ٹو پرائم منسٹر کے عہدے کو مزید مضبوط بنایا جائے اور اس عہدے پر انٹیلی جینس اینڈ سیکورٹی سروسز رپورٹوں کے سمجھنے والے شخص کو مقرر کیا جائے جو رپورٹوں کا بغور جائزہ لے اور ان کی روشنی میں سروسز کی سرگرمیوں کا درست اندازہ لگا کر وزیراعظم کو درست بریفنگ دینے کا اہل ہو وزیراعظم کے پہلے انٹیلی جینس ایڈوائیزر جنرل راحام دام زیوی تھے۔

2: انٹیلی جینس کی تخمینہ سازی کے لئے موساد میں ایک ریسرچ یونٹ قائم کیا جائے۔ یہ یونٹ ملٹری انٹیلی جینس سے الگ ہونا چاہئے۔

3: ایک پولیٹیکل پلاننگ سینٹر وزارت خارجہ میں قائم ہونا چاہیے خاص طور پر جس کا رابطہ موساد کے ساتھ ہو اس کا دیگر سروسز سے بھی رابطہ رہنا چاہیے تاکہ ملٹری انٹیلی جینس پر بھروسہ کرنے کی بجائے ایک ادارہ بھی اس کو چیک کرے۔

4: عملی طور پر سروسز کا رزبطہ اطلاعات اور رپورٹیں اکٹھا کرنے سے ہو علاوہ ازیں مختلف ایجنسیوں کی جانب سے تیار کی گئی حتمی سفارشات ایک دوسرے نہ دکھائی جائیں مختلف سروسز ہیڈ کوارٹرز اور وزیراعظم کو یہ سفارشات بھیج دی جائیں۔

سروسز میں ان سفارشات کی روشنی میں تبدیلیاں کی گئیں بہت سے عہدوں پر نوجوانوں کو فائز کیا گیا جبکہ 1977ء میں فیئر یل کمیٹی آن سکورٹی آفیرز بھی قائم کی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظامیہ

اجراجات اور مختلف اپریشنز کو خفیہ رکھنے کی غرض سے آئی ڈی ایف اور وزارت دفاع تمام انتظامی معاونت ان سروسز کو مہیا کرتی ہے اصل اخراجات کو خفیہ رکھتے ہوئے کڑی نظر رکھی جاتی ہے ان کا علم ناظمین اور وزارت خزانہ کے چند اعلی افسران کو ہوتا ہے اس قومی دولت درست طریقے پر خرچ کرنے کو یقینی بنانے کیلئے ناظمین سالانہ آڈٹ کرتے ہیں اور اخراجات درست یا غلط کی بنیاد پر تیار کرتے ہیں۔

گسٹاپو

ہٹلر کے دور میں جرمنی کی خفیہ تنظیم

نازی جرمنی ہٹلر کے دور میں جرمنی کی خفیہ تنظیم کا نام ''گسٹاپو'' تھا۔ ہٹلر کا کہنا تھا کہ وہ برطانیہ کے تمام انگریزوں کو رُود بار انگلستان میں ڈبو کر مار دے گا اور صرف عورتوں کو زندہ رکھے گا۔ اتحادیوں سے عالمی جنگ کے دوران جہاں جرمنی کی افواج تابڑ توڑ حملے کر رہی تھیں وہاں دنیا بھر میں جرمنی کی خفیہ تنظیم گسٹاپو دہشت کی علامت بن چکی تھی اور اتحادیوں کو کے جاسوسوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ٹھکانے لگا رہی تھی، آج بھی ہٹلر کے مظالم زبان زد عام ہیں۔ ایک وقت وہ بھی آیا جب ہٹلر حکم دے دیا کہ ہر کنواری لڑکی STATE کو بچہ جن کر دے اور اس نے جنسی اختلاط کا عام حکم دیدیا اور کہہ دیا تھا کہ جو عورت مزاحمت کرے اس کو گولی ماردی جائے اس پر کئی عورتوں نے اپنی عصمتوں کو بچانے کی خاطر خودکشی کر لی تھی۔

ہٹلر نے سب سے زیادہ مظالم قوم یہود پر کئے اور ان کو اجتماعی طور پر گرفتار کر کے موت کے گاٹ اتار دیا کہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا اور کہیں زہریلی گیس کے ذریعے ابدی نیند سلا دیا۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کے اسلحہ ساز کارخانے رات دن اسلحے سے اتحادی افواج کے ساتھ نازی فوج کے خلاف تعاون کر رہے تھے۔ ان حالات میں ہٹلر کے دل میں یہودیوں کے خلاف سخت نفرت بیٹھ گئی تھی۔

امریکی صدر روزویلٹ کے قریبی ساتھی سیاستدان جان سوریل کا بیان ہے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مارشل اسٹالن اپنے امریکی اور برطانوی رفقاء کی نسبت یہودیوں کے معاملے میں زیادہ ہمدردی کے جذبات اور جوش وخروش کا مظاہرہ کرتا رہا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ وہ مظلوم قوم ہے جس کے 30 لاکھ افراد، مرد عورتیں، بچے، بوڑھے مشرقی یورپ میں اور ڈھائی لاکھ افراد مغربی یورپ میں جرمن گسٹاپو کی تیغ ستم کا نشانہ بنے تھے۔

جان سوریل اپنے کتاب ''یالٹا سے پوٹسڈم تک'' میں لکھتا ہے (یہ کتاب سان فرانسسکو میں 1948ء میں شائع ہوئی تھی) سویت یونین کے سربراہ اسٹالن نے مطالبہ کیا کہ جرمنی پر عائد کردہ تاوان کو دگنا کیا جائے تاکہ وہ فلسطین کے اندر ان 30 لاکھ یہودی مہاجرین کی آبادکاری پر صرف کرسکیں جو سویت یونین اور مشرقی یورپ سے وہاں ہجرت کر گئے ہیں۔ مگر چرچل نے بڑے لچکدار ڈپلومیٹک انداز میں اسٹالن کو جواب دیا فلسطین کا شاداب علاقہ بہت تنگ ہے۔ 30 لاکھ یہودیوں کی اس میں گنجائش نہیں ہے۔

اسرائیل کے قیام کے چند سال بعد 13 لاکھ یہودیوں کے قاتل ہمیلر کو (جو نازی دور میں ہٹلر کا دست راست تھا) اسرائیل کے خفیہ اداروں نے ڈھونڈ نکالا اور گرفتار کر کے لے گئے اس پر مقدمہ چلا کر سزا دی۔

جرمنی کی خفیہ تنظیم دہشت کا نشان بن چکی تھی وہ اس قدر فعال تھی کہ اتحادی اس سے اکثر خوفزدہ رہتے تھے۔ جنگ عظیم دوئم میں یہودی سرمایہ دار اتحادی افواج کو اسلحہ سپلائی کررہے تھے کیونکہ وہ کانوں کے مالک تھے انہوں نے جرمنی میں واقع کارخانوں میں مزدوروں سے ہڑتالیں کروادیں تاکہ جرمنی کی معیشت پر ضرب کاری لگائی جاسکے یہودیوں کی ان منافقانہ پالیسیوں کی وجہ سے ہٹلر یہودیوں کا دشمن ہوگیا اور اس نے لاکھوں یہودی مرد عورت اور بوڑھوں کو مختلف حربے اختیار کر کے بے دردی سے مروادیا۔ جنگ عظیم اول میں جرمنی نے اتحادیوں کے جنگی اور غیر جنگی بحری جہازوں کو اپنی آبدوزوں سے زبردست نقصان پہنچایا۔ 17 مئی 1915ء کو برطانوی جہاز لوسی کو آئر لینڈ کے قریب جرمن آبدوزوں نے اپنے تارپیڈو کا نشانہ بنایا دو تارپیڈو لگنے کے بعد یہ بحری جہاز اتنی جلدی غرق ہوا کہ جہاز کے مسافروں کو جان بچانے کے لئے پوری کشتیاں بھی سمندر میں نہ اتاری جاسکیں۔ اس بحری جہاز پر 1251 مسافر اور عملے کے 650 افراد سوار تھے ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریباً 1000 افراد لاپتہ ہو گئے۔ لاپتہ ہونے والے افراد میں 124 امریکی شہری بھی شامل تھے۔ جن میں امریکی صدر روڈرو ولسن کا ایک قریبی دوست بھی شامل تھا۔

امریکی شہریوں کی اس جانی نقصان پر امریکہ میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر ولسن نے اس حادثے پر جرمن حکومت سے سخت احتجاج کیا۔ اس احتجاج کے جواب میں جرمن حکومت نے امریکی حکومت کو بتایا کہ لوسی تانیا کی نیویارک سے روانگی سے چند روز قبل امریکہ کے اخبارات میں ایک اشتہار کے ذریعے امریکی شہریوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ جنگ میں ملوث ملکوں کے بحری جہازوں میں سفر نہ کریں۔ لیکن اس کے باوجود امریکی شہریوں نے لوسی تانیا کے ذریعے سفر کیا جبکہ یہ جہاز مسافروں کے ساتھ ساتھ اسلحے کا ایک بڑا ذخیرہ بھی برطانیہ لا رہا تھا لیکن برطانوی حکومت نے یہ الزام مسترد کر دیا۔ خود امریکہ جواب تک جنگ عظیم میں ملوث نہ ہوا تھا اس حادثے کے بعد جرمنوں کے خلاف سوچنے پر مجبور ہو گیا۔

1915ء میں جرمنوں نے بطور ہتھیار زہریلی گیس کا استعمال کیا تھا، انہوں نے 22 اپریل 1915ء کو وائی پرس کے محاذ پر زہریلی گیس کے اثر سے اتحادی فوجی دستوں کی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ وہ کھانستے کھانستے مورچے چھوڑ کر بھاگ گئے جرمن فوجیوں نے گیس سے بچنے کے لئے ماسک پہنے ہوئے تھے انہوں نے اتحادیوں کے مورچوں پر آسانی سے قبضہ کر لیا۔ جو گیس جرمنی کی جانب سے چھوڑی گئی تھی اس کا رنگ زرد تھا۔ دنیا کی جنگی تاریخ میں کسی زہریلی گیس سے یہ پہلا حملہ تھا۔ یہ سب چالیں گسٹاپو ہی نے چلی

ایف بی آئی (F.B.I)

47 ہزار اہلکاروں کی خفیہ پولیس

FEDERAL BUREAU OF INTELLIGENCE

''ایف بی آئی ایک ایسا انٹیلی جنس ادارہ ہے جسے دنیا کی انتہائی مہنگی، بارسوخ اور جدید انٹیلی جنس ایجنسی کہا جاتا ہے۔ ایف بی آئی کے لاس اینجلس نیویارک اور واشنگٹن ڈی سی کے تین فیلڈ آفس کا بجٹ پاک فوج کے کل بجٹ سے تین گنا اور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مجموعی اخراجات سے زیادہ ہے۔56 فیلڈ دفاتر کے پاس اپنے ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر اور موٹر بوٹس ہیں۔انتہائی جدید آلات کی مدد سے یہ ایجنسی دنیا بھر میں ٹیلی فون پر ہونے والی گفتگو ریکارڈ کر سکتی ہے۔چلتی گاڑیوں کے انجن نمبر بتا سکتی ہے، ہجوم کے دلوں کی دھڑکن سن سکتی ہے۔کھیلتے بچوں میں جرائم کے رجحانات معلوم کر سکتی ہے۔مجرموں کی بو سونگھنے والے آلات کے ذریعے میک اپ اور پلاسٹک سرجری کے اندر جھانک سکتی ہے۔اس کے علاوہ ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے یہ بھی بتا سکتی ہے کہ فلاں جوڑے کا کون سا بچہ دہشت گرد ہوگا؟'' (''ایف بی آئی'' مصنف مقبول ارشد کتاب کی ٹائٹل پر)

ایف بی آئی امریکہ کی خفیہ انٹیلی جینس پولیس کا نام ہے جو Federal Bureau of Intelligence کا مخفف ہے۔اس کا ابتدائی قیام 1908ء میں عمل میں لایا گیا تھا۔اس وقت اٹارنی جنرل بونا پارٹ عدلیہ کی تحقیقاتی فورس کے طور پر سپیشل ایجنٹس کی ایک بے نام فوج کی صورت میں اسے سامنے لائے عدلیہ نے عدالتی حدود کے اندر امریکہ کی سیکرٹ سروس سے ایجنٹوں وفاقی کریمنل لاء کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لئے مستعار لیا۔1909ء میں جنرل وکرشیم نے سپیشل ایجنٹ فورس کو بیورو آف انویسٹی گیشن کا نام دیا نام کی مختلف تبدیلیوں کا یہ عمل جاری رہا یہاں تک کہ 1935ء میں اسے موجودہ نام دیا گیا۔وقت کے ساتھ ساتھ اس کے دائرہ کار اور اختیار میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اسے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرح اسلحہ رکھنے اور گرفتاریوں کا بھی اختیار مل گیا۔ایف بی آئی کی موجودہ ذمہ داریوں میں امریکہ کے وفاقی فوجداری قوانین کی خلاف ورزی کی تفتیش کرنا، امریکہ کو غیر ملکی جاسوسوں اور دہشت گردانہ سرگرمیوں سے بچانا اور امریکی حکومت اور تمام متعلقہ وفاقی ولوکل وایجنسیوں کو ضروری معلومات مہیا کرنا ہے۔

ایف بی آئی کو افرادی قوت اور نیٹ ورک کے لحاظ سے بھی امریکہ سب سے بڑی انٹیلی جینس ایجنسی کہا جاتا ہے۔ایف بی آئی میں 9 ڈویژن ہیڈ کوارٹرز واشنگٹن ڈی سی میں 4 دفاتر، 56 فیلڈ دفاتر اور تقریباً 400 سٹیلائٹ دفاتر ہیں جو ریذیڈنٹ ایجنسیوں کے طور پر جانے جاتے ہیں چار سپیشلائزڈ فیلڈ انسٹالیشنز غیر ملکی رابطے کے 23 ذمہ داروں کو اپنے پروگراموں کی ہدایات اور امداد وتعاون بہم پہنچاتے ہوئے کنٹرول کرتے ہیں۔غیر ملکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رابطے کے دفاتر میں سے ہر ایک کی سربراہی ایک لیگل اتاشی کرتا ہے جو امریکی اور لوکل اتھارٹیز کے ساتھ مل کر ایف بی آئی کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کرتا ہے۔

ایف بی آئی کے پاس تقریباً 11 ہزار سپیشل اہلکار ہیں جبکہ 13 ہزار سات سو اہلکار ایف بی آئی کے ہیڈ کوارٹر کے لئے مخصوص ہیں جبکہ 16 ہزار اہلکار فیلڈ میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایف بی آئی کا سالانہ بجٹ 3 ارب 13 کروڑ 87 لاکھ 81 ہزار ڈالر ہے

ایف بی آئی کے فیلڈ دفاتر براہ راست اپنے ہیڈ کوارٹر اور 400 سیٹلائٹ دفاتر کی معاونت سے اپنا کام کرتے ہیں۔ ہر فیلڈ آفس کے تحت ان ریذیڈنٹ ایجنسیوں کی تعداد ان کے کام کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔

ایف بی آئی فیلڈ سے تمام جدید آلات اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتی ہے۔ دو ورچوئل کمپیوٹر سپورٹ سنٹرز جن میں سے ایک Pocatello Idaho میں اور ایک Fort Monomouth New Jersey میں قائم ہے۔ دو انفارمیشن ٹیکنالوجی سنٹرز (ITCS) بھی کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک Butte Montana اور ایک Georgia Savannah میں ہے۔ یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی سنٹر فیلڈ سے متعلق جاسوسی اور انتظامی آپریشن میں معاونت کے لئے اطلاعات و معلومات مہیا کرتے ہیں۔ ایف بی آئی Johnstown Pennsylvania میں قائم منشیات کے قومی جاسوسی سنٹر نیشنل ڈرگ انٹیلی جینس سنٹر کو بھی یہ خدمات کر رہی ہے۔ بین الاقوامی تحقیقات میں ایف بی آئی کا کردار مخصوص عالمی جرائم میں اضافے کی وجہ سے کانگریس نے وسیع کر دیا ہے۔ بیرونی ممالک میں ایف بی آئی کے تحقیقات ایف بی آئی کے لیگل اتاشی پروگرام کے ذریعے میزبان ملک کی اجازت اور دوسری متعلقہ ایجنسی اور امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے ہوتی ہیں۔ دنیا بھر میں 23 ممالک میں F.B.I کے لیگل اتاشی دفاتر قائم ہیں یہ دفاتر متعلقہ ممالک میں امریکہ کے سفارت خانوں میں قائم کئے جاتے ہیں۔ سپیشل ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے نمائندے بیرون ممالک میں لیگل اتاشی، ڈپٹی لیگل اتاشی یا اسسٹنٹ لیگل اتاشی کے عہدے پر کام کرتے ہیں۔ 1975ء میں اطلاعات کی آزادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قوانین کی منظوری کے بعد سے ایف بی آئی نے گزشتہ 25 سال میں تین لاکھ کیسوں کو نمٹایا ہے۔

ایف بی آئی کے پہلے سربراہ سٹینلے فنچ تھے۔ وہ 1908ء سے 1912ء تک اس ادارے کے سربراہ رہے۔ اس کے بعد الیگزینڈ بروس، ولیم ای ایلن، ولیم جے فلائن، ولیم جے برنز، ایڈگر ہوور، پیٹرک گرے، ولیم ڈی کلشیئس، کلارنس کیلی، ولیم ایچ پلسٹر، جان اوٹو، ولیم ایس سیسن، فلائیڈ آئی کلارک، لولیس جے فریح اور تھامس جے پکرڈ بھی مختلف ادوار میں اس ادارے کے سربراہ رہے۔

ایف بی آئی کے سربراہ رابرٹ ایس میولر نے 11 ستمبر کے بعد عالمی سطح پر افغانستان میں جنگ سے لیکر دنیا بھر میں القاعدہ کے خلاف ہونیوالے آپریشن میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ رابرٹ ایس میولر نے امریکہ کی سب سے بڑی خفیہ ایجنسی سی آئی اے سے تعاون کی بنیاد ڈالی اور اب بہت سے خفیہ مشنز پر ایف بی آئی اور سی آئی اے مشترکہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے دونوں ایجنسیاں ایک دوسرے کی ہر سطح پر مخالفت کیا کرتی تھیں۔

ایف بی آئی کا ہیڈ کوارٹر

1908ء سے 1975ء تک ایف بی آئی کے دفاتر وزارت انصاف کی بلڈنگ میں تھے۔ ایف بی آئی کے علیحدہ دفاتر کی تجویز 1939ء میں سامنے آئی۔ امریکہ کی پبلک بلڈنگ ایجنسی نے 1941ء میں آغاز کیا۔ اسی دوران دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی جس کے باعث امریکہ میں تمام سرکاری عمارات کی تعمیر کا منصوبہ التواء کا شکار ہوگیا۔ 1961ء میں کانگریس میں پھر ایف بی آئی کی علیحدہ عمارت کا منصوبہ پیش ہوا۔ اپریل 1962ء میں کانگریس نے ایف بی آئی کے علیحدہ دفاتر کی تجویز منظور کر لی۔ جنرل سروسز ایڈمنسٹریشن نے بلڈنگ کے ڈیزائن کے لئے ایک کروڑ 22 لاکھ 65 ہزار ڈالر کے فنڈز دیئے جبکہ عمارت کی تعمیر کا تخمینہ 6 کروڑ ڈالر لگایا گیا۔ 2 جنوری 1963ء کو جنرل سروسز ایڈمنسٹریشن نے پنسلوانیا ایونیو میں ایف بی آئی کی عمارت کے لئے جگہ کی منظوری دیدی۔ عمارت کے لئے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ خریدی گئی اس کی ادائیگی 17.41 ڈالر فی اسکوئر فٹ کے حساب سے کی گئی ۔ پنسلوانیا ایونیو ایڈوائزری کونسل اپریل 1964ء میں ایف بی آئی کی عظیم عمارت کی تعمیر کا خاکہ منظر عام پر لائی۔ ایف بی آئی کی عمارت جب مکمل طور پر تیار ہوگئی تو سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ضروری ترامیم کی گئیں ۔ عمارت کی پہلی منزل کے بیشتر حصہ کو حفاظتی نقطہ نظر سے بند رکھا گیا ہے۔ پوری بلڈنگ کا مجموعی ڈیزائن انگریزی کے لفظ E سے مشابہ ہے۔ اور اس ڈیزائن کی وجہ سے ایک مرکزی جگہ سے پورے دفتر پر نظر رکھی جاسکتی ہے۔

ایف بی آئی کے اہم شعبے

ایڈمنسٹریو سروسز ڈویژن

ایڈمنسٹریو سروسز ڈویژن ایبی آئی کے تمام انتظامی امور کو کنٹرول کرتا ہے۔ ایف بی آئی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز مختلف وضع کیے جانے والے پروگرام پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ ان تمام ضروریات کا بھی اہتمام کرتا ہے جن کی کسی مشن کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایف بی آئی میں بھرتیوں، ملازمین کے پروگرام اور ایسے تمام امور جن کا تعلق انتظامی معاملات سے ہو اسکا یہی ڈویژن ذمہ دار ہے۔

فنانس ڈویژن

فنانس ڈویژن ایف بی آئی کے تمام شعبہ جات کے مالی امور، بجٹ اور مالی پلاننگ کا ذمہ دار ہے۔ ہر قسم کی خرید و فروخت بھی اسی ڈویژن کے ذمے ہوتی ہے۔ ایف بی آئی کا چیف فنانشل آفیسر اس شعبے کا سربراہ ہے جبکہ تمام معاملات کی منظوری کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا ہے۔

انفارمیشن ریسورس ڈویژن

اس شعبے کی ذمہ داریوں میں ایف بی آئی کے اندر تمام امور سے متعلقہ اطلاعات اور معلومات اکٹھی کر کے مختلف شعبہ جات تک پہنچانا ہے۔ یہ اطلاعات اور معلومات مختلف ذرائع سے اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اس بات کا تعین کرنا بھی اسی شعبے کی ذمہ داری ہے کہ یہ معلومات کہاں استعمال ہوسکتی ہیں اور اس سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریکارڈ مینجمنٹ ڈویژن

یہ ڈویژن کچھ مدت پہلے قائم کیا گیا پہلے یہ ڈویژن کسی اور شکل میں تھا۔ اسے ری آرگنائز کرنے میں ڈائریکٹر "ملر" نے اہم کردار ادا کیا۔ اس ڈویژن کی ذمہ داریوں میں ہر قسم کے ریکارڈ کو اپ ٹو ڈیٹ کر کے رکھنا شامل ہے۔

کاؤنٹر انٹیلی جینس ڈویژن

ایف بی آئی کے اس شعبہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قومی سلامتی کو درپیش خطرات کی نشاندہی کرے اور انہیں ناکام بنائے۔ یہ ڈویژن دنیا بھر کی انٹیلی جینس ایجنسیوں کی کارکردگی کو جمع کر کے ان کی چھان بین کرتا ہے اور ان کے توڑ کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔ یہ شعبہ خاص طور پر ان ممالک اور تنظیموں پر بھی نگاہ رکھتا ہے جو امریکہ اور اس کے عوام کی سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ کاؤنٹر انٹیلی جینس ڈویژن اپنی کارکردگی اور کاروائیوں کو ملکی قانون کے ساتھ ہم آہنگ رکھتا ہے تاکہ ملک کے فوجداری قانون کی دفعہ C81 کے تحت اندرونی معاملات اور پالیسیوں کی جاسوسی کرنے والے غیر ملکی عناصر کی کاروائیوں کو روکا جا سکے اور ان پر ہاتھ ڈالا جا سکے۔

اس کے علاوہ ایف بی آئی کے دیگر اہم شعبہ جات یہ ہیں:

☆ کاؤنٹر ٹیرم رازم ڈویژن
☆ سیکورٹی ڈویژن
☆ آفس آف دی انٹیلی جینس
☆ کرمنل انوسٹی گیشن ڈویژن
☆ مائیبر کرائم ڈویژن
☆ لاء انفورسمنٹ سروسز گروپ
☆ کرمنل جسٹس انفارمیشن سروسز ڈویژن
☆ انوسٹی گیٹو ٹیکنالوجیز ڈویژن
☆ لیبارٹری ڈویژن
☆ آفس فار لاء انفورسمنٹ کوآرڈینیشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ..... آفس آف دی انٹرنیشنل آپریشنز

☆ ٹریننگ ڈویژن

ان تمام ڈویژنوں کے کئی ذیلی شعبے بھی ہیں۔ یہ تمام ڈویژن اپنے اپنے کام کے سلسلے میں مکمل خودمختار ہیں۔

مقاصد:

امریکہ کے وفاقی فوجداری قوانین کے خلاف ورزی کی تفتیش کرنا، امریکہ کو غیر ملکی جاسوسوں اور دہشت گردانہ سرگرمیوں سے بچانا اور امریکی حکومت اور تمام متعلقہ وفاقی ولوکل ایجنسیوں کو ضروری معلومات مہیا کرنا۔

سی آئی اے C.I.A

امریکی خفیہ تنظیم

CANTRAL INVESTIGATION AGENECY

سی آئی اے کا قیام کس طرح عمل میں آیا اور اس کے قیام پر کیا مقاصد متعین کئے گئے تھے یہ جاننے کے لئے ہمیں اس ایجنسی کے آغاز پر نظر ڈالنی ہوگی۔

1946ء میں صدر ٹرومین نے امریکی کانگریس سے درخواست کی کہ سیکرٹ انٹیلی جینس ایجنسی ایکٹ پاس کر کے ایک ایسی ایجنسی قائم کردی جائے جو گورنمنٹ کو سراغ رسانی کے مختلف محکموں اور اداروں سے آئی ہوئی معلومات کو یکجا کر کے ایسی مطالعاتی رپورٹیں جس کی روشنی میں حکومت اپنی خارجہ پالیسی وضع کر سکے لیکن جنرل ولیم، ڈونوان، ایلن ڈس اور دوسرے عارضی ادارہ جنگی منصوبہ بندی کے اراکین نے اس ایجنسی کو مختلف انداز میں چلایا۔ انہوں نے اس ادارے کو ایک ایسی خفیہ تنظیم کے طور پر استعمال کیا جس سے وہ اپنی خارجہ پالیسی کے ان مقاصد کو حاصل کر سکیں جو جائز سفارتی ذرائع سے حاصل نہ کر سکتے ہوں۔

سی آئی اے کے ارکان پیشہ ور جاسوس ہیں اور گورنمنٹ کے اعلیٰ سطح کے افسران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سرپرستی اور تحفظ میں کام کرتے ہیں۔ اس تنظیم کے ارکان گورنمنٹ کے محکموں کے علاوہ تعلیمی، صنعتی، تجارتی، مالیاتی، مواصلاتی اور مزدور یونینوغرض کہ ہر شعبہ زندگی میں اثر ونفوذ رکھتے ہیں اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی تا کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی کو خفیہ ہتھکنڈوں اور غیر آئینی ذرائع کے سہارے آگے بڑھایا جا سکے اور ساتھ ہی امریکہ کے دشمن نظریات کے اثر ورسوخ کو دوسرے ملکوں میں پھیلنے سے روکا جائے۔ گویا دنیا کے دیگر ممالک امریکہ کی لیڈرشپ کے آگے سر تسلیم خم کئے رکھیں۔ لیکن مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا تاہم یہ تنظیم ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں سیاسی بیداری کے باوجود اب بھی سوشل اقتصادی اور سیاسی میدانوں میں امریکہ کی خود ساختہ چودھراہٹ کو قائم رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اگرچہ کمیونزم کے خلاف امریکہ کی جدوجہد ختم ہوگئی ہے البتہ تیسری دنیا کے خلاف اس کی سازشوں میں کمی نہیں ہوئی۔ امریکی مفادات کی حفاظت کے لئے ایک ملک میں جمہوریت کا گلا دبا دیا جاتا ہے تو دوسرے میں اقتصادی ترقی میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں اور کہیں آزادی کی قوتوں کو کچلنے کے لئے ایسے ایسے خفیہ ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں جن سے تکمیل مقصد بھی ہو سکے اور ناکامیوں ورسوائی کی صورت میں امریکی حکومت اپنی ذمہ داری سے صاف مکر بھی ہو سکے۔

یہ تنظیم جاسوس اور تخریب کاری بھرتی کرتی رہتی ہے اور جاسوسی، پراپیگنڈہ، افواہ سازی، نفسیاتی جنگ اور تخریب کاری جیسے مذموم ذرائع سے کسی بھی ملک میں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے بدنظمی، انتشار اور لاقانونیت پھیلانے سے نہیں چوکتی ہر ضابطہ اخلاق کی دھجیاں بکھرتی رہتی ہے اور دوسرے ممالک کے داخلی معاملات میں دخل دینے کے لئے زیر زمین سازشیں کرتی اور ان پر عمل پیرا ہوتی ہے۔

دوسرے ملکوں کے افسران کو رشوت اور بلیک میل سے اپنے ڈھب پر لایا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ قومی تحفظ کے نام صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے جس کی بابت نہ تو امریکی کانگریس باز پرس کر سکتی ہے اور نہ امریکی عوام۔ پریس البتہ آزاد ہے لیکن یہ آزادی بھی ایک حد تک ہی برداشت کی جاتی ہے۔

سی آئی اے کا نظریہ یہ ہے کہ معاملات خارجہ کی بابت کسی کو بھی اس سے باز پرس کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانونی حق نہیں خواہ وہ امریکی عوام ہو یا پریس بلکہ قومی ضروریات کی تکمیل کے لئے لائحہ عمل کی تیاری اور اسے بروئے کار لانا بلاشرکت غیر ان کا اور صرف انہی کا حق ہے۔ انہیں اپنی کاروائیوں کو عوام سے پوشیدہ رکھنے کا حق حاصل ہے ان کے حصول کے مطابق تکمیل مقصد کے لئے ہر بے اصولی اور کوئی بھی ناپسندیدہ طریق کار جائز ہے ساتھ ہی عوام کے احتساب اور نکتہ چینی سے بچنے کے لئے کانگریس اور امریکی صدور کے تعاون سے اپنے گرد قانونی تحفظات کی دیوار کھڑی کر لی گئی ہے۔

امریکی اپنی ذمہ داری کو چھپانے اور سی آئی اے کے ارکان دنیا والوں کی نکتہ چینی اور احتجاج سے بچنے کے لئے ضرورت پڑے تو جھوٹ بھی بول لیا کرتے ہیں۔ ماضی میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں:

1954ء میں گوئٹے مالا کے واقعات میں سی آئی اے کے ہاتھ ہونے کا صدر آئزن ہاور نے انکار کر کے جھوٹ بولا۔

1958ء میں انڈونیشیا کی ناکام بغاوت میں سی آئی اے کے ملوث نہ ہونے کا جھوٹ بولا گیا۔

اسی طرح 1960ء میں فرانسس گرے پاور u-z مشن سے انکار کیا گیا۔

یہ اصحاب جو باعزت اور محبِ وطن کہلاتے ہیں جب اپنے دام میں خود آجاتے ہیں تو یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں کہ اس قسم کے جھوٹ بولنا حکومت کا وراثتی حق ہے کیونکہ اس قسم کی کاروائیوں کو مخالف سے پوشیدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

مخالف ممالک سی آئی اے کی خفیہ کاروائیوں اور ریشہ دوانیوں سے پوری طرح باخبر ہوتے ہیں اور جب بھی جاسوسی نظام کام کر رہا ہوتا ہے u-z جاسوس طیاروں اور سٹیلائٹ سیاروں سے آنے والی تصاویر و اطلاعات سے روس اور چین دونوں ہی باخبر تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ 1952ء سے 1964ء کے عرصے میں جبکہ سرد جنگ زوروں پر تھی روس کے نظام جاسوسی نے وہ تمام پیغامات الیکٹرانک آلات کی مدد سے معلوم کر لئے جو کہ روس میں امریکی سفارتخانہ سے خفیہ الفاظ کے ذریعے بھیجے جاتے رہے اسی طرح سی آئی اے بھی روس کے چوٹی کے لیڈروں کی پرائیوٹ گفتگو تک برسوں ٹیپ کرتی رہی جو وہ اپنے ریڈیو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلیفون پر کرتے تھے، چونکہ دونوں ایک دوسرے کے رازوں سے واقف تھے لہذا دونوں کے قومی تحفظ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں سی آئی اے کی کارگزاری صرف یہ کہ عوام اور کانگریس کو اس امر سے آگاہ نہ ہونے دیا جائے کہ امریکی گورنمنٹ کیا کر رہی ہے سی آئی اے مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے اپنے وجود کے جواز کے لئے عجیب وغریب ہتھکنڈے استعمال کرتی اور چاہتی ہے کہ امریکی عوام اس کی واہ واہ کرتے ہیں۔ دراصل سالوں سے سی آئی اے کے کارنامے افسانہ بن کر رہ گئے ہیں جنہیں کہ حقیقت سے دور کا واسطہ نہیں ہے۔

سنٹرل انٹیلی جنس ایکٹ 1949ء کے ذریعے 1947ء کے ایکٹ میں کچھ ترامیم کی گئیں جن میں سب سے دوررس ترمیم یہ تھی کہ سی آئی اے سراغ رسانی کے لئے تمام اقدامات اور فرائض بجالائے گی جو کہ قومی تحفظ کی کونسل کی طرف سے وقتاً فوقتاً اسے سونپے جائیں گے۔

اس مبہم فقرے نے سی آئی اے کو دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں زیرزمین سازشی اقدامات کی آزادی اور حق دے دیا عام طور پر یہ وائٹ ہاؤس کی اجازت اور منشاء سے کیا جاتا ہے جسے ہمیشہ کانگریس کی منظوری حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن امریکن عوام کو پتا ہی نہیں چلتا کہ سی آئی اے کو کتنی زیادہ ناکامیاں ہوئی ہیں۔

سی آئی اے کی کارکردگی کی تاریخ ایسی ایسی شدید غلطیوں اور ناکامیوں سے پر ہے جن کی وجہ سے امریکی حکومت کو اکثر ندامت اٹھانی پڑتی۔ ان حالات میں ایک آدمی پر سوچ بغیر نہیں رہ سکتا کہ سی آئی اے کے لئے یہ بہتر ہوتا کہ وہ گوئٹے مالا، کیوبا، چلی، مشرق وسطیٰ، جنوب مشرق ایشیاء خاص کر انڈیا و چائنا میں اپنا سازشی جال نہ پھیلاتی جس کی وجہ سے امریکی قوم کو آئندہ پیش آنے والے نتائج نہ بھگتنے پڑے۔

سی آئی اے کے سرکاری طور پر منظور شدہ ملازمین: 16500 اخراجات (کانگریس کو بتائے جانے والے): 750 ملین ڈالر سالانہ مگر ملازمین کی تعداد اور اخراجات کہیں زیادہ ہیں۔ جبکہ کرائے کے فوجیوں مشیروں اور ایجنٹوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ وہ جو ٹھیکہ پر کام کرتے ہیں بیرون ملک دنیا کے مختلف ممالک میں موجود سی آئی اے کے ایجنٹوں کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاری تعداد کام کرتی ہے۔انکو خفیہ رکھا جاتا ہے۔متفرق اخراجات الگ ہوتے ہیں۔ملازمت سے فارغ ہونے والے ملازمین کو بھی سی آئی اے تنخواہ یا وظائف مسلسل ادا کرتی ہے۔جنگ کے دوران جو کرائے کے افسران اور سپاہی سی آئی اے ملازم رکھتی ہے ان کو Contract یا ٹھیکے کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔بجٹ میں کئی اخراجات ظاہر نہیں کئے جاتے اور یہ اخراجات ڈیفینس ڈیپارٹمنٹ اور بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی اور ائیر امریکہ کے بجٹ سے پورے کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ سی آئی اے کو مندرجہ ذیل ادارے رقوم مہیا کرتے ہیں:

Spacific Corporation سپیسیفک کارپوریشن، ائیر ایشیاء اور ائیر امریکہ اس کے ذیلی ادارے ہیں۔ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ، پینٹاگون، بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی، سی آئی اے ڈائریکٹر کا ہنگامی فنڈ، یہ تمام ادارے ہزاروں ملین ڈالر سی آئی اے کو مہیا کرتے ہیں ائیر ایشیاء اور ائیر امریکہ دراصل سی آئی اے کے ادارے ہیں اور ان کی آمدنی سی آئی اے کو جاتی ہے۔ان ہوائی کمپنیوں میں ملازمین کی کل تعداد 20 ہزار ہے۔ان کمپنیوں کی آمدنی سالانہ ہزاروں ملین ڈالر ہے۔C.I.A بعض دوسرے محکموں کے اخراجات میں بھی بعض اوقات مالی مدد کر دیتی ہے۔کیونکہ اس کی ملکیتی مذکورہ کمپنیوں کی آمدنی کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان اور اخراجات کا تخمینہ

دفتر	افراد	اخراجات سالانہ ملین ڈالر
CIA ڈائریکٹر آفس	400	10
خفیہ سروسز	6000	440
ڈائریکٹوریٹ آف انٹیلی جنس	3500	70
ڈائریکٹوریٹ آف مینجمنٹ اینڈ سروسز	5300	110
ڈائریکٹوریٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی	1300	120

بجٹ اور ملازمین کا دو تہائی حصہ درپردہ سازشوں، خفیہ مواصلات، ٹریننگ اور فوجی کاروائیوں پر خرچ ہوتا ہے۔

جاسوسوں کی تعداد اور اخراجات

نام تنظیم	تعداد ملازمین	سالانہ اخراجات
سنٹرل انٹیلی جینس ایجنسی	16500	750,000,000 ڈالر
اٹامک انرجی کمیشن	300	20,000,000 ڈالر
ٹریژری ڈیپارٹمنٹ	300	10,000,000 ڈالر
ڈیفنس انٹیلی جینس ایجنسی	5,000	200,000,000 ڈالر
نیشنل سیکورٹی ایجنسی	24,000	200,000,000 ڈالر
نیول انٹیلی جینس ایجنسی	15,000	600,000,000 ڈالر
آرمی انٹیلی جینس ایجنسی	35,000	700,000,000 ڈالر
ایئر فورس انٹیلی جینس ایجنسی	56,000	700,000,000 ڈالر
فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن	800	40,000,000 ڈالر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ بیورو آف انٹیلی جینس اینڈ ریسرچ	350	8,000,000ڈالر
ٹوٹل	1,53,260	6,228,000,000ڈالر

سی آئی اے کے کاروبار اور املاک

درج ذیل ادارے CIA کی ملکیت ہیں اور CIA کے کنٹرول میں ہیں۔ان میں CIA کا سرمایا لگا ہوا ہے۔

1: ریڈیو لبرٹی

2: ریڈیو فری یورپ

3: ریڈیو سوان

4: کیریبئن میرین ایئر کارپوریشن

5: انٹرنیشنل آرمامنٹ کارپوریشن

6: ڈبل چیک کارپوریشن۔

کارکردگی

CIA ضروری ہو تو کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں طے شدہ پروگرام کے مطابق مداخلت کرتی ہے اور کسی بھی ملک کے حالات بگاڑ سکتی ہے۔بعض اوقات انتخابات کے موقع پر گڑبڑ کراتی ہے۔

سی آئی اے خود امریکہ کے اندر بھی مداخلت کرتی ہے اور حکومت کے لئے مسئلہ کھڑا کر سکتی ہے۔جیسا کہ واٹر گیٹ سکینڈل میں ایسا کیا گیا CIA نے اس معاملہ میں کئی انکشافات کئے تھے۔

CIA کے ٹیکنیکل ماہرین نے اس قسم کے آلات تیار کئے جن کی مدد سے CIA نے چین اور روس کے خفیہ راز معلوم کئے۔

CIA اس اصول پر عمل پیرا رہتی ہے کہ اس سے باز پرس کرنے کا حق نہ امریکی عوام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نہ صدر کو.....

CIA دوسرے ممالک میں ایجنٹ تلاش کرتی ہے اور رقم بھی خرچ کرتی ہے۔ جب تک کسی ملک کے اندر سے لوگ دستیاب نہ ہوں سازشیں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ کئی ممالک میں CIA نے حکومتوں کی تبدیلیوں میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ CIA نے چین میں گوریلا سرگرمیوں کے لئے ایشیاء فاؤنڈیشن قائم کی تھی CIA نے گوئٹے مالا اور ایران میں بائیں بازو کی حکومتوں کا تختہ الٹنے اور بعض ملکوں میں انقلاب لانے کے لئے بھی سازشیں کیں اور رقم خرچ کرتی رہی۔ روس میں KGB اس قدر مضبوط تھی کہ اکثر اوقات CIA کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی اور جاپان کے خلاف CIA نے اہم کاروائیاں کیں اور نازی فوجوں میں بے چینی اور اضطراب پھیلانے کی پوری پوری کوشش کیں۔

سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی (CIA)

اس کے قیام کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک سے معلومات اکٹھی کر کے وہاں سیاسی حالات کا تجزیہ کرنا تھا مختلف آپریشنز ترتیب دینا تھا۔ اس سب کچھ کا مقصد امریکی مفادات کی سلامتی کو یقینی بنانا تھا۔

نیشنل سیکورٹی کونسل، صدر اور سی آئی اے ایک تکون کی شکل میں ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے معاملات سرانجام دے رہے ہیں، اوّل الذکر دونوں ادارے سی آئی اے کو اپنا دماغ، آنکھیں اور کان قرار دیتے ہیں، ان تینوں اداروں کی رہنمائی کے لئے ایک اور ادارہ موجود ہے جسے سینٹ کہا جاتا ہے، صدر سینٹ کے دو ڈائریکٹر صاحبان کی منظوری سے سی آئی اے کے ڈائریکٹر اور اس کے نائب کا تقرر کرتا ہے۔ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے نیچے ایک پورا جال ہے جو سارے امور کو سرانجام دیتا ہے، یہ حال صرف امریکہ تک محدود نہیں ہے بلکہ شاخ در شاخ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ سی آئی اے کے کارندوں نے مختلف ممالک میں وہاں کے اہم اور نمایاں افراد کو کسی نہ کسی شکل میں لے رکھا ہے۔ مال و دولت کا لالچ، بلیک میلنگ، دھونس سب سی آئی اے کے ہتھیار ہیں، آغاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سی آئی اے کے لئے جو مقاصد طے کئے گئے تھے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مقاصد میں اضافہ ہوتا گیا، پھر بات صرف جاسوسی تک ہی محدود نہ رہی بلکہ مستقبل میں پوری دنیا کو اپنے زیر نگیں لانے کے ایجنڈے پر کام شروع کر دیا۔

اپنے انتظامی، اقتصادی اور سیاسی اثر کو قائم رکھنے اور شکنجے مزید مضبوط بنانے کے لئے امریکہ اپنی خفیہ دہشت گرد تنظیم سی آئی اے کی کارکردگی کو فعال رکھتا ہے۔ یہ امریکی ادارہ دنیا کے دیگر ممالک کے قومی وقار کو زیر نگیں رکھنے اور اس ضمن میں امریکی مفادات کے تحفظ اور حصول کے لئے پوری دنیا میں بدنام ہے۔ اس ادارہ کے پاس بے پناہ وسائل ہیں اور اس کے کارکن اپنے مقاصد کی تکمیل میں کسی اخلاقی ضابطے کے پابند نہیں۔ سی آئی اے کے جنونی طریقہ کار کی چند جھلکیاں یہ ہیں:

1: دیگر ممالک کے دفاع، خارجہ امور، سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ جات، اقتصادی ترقی اور تعلیمی پروگراموں اور سیاسی اداروں کی خفیہ نگرانی۔

2: پراپیگنڈہ، ڈس انفارمیشن، دہشت گرد، نفسیاتی حربے، قتل وغارت، بلیک میلنگ، رشوت اور ڈرانے دھمکانے جیسے مذموم ہتھکنڈے۔

3: کسی بھی حکومت کو ایسے سیاسی صلاح مشورے دینا کہ وہ امریکی پالیسیاں اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے۔

4: اقلیتوں، طلبہ یونینوں اور مزدوروں کے سوداکاری ایجنٹوں کو مالی امداد فراہم کرنا۔

5: سائنسدانوں، دانشوروں اور سکالروں کے لئے سیمینار، لیکچرز اور فلم پروگرام سپانسر کرنا۔ تاکہ ان کے ذہنوں میں امریکی سوچ پیدا کی جاسکے۔ منتخب افراد کو امریکی بیویاں اور شاندار ملازمتیں فراہم کر کے ان کی وفاداریاں خریدنا۔

6: بعض اہم سیاستدانوں، صحافیوں، سرکاری اہل کاروں اور دیگر اہم عہدیداروں کو رشوت، اعزازات، تحائف اور امداد فراہم کرنا۔

7: کسی بھی ملک کے سیاسی نظام کو اپنی منشاء کے مطابق چلانے کے لئے اپنی منتخب سیاسی جماعت یا سیاستدانوں کو مشاورت اور مالی امداد مہیا کرنا۔

8: اپنی پروردہ سیاسی جماعت کو برسر اقتدار حکومت کے خلاف تشدد مظاہرے کروانا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد کے حصول کے لئے چلائی جانے والی نام نہاد سیاسی تحریک کو بھرپور مالی امداد فراہم کرنا۔

9: مختلف ممالک کے صدور، وزرائے اعظم، وزراء، جرنیلوں اور سینئر مشیروں کی خدمات سی آئی اے کے ایجنٹ کے طور پر حاصل کرنے کی مذموم کوشش کرنا۔

کے جی بی KGB

روس کی خفیہ تنظیم کے۔جی۔بی طویل عرصہ تک دنیا کے لئے خوف و دہشت کی علامت بنی رہی اور اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ جب تک کے۔جی۔بی متحرک اور فعال تھی اس نے دنیا میں ہر جگہ امریکی جاسوسی تنظیم سی آئی اے کا مقابلہ کیا اور بیشتر مقامات پر اسے چاروں شانے چت بھی کیا ہے۔ ''کے۔جی۔بی'' روسی زبان کے ان الفاظ کا مخفف بنتا ہے۔

Komitet Gosuourstvennay Bezoposnest

روسی زبان میں اس کا مطلب ہے ''ریاست کو تحفظ فراہم کرنے والا ادارہ'' روس میں کمیونسٹ پارٹی کے قیام کے ساتھ ہی ایسے شعبے قائم ہو گئے تھے، جو فوج کے ماتحت تھے لیکن ۱۰۱ کا واسطہ زیادہ تر سویلین ہی سے ہوتا تھا۔ کے۔جی۔بی بھی ان میں سے ایک اہم شعبہ تھا جس کا سربراہ فل سٹار جنرل ہوتا تھا اور جو براہ راست روس کے حکمران جماعت کے ماتحت تھا۔ اس کے علاوہ وہ کسی کو بھی جوابدہ نہیں تھا۔ بنیادی طور پر اس ادارے کے قیام کا مقصد روس کی اندرونی حفاظت اور بیرونی تحفظ تھا۔ اور اس کا دائرہ کار ساری دنیا کے ممالک تھے۔

لینن نے کہا تھا:

''حکومت کے پاس لامحدود طاقت ہونی چاہیئے، ملک کا کوئی قانون، کوئی رسم و رواج اس طاقت کو محدود نہ کر سکے۔ ایسی کوئی بھی چیز جو حکومت کی لامحدود طاقت کو کسی بھی طرح چیلنج کرتی نظر آتے یا اس میں رکاوٹ بنے ابتدائی شکل میں ہی ختم کر دی جائے۔''

یہ الفاظ لینن نے KGB کے قیام کے موقع پر کہے تھے اور اسی کی خواہش پر روس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خفیہ تنظیم قائم کی گئی تھی۔ جس عملے کی تعداد پچیس ہزار تھی۔

KGB لینن کی خواہش کے مطابق تین دہائیوں سے زائد عرصے سے عمل پیرا ہے، یہ خفیہ تنظیم ملک وقوم کے تحفظات کی نگرانی کرتی ہے، ظاہری طور پر تنظیم قومی فلاح وبہبود کے لئے وقف نظر آتی ہے مگر عملی طور اس خفیہ تنظیم نے روسی عوام کے دل ودماغ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ایک روسی شخص بھی حکومت کے خلاف لب کشائی نہیں کرسکتا۔ بیرونی طور پر اس تنظیم نے دنیا بھر کے قابل ذکر ممالک جاسوسی کے اقدامات کئے ہیں۔

اس تنظیم نے حکومتی نظریاتی پالیسی کے مطابق عوام کی سوچ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر عوام KGB کی گرفت مضبوط نہ ہو تو عوام کی مطلوبہ سوچ تبدیل ہوکر رہ جائے اور عوام حکومتی پالیسیوں پر ردعمل ظاہر کرنے پر مجبور ہوجائیں۔

روسی حکومت نے اس خفیہ تنظیم کی بدولت، مذہب، سائنس، ذرائع ابلاغ، پولیس اور فوج سمیت تمام روسی نظام کنٹرول کیا ہوا ہے۔ یہ واحد ستون ہے جس پر روسی نظام کھڑا ہے اور اسی کے ذریعے روسی حکومت کی خفیہ سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔

اس تنظیم کی دنیا بھر میں کئی اہم اور خوفناک ذمہ داریاں ہیں یہ تنظیم اپنے ایجنٹوں یا تنظیموں کے ذریعے مختلف ممالک میں سیاسی ومذہبی مظاہرے کراتی اور قتل وغارت گری کا بازار گرم کرتی ہے۔ دنیا بھر میں موجود کئی روسی سفارت خانوں میں اس تنظیم سے تعلق رکھنے والے 80 فیصد افراد پر مشتمل عملہ ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر روسی سفارت خانے کا اسی فیصد عملے کا تعلق KGB سے ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ متعلقہ ملک میں KGB اپنا نیٹ ورک قائم کرتی ہے۔

ہر روسی گھر میں کسی نہ کسی انداز سے KGB نے خفیہ معلومات حاصل کرنے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ جو روسی لوگ نظریاتی اختلافات کرتے ہیں یا جو اہلکار نظریاتی اختلافات کرتے ہیں یا منحرف ہوتے ہیں KGB کے ذریعے ان کو جان سے مار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس جرم کی پاداش میں حکومت روس نے لاکھوں لوگوں کو جان سے مروایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روس میں بسنے والے کروڑوں انسان خوف ودہشت کے ماحول میں زندگی گزارتے ہیں۔

روسی حکومت KGB کے افراد میں سے سفیر بنا کر دنیا کے مختلف ممالک میں بھیج دیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ان کی خفیہ سرگرمیوں کے پیش نظر کئی ممالک نے روسی سفیروں کو نکال دیا تھا۔ ایک ماہر روسی جاسوس پال گزنٹو کو 1972ء میں روسی حکومت نے سفیر نامزد کر کے انڈونیشیاء بھیجا تھا۔ یہ وہ جاسوس تھا جس کو اس سے قبل 1952ء میں روسی حکومت نے سفیر بنا کر برطانیہ بھیجا تھا۔ برطانیہ نے خفیہ سرگرمیوں پر اسے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اسی روسی جاسوس نے یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کے دفتر کی دیواروں پر خفیہ ٹرانسمیٹر نصب کرائے تھے۔

روس کے KGB سے تعلق رکھنے والے سفیر نکولائی بیلوس نے ارجنٹائن کی حکومت کے خلاف ہنگامے اور فسادات شروع کروا دیئے تھے۔ عوام نے 20 گاڑیاں نذر آتش کر دی تھیں حکومت ارجنٹائن نے اس کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔

روس نے دسمبر 1972ء میں پلیٹر کلکٹو کو مراکش میں اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ یہ ایک خطرناک جاسوس تھا۔ اس نے دنیا کے مختلف ممالک میں دہشت پسندوں سے ساز باز کر کے ان کے لئے مسائل پیدا کئے۔

پلیٹر کلکٹو ستمبر 1973ء میں افغانستان میں روسی نامزد سفیر تھا۔ اس نے کمیونزم مخالف افغان صحافی کو جان سے مروا دیا، اسطرح اس کو افغانستان سے رخصت ہونا پڑا۔

مختلف ممالک میں روسی سفارت خانوں میں روسی عملے کی تعداد کافی ہوتی ہے جن میں KGB کے ایجنٹ بھی اپنا کردار ادا کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ میکسیکو میں 1971ء میں روسی سفارت خانے کے عملے کی تعداد 60 تھی جبکہ روس میں میکسیکو کے سفارتی عملے کی تعداد صرف پانچ تھی۔

KGB کی ایک کتاب کے مندرجات ہیں کہ:

''امریکہ میں دیگر ذرائع کے علاوہ ہم مختلف بین الاقوامی تنظیموں کو بھی جاسوسی کی اوٹ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور ان میں سب سے اہم ادارہ اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی ادارے ہیں۔''

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اقوام متحدہ میں KGB کے ایجنٹوں کو اہم عہدوں پر فائز کرایا جاتا ہے جن دنوں سابقہ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے طور پر اوتھان اپنے فرائض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصبی ادا کر رہے تھے ان کا پرسنل سیکرٹری وکٹر یسووسکی بھی KGB کا ایجنٹ تھا۔ مگر طویل مدت گزر جانے کے بعد بھی اوتھان کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا۔

KGB کے ایجنٹ دنیا کی مختلف شخصیات سے دیرینہ دوستانہ تعلقات استوار رکھتے ہیں اور جب وہ اہم عہدوں پر فائز ہو جاتے ہیں تو ان سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اوتھان کے پرسنل سیکرٹری کا بھی یہی حال تھا۔

جن دنوں اوتھان برما کے وزیر اطلاعات تھے ان دونوں سے وکٹر یسووسکی کے ان دوستانہ تعلقات تھے۔ جن سے اس نے فائدہ اٹھایا اور اقوام متحدہ میں اوتھان کا پرسنل سیکرٹری بن گیا اور 1973ء تک اقوام متحدہ کی مصدقہ اطلاعات KGB کو پہنچاتا رہا۔

KGB کے مختلف ایجنٹ مختلف ممالک میں کلیدی عہدوں پر فائز افسروں کو بھی اپنے ایجنٹ بنائی ہے تاکہ ان کے ذریعے جاسوسی کا کام کا جائے۔

KGB خفیہ معلومات حاصل کرنے کے لئے انتہائی چھوٹے غالباً کھٹمل جتنے بھی ٹرانسمیٹر اہم عمارتوں کے کمروں کی دیواروں یا مطلوبہ جگہوں میں نصب کرتی ہے جنہیں تلاش کرنے میں عام طور پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی (ISI)

INTER SERVICES INTELLIGENCE

6 ستمبر 1965ء کی جنگ نے تمام دنیا کو حیران کر دیا جس کی اہمیت سے تمام دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ یہ ادارہ امریکہ، روس، بھارت اور اسرائیل کے لئے حیرانی کا باعث بنا جس نے ہنرمندی اور کارکردگی کی بہترین مثال قائم کی۔ اس کو تباہ کرنے کے لئے دشمن ممالک متفق ہیں اس کو کمزور کرنا ان کے مین مقاصد میں شامل ہے۔ 1979ء کے بعد سے ISI کی تنظیم نو کا آغاز ہوا۔ اس ادارے نے عسکری تاریخ میں راز داری کے ریکارڈ قائم کئے۔

1971ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے برسر اقتدار آنے سے پہلے اس ادارہ کو اس قدر کمزور کیا جا چکا تھا کہ مشرقی پاکستان میں بھارتی خفیہ ایجنسی را نے شکست سے دوچار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1974ء میں ایک حکم کے مطابق ذوالفقار علی بھٹو سابقہ وزیر اعظم پاکستان نے اس ادارہ کو مخالف سیاسی رہنماؤں اور ان کی سیاسی جماعتوں کی نگرانی کے لئے استعمال کیا۔

جون 1978ء میں ISI کے سربراہ جنرل ریاض جو عبادت گزار متقی اور پرہیزگار تھے انتقال کر گئے۔ یہ مشرقی تہذیب اور شرعی اصولوں کے پابند تھے یہی حال ان کے گھر والوں کا تھا ان کی خواتین بھی پردے کی سختی سے پابندی کرتی تھیں۔ اس نیک دل جنرل ریاض کے انتقال پُر ملال سے صدر پاکستان کو کافی افسوس ہوا۔

جون 1979ء میں میجر جنرل اختر عبدالرحمٰن کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی اور ان کو ISI کا نیا سربراہ مقرر کیا گیا۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق ISI کو انتہائی مؤثر ادارہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ جنرل ریاض ہی کے ہاتھوں اس ادارہ کی تنظیم نو کرنا چاہتے تھے۔ مگر ان کی زندگی نے وفا نہ کی اب یہ ذمہ داری جنرل اختر عبدالرحمٰن کی تھی جنرل محمد ضیاء الحق ISI کو دنیا کی قابل ذکر اور انتہائی مؤثر تنظیم بنانے کے متمنی تھے۔ یہ وہ دور تھا جب بھارتی خفیہ ایجنسی را نے سندھ میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ افغانستان سے افغان مہاجرین کا پاکستان آنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ پاکستان پر افغان مجاہدین کی امداد کرنے کا الزام لگایا جانے لگا۔ ایران میں آیت اللہ خمینی کی قیادت میں عوامی انقلاب آچکا تھا۔ روس کی افغانستان میں فوجی مداخلت نے پاکستان کی بقا اور سرحدوں کے تحفظ کے حوالے سے سنگین مسائل کھڑے کر دیئے تھے۔

جنرل اختر عبدالرحمٰن ISI کو ان نامساعد حالات میں جنرل محمد ضیاء الحق کی منشاء کے مطابق بنانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے انہوں نے دنیا کی خفیہ اداروں کی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا اور انہوں نے ISI کو دنیا کی بہترین ایجنسی میں تبدیل کیا۔ ایران سے گہرے برادرانہ تعلقات استوار کئے گئے نئی ایرانی حکومت کے خدشات کو دور کیا گیا۔

افغانستان میں روسی افواج اپنی جارحانہ کاروائیوں میں مصروف تھیں KGB اور خاد کے مقابلہ میں ISI کو CIA کی حمایت اور تعاون حاصل تھا۔

یوں تو ISI نے جنگ اور امن کے دنوں میں اہم کارنامے سرانجام دیئے اور ملک و قوم کا سر فخر سے بلند کیا مگر جدید تاریخ کا سب سے اہم کارنامہ ISI کا وہ منصوبہ تھا جس پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درآمد کر کے روس جیسی دنیا کی سپر پاور کو افغانستان میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہی نہیں بلکہ نتیجہ کے طور پر روسی معیشت برباد ہوگئی اور روس سے وسط ایشیاء کی ریاستیں اور دیگر ریاستیں الگ ہوگئیں۔ یہ وہ کارنامہ تھا جو تاریخ عالم میں زبردست اہمیت کا حامل ہے۔

روس اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ عرصہ دراز تک جاری رہی، ویت نام اور کوریا کی جنگوں میں بھی امریکہ روس کو زیر نہ کر سکا اور امریکہ کے لئے روس بہت بڑا چیلنج بنا رہا مگر جنرل ضیاء الحق اور اس کے رفقاء نے افغان مجاہدین کو ساتھ لے کر جو فوجی کارنامے سرانجام دیئے ان میں ISI کا بڑا گہرا ہاتھ تھا۔

جنرل ضیاء الحق اور جنرل اختر عبد الرحمٰن نے ISI کو دنیا کی منفرد خفیہ تنظیم بنا دیا، جو ملک اور بیرون ملک پاکستان کی بقاء اور سلامتی کے لئے نہایت اہم ہے، دیگر خفیہ ذمہ داریوں کے علاوہ ملکی تحفظ کی خاطر آئی ایس آئی اہم معاملات پر نظر رکھتی ہے، اس کے پیش نظر ملکی مفاد ہوتا ہے، پاکستان میں جمہوریت کے نام پر بننے والی حکومتوں کی ناقص کارکردگی اور ملکی مفادات کو بعض اوقات نظر کرنے کی پالیسیوں نے آئی ایس آئی کو حکومت پر نظر رکھنے کی جانب مائل کیا، جب مقتدر ہستیوں نے بے نظیر حکومت کو Securty risk قرار دیا تو آئی ایس آئی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں تھی، بسا اوقات پاکستان کے جمہوری عمل کے موقع پر آئی ایس آئی کا نام سنا گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ جمہوریت کے نام پر پاکستان میں حکومتیں برسر اقتدار آئیں اور انہوں نے بلا سوچے سمجھے غیر ملکی شرائط پوری کیں اور ملکی سلامتی کو کسی بھی طرح سے خطرات محسوس کئے گئے تو پاکستانی عوام کو نجات دہندہ کی حیثیت سے افواج پاکستان کی طرف دیکھنا پڑا اور فوجی اقتدار کا خیر مقدم کرنا پڑا۔ راجیو گاندھی کے دورہ پاکستان کے موقع پر بے نظیر حکومت نے کشمیر سے متعلق بورڈ تک اسلام آباد سے ہٹا دیئے تو حکومت کے اقدامات سے آئی ایس آئی غافل نہیں تھی۔ بھارت میں ISI کی دہشت بیٹھی ہوئی ہے، بمبئی بم دھماکے، ٹرین بم دھماکے، تاج ہوٹل دھماکے ہوں تو فوراً بھارتی الزام ISI پر لگا دیتے ہیں، حتیٰ کہ بھارت میں علیحدگی پسند تحریکوں میں بھی بھارتی حکومت کو آئی ایس آئی کا ہاتھ نظر آیا، بلا تحقیق اس قسم کے الزامات آئی ایس آئی پر عائد کر دینا بھارتی حکومت کا شیوہ رہا ہے۔ بھارت دیگر ہمسایہ ممالک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں بھی الزام ISI پر لگا دیتا ہے۔ اگر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ایجنسیاں از خود دھشت گرد کاروائیاں کرائیں تو بھارت دہشت گردی کا الزام آئی ایس آئی پر لگا دیتا ہے۔ اسی طرح کئی بار بھارتی خفیہ ادارے ''را'' نے جہازوں کو از خود ہائی جیک کرایا اور دنیا کو گمراہ کرنے اور پاکستان پر دہشت گردی کا الزام لگانے کے لئے ISI کا نام لیا۔

جہاد افغانستان کے موقع پر ISI ملکی مفادات کے تحفظ میں اس قدر مضبوط اور فعال ہوگئی کہ اس کے سامنے کے جی بی، سی آئی اے، موساد، خاد اور را بے بس ہو کر رہ گئیں یہ سہرا جنرل ضیاء الحق اور ان کی بے لوث ٹیم کو جاتا ہے، جنرل اختر عبدالرحمٰن، جنرل حمید گل اور دیگر کئی اعلیٰ افسران نے ISI میں انتہائی اہم کردار ادا کی۔

پاکستان کی کاؤنٹر انٹیلی جینس (CI) سی آئی

اس کا کام پاکستان کے دشمنوں کی مذموم سرگرمیوں سے نمٹنا ہے۔ یہ ادارہ دفاعی لائحہ عمل تیار کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔

IC UNIVERSITY LIBRARY GARDEN TOWN LA

CI سی آئی کے مقاصد

1: پاکستان کے اندر دشمن کے چھپے ہوئے جاسوسوں یا بیرون ملک سے بھیجے ہوئے جاسوسوں کا سراغ لگانا اور ان سے نبرد آزما ہونا۔

2: غیر ملکی ایجنٹوں کے روابط کا سراغ لگانا، ملک دشمن سرگرمیوں یا دشمن کے طریقہ کار اور اہداف کا کھوج لگانا۔

3: تخریبی سرگرمیوں کو رونما ہونے سے قبل روکنا وطن دشمن عناصر اور ان کے سرپرستوں کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے ان کی سرگرمیوں کا سراغ لگا، دشمن کے ایجنٹوں کو انہی کے خلاف استعمال کرنا اور دشمن کی صفوں میں اپنے ایجنٹ شامل کرنا۔

4: دشمن کے بالواسطہ یا بلاواسطہ، یعنی براہ راست دشمن کے پاکستان کی سیاست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملوث ہونے پر کڑی نظر رکھنا، دشمن کی ناپاک چالوں، ڈس انفارمیشن کا سدباب کرنا اور دشمن کے پراپوگنڈے کا توڑ کرنا۔

5: کسی اعلیٰ عہدیدار پر لگائے گئے الزام کی تفتیش کرنا تاکہ حقیقت کا پتہ چل سکے کہ وہ مجرم ہے یا نہیں۔ اس کے ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی چھان بین کرنا، اس کے خلاف مکمل ثبوت اکھٹے کرنا (جن کی تردید نہ ہو سکے) اور اس کا کیس عدالت میں پیش کرنا۔

6: باقاعدہ طریقہ کار کے مطابق مختلف معلومات اکھٹا کرنا، ان کا باریک بینی سے جائزہ لینا، تجزیہ کرنا اور بروقت رپورٹ سربراہ مملکت، ذمہ دار اداروں اور سیگر عہدیداران کو بھجوانا۔

7: حساس اداروں میں کام کرنے والوں کی تربیت کرنا، ان کی جانچ کرنا، ان کو دشمن کے عزائم سے آگاہ کرنا اور دفاعی اقدامات تجویز کرنا۔

8: دشمن کی جانب سے اہم عمارتوں یا جگہوں پر نصب کئے گئے آلات کا پتہ چلانا اور ان کو ناکارہ بنا دینا۔

آئی ایس آئی ہی کیوں؟

بھارت میں اگر کسی کو چھینک بھی آجائے تو وہ آئی ایس آئی ہی پر کیوں چڑھ دوڑتے ہیں؟ اور پاکستان میں اگر انہونی ہو جائے تو اسے بھی آئی ایس آئی کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس سے بڑی ستم ظریفی اور کیا ہوگی کہ ہر سیاسی حکومت نے اس ایجنسی کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا اور اس پر اپوزیشن میں آکر الزام تراشی شروع کر دی۔

بھرت ور ما بھارت کا متعصب ہندو دعسکری تجزیہ نگار اور بھارتی آرمی کے پرچے 'ڈیفنس جنرل' کا ایڈیٹر ہے۔ اس نے غالباً 1999ء کے آخری دنوں میں بی بی سی پر ایک مذاکرے میں بڑے تلخ لہجے میں ایسی بات کہہ دی جس نے ہمیں تو چونکایا ہی تھا۔ بھارتیوں کو بھی آئی ایس آئی کی برتری قبول کرنے پر آمادہ کر لیا، بھرت ور ما نے کہا:

''تم کیا جھک مار رہے ہو۔ آئی ایس آئی سو ڈیڑھ سو لونڈے تیار کر کے کشمیر بھیجتی ہے اور اس نے تمہاری پانچ لاکھ فوج کو ان کے ہاتھوں پندرہ سال سے یرغمال بنا رکھا ہے''

یہ ایک طرح سے آئی ایس آئی کی برتری کا بھی اعتراف تھا اگر واقعی اس نے کشمیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انسر جنسی شروع کی ہے تو وہاں ایک وقت میں سو سے ڈیڑھ سو تک مجاہدین یا بھارتی زبان میں ''گھس بیٹھیے'' مصروف کار ہوئے ہیں۔ جنہوں نے بھارتی فوج گونا گوں چنے چبوادیئے بھارتی فوج کے مورال کا کیا عالم ہے؟ اس میں خودکشیوں کا کیا تناسب ہے؟ جوانوں کا اپنے افسروں کو بسا اوقات گولی ماردینا، عام طور پر گالی گلوچ اور حملہ آور ہونا اور فوج سے فرار کا تناسب کیا ہے؟

بھارتی تزویراتی اداروں کے نزدیک یہ شرمناک اور انتہائی تکلیف دہ ہے جو ایک پروفیشنل آرمی کے ہرگز شایان شان نہیں۔

اس مرحلے پر یہ بات جان لینی چاہئے کہ پاکستان کی فوج Defensive Army ہے جو حملہ ہونے پر ہی متحرک ہوتی ہے اس کی تربیت، تشکیل اور تربیت بھی اسی انداز میں ہوئی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہوں گی جس پر الگ کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن تزویراتی علوم کا طالب علم اس پر ہمیشہ معترض رہا کہ آخر ہم Efensive یعنی جارح کیوں نہیں جبکہ جارحیت ہمیشہ بھارت کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کا جواب تو ظاہر ہے کوئی ذمہ داری دے گا لیکن یہ جان لینا ضروری ہے کہ پاکستان کے تمام دفاعی ادارے اس حکمت عملی Modus Aprandia کے پابند ہیں۔ اس لئے آئی ایس آئی جارحیت بھی ناگزیر حالات میں کرتی ہوگی۔

ہم پاکستانی، چاہئے وردی میں ہوں یا سادہ لباس میں، پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی حدود کی پاسبانی ہمارا اولین منصب ہے۔ چونکہ ہم ہمیشہ بھارت کے اول درجے کے دشمن رہیں گے، اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے وطن کے خلاف بھارت کی مذموم سرگرمیوں، سازشوں اور منصوبہ بندیوں کا منہ توڑ جواب دیں۔ ہم نے اپنے کئی سالوں کے تجربے سے بھارت کے خفیہ طریقہ کار، انداز اور عمل کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ پاکستان دشمنی کے حوالے سے اپنے مقاصد کی تکمیل میں اپنے اہلکاروں اور خفیہ ایجنٹوں کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔

بھارت کے سفارت خانے اور قونصلیٹ سے منسلک تمام اداروں میں کام کرنے والے بھارتی اہلکاروں کو تمام ممکنہ ذرائع سے پاکستان کے بارے میں مفید معلومات حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے اور گاہے گاہے سرحد پار سے دہشت گرد، خفیہ ایجنٹ اور تخریب کار بھی پاکستان بھیجے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری ایجنسیوں کے کاؤنٹر انٹیلی جنس کے شعبہ کو ہمہ وقت بھارت کی جانب سے ایک مستقل چیلنج کا سامنا رہتا ہے۔ پاکستان میں بھارتی سفارت کاروں اور اہلکاروں کو چار مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو وزارت خارجہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بھارتی سفارت خانے اور قونصلیٹ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ لوگ صحافیوں، شہر کے معززین، تاجروں، صنعتکاروں اور اعلیٰ سرکاری حکام کے ساتھ اپنے ''سماجی'' تعلقات استوار کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور گپ شپ کے دوران ان سے معلومات اخذ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کا دوسرا پسندیدہ حلقہ سیاستدانوں کا ہے۔ خاص طور پر وہ پرانے سیاستدان جو ہمیشہ اپوزیشن میں رہے ہیں اور ان کی حیثیت بھارت کے سیاسی اور صحافتی حلقوں میں بھی تسلیم کی جاتی ہے۔

یہ سفارت کار اپنے کام کا آغاز عموماً سماجی تقریبات اور مختلف پارٹیوں کے انعقاد سے کرتے ہیں۔ ان پارٹیوں کا انعقاد یوں تو وہ محض سوشل تعلقات بڑھانے کے لئے کرتے ہیں مگر ان کے پیچھے ان کا اصل مقصد ٹیلنٹ کی تلاش، فہرست سازی اور مہمانوں کی مختلف حیثیتوں کے مطابق ان کو مختلف درجوں اور گروہوں میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ان عمومی تقریبات کے بعد ان ''خصوصی دوستوں کے لئے خاص تقاریب کا اہتمام کیا جاتا ہے جن کے بارے میں انہیں یقین ہوتا ہے کہ وہ ان کے مقاصد کے حصول کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں اور جن سے بعض اہم معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہ تعلقات بظاہر کھلم کھلا استوار کئے جاتے ہیں اور مہمانوں کو اپنے میزبانوں سے یہ ملاقاتیں انتہائی بے ضرر معلوم ہوتی ہیں مگر یہ ان میزبانوں کا کمال فن ہے کہ وہ اپنی تربیت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے باتوں میں کام کی معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور یوں ملاقات در ملاقات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

ان خصوصی دعوتوں کا اہتمام عموماً سفارت کاروں کی رہائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاہوں پر کیا جاتا ہے۔ یہاں مہمانوں کو موم بتی کی ہلکی سی روشنی اور کلاسیکی موسیقی کی مدھر دھنوں میں شراب کے جام پیش کئے جاتے ہیں۔ کچھ پاکستانی بھائی اسے جنس نایاب سمجھتے ہیں۔ ان سفارت کاروں کی بیویاں اس سحر انگیز ماحول میں اپنی روایتی ساڑھیوں میں ملبوس اپنے حسن کی نمائش کرتی اور مسکراہٹیں بکھیرتی ایک مہمان سے دوسرے مہمان پر اپنی نیم باز آنکھوں کے جادو چلاتی رہتی ہیں۔ ایسے ماحول میں ان کی زیر لب گفتگو سے پیار اور دوستی کا امرت رس ٹپکتا رہتا ہے۔ یہ اپسرائی ماحول اتنی مہارت اور مکاری سے پیدا کیا جاتا ہے کہ مہمان کے لئے جان بچانے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا اور وہ بہت جلد ہتھیار ڈال دیتا ہے اور اس کے ذہن کے دریچے اپنے میزبانوں کی عین توقع کے مطابق کھلنے لگتے ہیں۔ یوں یہ سفارت کار اپنے مہمانوں کو سیاسی، اقتصادی، سماجی اور دفاعی معاملات پر بحثوں میں الجھا لیتے ہیں اور ان سے نہ صرف ان معاملات پر ان کی آرا حاصل کرتے ہیں بلکہ مختلف امور پر ان کا ردعمل جاننے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں اور بالآخر اس خصوصی اجتماع میں انہیں ایک دو ایسے راز دار مل جاتے ہیں جن کے ساتھ ان کا مستقل رابطہ استوار ہو جاتا ہے۔ ان میں بعض کو غیر سفارتی سرگرمیوں کے لئے تحفظات فراہم کرنے کے لئے باقاعدہ مشیر کے طور پر بھی رکھ لیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ سفارتی حلقوں میں پذیرائی کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہوئے اس خوب صورت جال میں پھنس جاتے ہیں۔ بعض ''اچھا'' وقت گزارنے اور اچھی شراب پینے کے شوق میں اس حلقہ میں آجاتے ہیں۔ بعض بزرگان وطن اپنے نام نہاد بھائیوں اور بھاوجوں کے فریب میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ کچھ کے لئے یہی خوشی کا باعث ہوتا ہے کہ سیاسی حریفوں، حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں ان کی آراء کو اہمیت دی جا رہی ہے اور انہیں غور سے سنا جا رہا ہے۔ وہ اپنی گفتگو کو ذہنی فرسٹریشن کے اظہار کے لئے طول دیتے رہتے ہیں اور ان ملاقاتوں کے بعد اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگتے ہیں۔

پاکستان کی خفیہ اداروں کے اہلکاروں نے متعدد بار اس قسم کی محفلوں میں شرکت کرنے والے ان معززین اور بزرگوں سے پوچھنے کی کوشش کی کہ ان کی ملاقاتوں کا زیادہ تر موضوع کیا رہا؟ تو شہر کے یہ معززین اپنے بنیادی حقوق کی پامالی کا شکوہ بڑے فخر سے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو دوستوں سے بھی اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ایجنسیاں ان کی نگرانی کرتی ہیں، ان کا پیچھا کیا جاتا ہے اور ان کو تفتیش کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے بہت کم لوگوں کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ملک کا دفاع اور سلامتی انتہائی مقدم شے ہے اور خفیہ ایجنسیوں کو اس کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کردار ہر حال میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس بعض لوگ وطن پرستی کے جذبے کے ساتھ ان ایجنسیوں کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کرتے ہیں۔

دوسری قسم کے لوگ وہ سفارت کار اور غیر سفارت کار ہیں جن کا تعلق دفاعی سروسز، پولیس، انٹیلی جنس بیورو یا ''را'' سے ہوتا ہے اور انہیں مختلف اداروں میں کسی اور روپ میں تعینات کیا جاتا ہے۔ ان کی اکثریت ویزا جاری کرنے والے دفاتر میں کام کرتی ہے اور ان کے نمائندے اکثر اوقات ویزا کے حصول کے لئے آنے والے معصوم شہریوں کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رویے میں خاصے شاطر اور پراعتماد ہوتے ہیں۔ ان کی حرکات وسکنات مختلف ہوتی ہیں اور ان کا رویہ پراعتماد ہوتا ہے یہ لوگ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے، یہ دفتری اوقات کے بعد بھی کسی مشن پر ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی خاص ملاقات کے لئے، کسی خفیہ معاملے کی تکمیل کے لئے اپنی نگرانی کرنے والوں کو پہنچاننے کے لئے یا ان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے یا کسی بامقصد ڈرائیور پر یا پھر اپنے کسی ساتھی کو خفیہ ادارے والوں سے بچانے کے لئے دھوکہ دہی کے کسی مشن پر جاتے ہیں تاکہ ان کی توجہ حاصل کر کے اپنے ساتھی کو نکل جانے کا موقع فراہم کر سکیں۔

تیسرا گروپ ماتحت عملے کا ہے جن کی سرگرمیوں کا دائرہ دفاتر سے گھروں تک ہی محدود رہتا ہے، یہ لوگ اکثر شام کے وقت مقامی مارکیٹوں میں اپنی بیگمات کے ساتھ روزمرہ کی ضرورت کی اشیاء کی خریداری کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی آمدنی اپنے افسران کے مقابلے میں خاصی کم ہوتی ہے، اس لئے وہ دوکان داروں کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرتے ہیں اور پاکستان میں دال سبزی گوشت کی قیمتوں کا بھارتی مارکیٹوں میں ان اشیاء کی قیمتوں سے موازنہ کرتے سنائی دیتے ہیں، مگر اکثر اوقات ان کی قوت خرید گوبھی کے پھول یا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلوآلوہی کی متحمل ہوتی ہے۔ بھارتی سفارت خانے کا یہ ماتحت عملہ انتہائی ناگزیر حالات میں زندگی گزارتا ہے۔ان کا تعلق بھی اکثر اوقات بھارت کے غریب گھرانوں سے ہوتا ہے،ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی تنخواہ میں سے ایک ایک پائی کی بچت کریں تا کہ مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد گھر روانگی کے وقت ان کے پاس اتنا سرمایہ جمع ہو جائے کہ وہ اپنی آئندہ زندگی باعزت طریقے سے گزار سکیں۔ بھارت میں چونکہ خالص نمک کمیاب ہے اس لئے یہ لوگ بھارت چھٹی پر جاتے ہوئے اکثر پاکستانی نمک ساتھ لے جاتے ہیں، یہ لوگ مقامی باشندوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔اپنے پڑوسیوں سے بھی ان کی کوئی رارسم نہیں ہوتی۔

چوتھا چھوٹا گروپ ان لوگوں کا ہے جو سفارت خانے یا قونصلیٹ کے ملازمین نہیں ہوتے بلکہ خاص مقاصد کے تحت ایمبسی سکول ،ائیرلائنز کے دفاتر ،بینکوں اور اخبارات کے نمائندوں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ان گروپوں سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ ہماری طویل سرحدوں سے تخریب کاروں، دہشت گردوں اور خفیہ ایجنٹوں کی آمد کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

پاکستان کی کاؤنٹر انٹیلی جنس کے لئے بھارتی کارروائیاں ایک مستقل چیلنج ہیں اور ہم اس چیلنج کا مقابلہ انتہائی وار، پیشہ وارانہ مہارت اور شاندار منصوبہ بندی سے کرتے ہیں۔ہم بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' RAW کی اس کے اہداف میں کسی حد تک کامیابی کو تسلیم کرتے ہیں مگر جس طرح بھارت کو آئی ایس آئی کا فوبیا ہے ہمیں RAW کی جانب سے اس قسم کی کوئی پریشانی یا دباؤ کا سامنا نہیں۔آئی ایس آئی بھارتیوں کے لئے بہرام آ گیا، کے مصداق انتہائی شدید اعصابی دباؤ کا موجب ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ بمبئی سے لے کر آسام تک اور مدراس سے لے کر کشمیر تک جہاں کہیں بھی آزادی کی کوئی تحریک جنم لیتی ہے، کوئی احتجاج ہوتا ہے یا بم کا کوئی دھماکہ ہوتا ہے۔ بھارتی اداروں کو اس کے پیچھے آئی ایس آئی کا خفیہ ہاتھ دکھائی دیتا ہے اور اب تو عالم یہ ہے کہ بھارتی مائیں آئی ایس آئی کا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔

متعدد بار ایسا ہو چکا ہے کہ بھارت سیکورٹی کے اہلکاروں نے پاکستانی سفارت کاروں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان واقعات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ بھارتی کاؤنٹر انٹیلی جنس اپنی ناکامی کا غصہ ان سفارت کاروں پر نکالتی ہے اور یہ سراسر ہماری کامیابیوں کے ردعمل کے طور پر بھارتی اہلکاروں میں پیدا ہونے والی فریسٹریشن اور کنفیوژن کا اظہار ہے۔

انہیں جب بھارت میں پاکستان سفارت کاروں کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملتا تو وہ پاگلوں کی طرح ان پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ بھرے بازار میں اپنی جنتا کے سامنے گالی گلوچ کرتے ہیں اور مار پیٹ سے بھی گریز نہیں کرتے۔ پاکستان ہائی کمیشن کے عملے کے اراکین اور سفارت کاروں کے خلاف جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ بھارتی ایجنسیوں کی ناکامی اور نااہلی کا کھلا اعتراف ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اس قسم کے واقعات سے بھارتیوں کے قومی کردار اور ذہنیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو وہ ان پر تشدد کی کارروائیوں میں اخلاق کی تمام حدود پار کر جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری (مسٹر ملک) کی مثال سنئے جو نئی دلی میں مذکورہ عہدے پر فائز ہو کر گئے۔

وہ 2 دسمبر 1981ء کو اپنے بچوں کے ہمراہ نئی دلی پہنچے۔ ان کا قیام سردار پٹیل روڈ پر رچ گیسٹ ہاؤس میں تھا۔ اپنے قیام کے پہلے ہی روز جب وہ رات کے کھانے سے واپس آئے تو انہیں محسوس ہوا کہ ان کی عدم موجودگی میں کمرے کی تلاشی لی گئی ہے۔ انہوں نے انتہائی احتیاط کے ساتھ کمرے کا جائزہ لیا تو انہیں بجلی کے سوئچ بورڈ کے پیچھے چرس کا ایک پیکٹ ٹھونسا ہوا ملا، غالباً بھارتیوں کا منصوبہ یہ تھا کہ مقامی اور عالمی پریس کے نمائندوں کو اکٹھا کیا جائے اور ان کی موجودگی میں مسٹر ملک کے کمرے پر چھاپہ مار کر چرس ''برآمد'' کی جائے، انہیں منشیات کا سمگلر ثابت کیا جائے اور یوں عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا جائے۔ مسٹر ملک نے فوری طور پر سفیر صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ یقیناً بھارتی خفیہ ایجنٹ ہوٹل کا سٹاف کارکن ہوگا کہ اس نے فون پر مسٹر ملک نے سفیر سے گفتگو سن لی۔ اس نے اپنے افسروں کو بتا دیا ہوگا۔ چنانچہ اس گفتگو سے بھارتی خفیہ ادارے کی اس منصوبہ پر پانی پھر گیا۔

یوں مسٹر ملک کی عقل مندی اور بروقت اقدام سے پاکستان کا ایک معزز سفارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارستانیات کی سمگلنگ کے الزام سے بچ گیا۔ اگلے روز ہمارے سفیر نے اس واقعہ پر نہ صرف انڈین فارن آفس سے شدید احتجاج کیا بلکہ ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کر ڈالی جس میں مسٹر ملک کے کمرے سے برآمد ہونے والا چرس کا پیکٹ بھی صحافیوں کو دکھایا گیا۔ یوں ''را'' کی کالی ہنڈیا بیچ چوراہے ٹوٹ گئی اور چانکیا کے چیلوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے اس قسم کی بھونڈی اور گھٹیا منصوبہ بندی کبھی نہیں کی۔ اگر ہمیں کبھی کسی بھارتی اہلکار کے منہ پر تھپڑ مارنا بھی پڑا تو یہ محض مجبوری کے عالم میں ہوا اور اس سے بھارتیوں کو یہ پیغام دینا مقصود تھا کہ اگر نئی دلی میں ہمارے بھائی محفوظ نہیں ہیں تو اسلام آباد میں ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یوں بھی بعض اوقات یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ دشمن کے ساتھ اس زبان میں بات کی جائے جسے وہ اچھی طرح سمجھتا ہو اور بندر صرف یہی زبان سمجھتا ہے۔ پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات کے حوالے سے بھارت نے ہمیشہ سے مکارانہ رویہ اور انداز اپنایا ہے اور اپنے گرو چانکیا کے اس فرمان پر پوری طرح عمل کیا ہے کہ ''تمھارا سب سے قریبی ہمسایہ کبھی تمھارا دوست نہیں ہو سکتا۔''

1971ء کی جنگ کے بعد جب پاک بھارت سفارتی تعلقات بحال ہوئے تو آئی ایس آئی نے بھارتی سفارت کاروں کی کلیئرنس چند ہی روز میں بھجوا دی مگر بھارتی حکام نے ہمارے عملے کی کلیئرنس کو جان بوجھ کر التوا میں ڈالے رکھا اور ہمارے فارن آفس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ بھارتی عملے کو فوری طور اسلام آباد آنے کی اجازت دی جائے۔ ہمارا خیال تھا کہ دونوں جانب کے عملے کو ایک ہی وقت میں بھیجا جانا چاہئے اور بہتر بھی یہی ہوگا کہ واہگہ کی مشترکہ چیک پوسٹ پر دونوں ملکوں کے سفارتی عملہ کا ایک دوسرے سے تعارف ہو

تاہم ہمارا دفتر خارجہ بھارتی سفارت کاروں کو خوش آمدید کہنے کے لئے بے چین دکھائی دیتا تھا۔ انہوں نے اپنی بھر پور کوشش کی کہ ہماری سفارشات کو نظر انداز کر دیا جائے، یہاں تک کہ انہوں نے ڈی جی آئی کو بھی اس بات پر قائل کر لیا کہ بھارتی عملے کے فوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجانے میں کوئی حرج نہیں، چند روز میں ہمارے عملے کو بھی کلیئرنس مل جائے گی مگر ڈی جی آئی کو صاف کہہ دیا گیا کہ بھارتی حکام چالاکی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور وہ پاکستانی عملے کی کلیئرنس کو غیر معینہ مدت تک ملتوی رکھیں گے۔ اگر ان کا عملہ اسلام آباد پہنچ گیا تو ہمارے پاس پاکستانی عملے کی کلیئرنس کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالنے کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ ڈی جی آئی صاحب نے اس نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور پاکستان نے اس امر کو یقینی بنانے میں کامیابی حاصل کی کہ دونوں ملکوں کا سفارتی عملہ بیک وقت ہی واہگہ چیک پوسٹ پار کرے گا۔

کچھ اس طرح کی صورت حال بمبئی میں پاکستانی قونصلیٹ اور کراچی میں بھارتی قونصلیٹ کھولنے کے وقت بھی پیدا ہوئی۔ اس بار پھر یہ تجویز پیش ہوئی کہ ہم بھارتی عملے کو اس وقت کلیئرنس دیں گے جب دونوں دفاتر بیک وقت کھلنے کے انتظامات مکمل کر لئے جائیں، مگر پاکستانی دفتر خارجہ نے ایک بار پھر اس تجویز کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ محض ضابطے کی کارروائی ہے اور بھارتی حکام نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جونہی برطانیہ جناح ہاؤس خالی کریگا، اسے نہ صرف پاکستان کے حوالے کر دیا جائے گا بلکہ پاکستانی عملے کو شاندار استقبالیہ بھی دیا جائے گا۔ تو اس کے جواب میں فارن آفس کو ایک خط لکھا گیا کہ ''ہندو ذہنیت کو سمجھنے کے لئے کیا ہمیں اور تجربات کی ضرورت ہے؟ یہ الفاظ کہیں کندہ کر لیں کہ بھارت نہ صرف اپنے وعدے سے مکر جائے گا، بلکہ بمبئی میں ہمارا قونصلیٹ کھولنے میں جہاں تک ممکن ہو اس کا لیت ولعل سے کام لے گا'' مگر دفتر خارجہ نے ایک بار پھر نظر انداز کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ میں رہنے والے پاکستانیوں کو بھارتی ویزے کے حصول کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے اور ان کی سہولت کے لئے کراچی میں بھارتی قونصلیٹ کا جلد از جلد قیام بے حد ضروری ہے، مگر جناب ترمذی صاحب کہتا ہے کہ میں بھی اپنے موقف پر ڈٹا ہوا تھا کہ جب تک ہم بمبئی میں اپنا قونصلیٹ نہ کھول لیں، بھارتیوں کو کراچی آنے کی اجازت نہ دی جائے، مگر بدقسمتی سے فارن آفس نے ایک بار پھر اپنے ''جذبات'' کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''آپ سمجھتے ہیں کہ صرف آئی ایس آئی ہی پاکستان کی وفادار ہے اور فارن آفس کی وفاداری مشکوک ہے؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ہماری سفارشات کی بالکل پروانہ کی گئی اور وہ کراچی میں یکطرفہ طور پر اپنا قونصل خانہ کھولنے کی اجازت دے دی گئی۔ ادھر بھارتی حکام نے بمبئی میں ہمارا قونصل خانہ کھولنے کی راہ میں نہ صرف انتظامی اور سفارتی رکاوٹیں پیدا کیں بلکہ وہ جناح ہاؤس ہمارے حوالے کرنے کے وعدے سے ہی مکر گیا۔ کراچی پہنچتے ہی بھارتی قونصلیٹ کے سٹاف نے سندھ میں نہ صرف امن امان کی صورت حال کو خراب کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا بلکہ وہ تخریب کاری میں ملوث ہو گیا۔ بھارت نے نہ صرف جناح ہاؤس ہمارے حوالے نہیں کیا بلکہ پاکستانی سٹاف سے اس قسم کا سلوک روا رکھا گیا کہ بالآخر پاکستان بمبئی میں اپنا قونصل خانہ بند کرنے پر مجبور ہو گیا اور جن حالات کے تحت بمبئی سے پاکستانی عملہ واپس آیا وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، اس کے ردعمل کے طور پر بھارتیوں کو بھی کراچی سے نکالنا پڑا۔

اس نوعیت کے متعدد واقعات ہماری انٹیلی جنس تاریخ کا حصہ ہیں مئی 2009ء میں لاہور میں آئی ایس آئی کے دفتر پر دہشت گردوں کا ناکام حملہ اور اس سے پہلے آئی ایس آئی اور دیگر سیکورٹی اداروں پر حملے یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ آئی ایس آئی ہی کیوں پاکستان دشمنوں کا ٹارگٹ بنتی ہے۔

''را'' (Raw)

چانکیہ کا سیاسی فلسفہ جو اہم اصول وضع کرتا ہے وہ ہے ''محبت اور جنگ کی طرح جاسوسی کے کھیل میں بھی سب کچھ جائز ہے۔''

لہذا وہ جاسوسی مہموں کے لئے عیاری، مکروفریب، حکمت و چالاکی، دھوکہ دہی، حق تلفی، عورتوں کا استعمال، منشیات، مہلک ہتھیاروں اور زہر کے استعمال کو بالکل جائز قرار دیتا ہے۔

کوٹلیہ نے باغیوں کی معاونت قتل و غارت گری، بغاوت پھیلانے اور بغاوت کی آگ پر تیل چھڑکنے کے لئے تخریبی کاروائیاں، افواہیں پھیلانا، دھوکہ دہی کے ذریعے فوجی آپریشنز میں مدد اور دشمن کی صفوں میں ڈس انفارمیشن کے ذریعے بددلی پھیلانا، ہمسایہ ممالک میں نفاق کے بیج بونے جیسے گھناؤنے مقاصد کے لئے ایک خصوصی اپریشنل تنظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تصور پیش کیا ہے۔ اس کے اسی فلسفے پر دراصل ''را'' کی بنیادیں استوار کی گئی ہیں۔Inside Raw کا مصنف اشوک رائنا کہتا ہے:

''سون زواور کوٹلیہ کے دور سے آج تک جاسوسی کے نظام العمل میں کوئی نمایاں تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ کم از کم اس بنیادی اُصول وہی ہیں جو پہلے تھے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ اب بین الاقوامی روابط اور میل جول کی نوعیت بھی مختلف ہوگئی ہے۔ اس لئے اب پیچیدہ کثیر الانضباطی انٹیلی جینس تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں۔''

بھارتی ماہرین جاسوسی امور نے بھی جاسوسوں کی کاروائیوں کو باضابطہ کرنے اور ایجنٹوں کی فراہم کردہ معلومات کو چیک کرنے کے لئے یہ ضرورت محسوس کی کہ ایک خصوصی محکمہ، ایک سپریم انٹیلی جینس ایجنسی تشکیل دی جائے جس کی رائے کو پھر حتمی اہمیت حاصل ہو سکے۔

یہی سوچ ''را'' کے قیام کا پیش خیمہ بنی۔

''را کی تخلیق پر مختصر ترین تبصرہ یہی ہوسکتا ہے کہ اس نے ''آئی بی'' کی ناکامی کے بطن سے جنم لیا۔ انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) جو بھارت کی سب سے اہم انٹیلی جنس ایجنسی تھی 1962ء کی چین بھارت جنگ سے پہلے بھارت کی مؤثر ترین جاسوسی تنظیم سمجھی جاتی تھی لیکن 1962ء میں بھارتی فوج کی چین کے ہاتھوں عبرت ناک شکست کے بعد جب شکست کے اسباب کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین حرب وضرب اکھٹے ہوئے تو ان کا متفقہ فیصلہ یہی تھا کہ 1962ء کی جنگ میں ''آئی بی'' چین کی فوجی قوت، فوجی دستوں کی نقل وحرکت، آپریشنل تفصیلات، چینی جنگی پلاننگ غرض ہر میدان میں بری طرح ناکام ہوئی تھی اور بھارت کو چین کے ہاتھوں ہونے والی ذلت آمیز شکست میں بنیادی رول ہی آئی۔ بی نے ادا کیا۔

یہ رپورٹ جب اس دور کے وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو کے سامنے پیش ہوئی تو انہوں نے بلا کسی حیل وحجت کے فوری طور پر خفیہ فوجی معلومات کے حصول کے لئے ایک علیحدہ انٹیلی جنس ایجنسی قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

1963ء میں بالآخر ''را'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کی تشکیل میں ابتدائی اور اہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردار مسٹر سنجیوی پلائی (Sanjivi Pillai) نے ادا کیا جسے بجا طور پر ''آرکیٹیکٹ آف را'' کا اعزاز حاصل ہے۔

پلائی نے ہی 1949ء میں آئی۔بی کا ادارہ قائم کیا تھا اور اب ''را'' کی تشکیل بھی انہی کے ہاتھوں انجام پائی۔ابتدائی مراحل میں ''را'' آئی۔بی ہی کا حصہ شمار ہوتی تھی اور 1968ء تک یہی صورتِ حال رہی لیکن 21 ستمبر 1968ء کو ''را'' ایک الگ مکمل خود مختار انٹیلی جنس ایجنسی کا روپ دھار گئی۔

''را'' نے اپنے غیر ملکی سرگرمیوں کا آغاز پاکستان ہی سے کیا تھا۔سب سے پہلے سفارت کاروں کے بھیس میں ''را'' نے اپنے ایجنٹ پاکستان، جرمنی اور جاپان میں داخل کیے۔چین کو تبت اور سکم سے کور کیا گیا برما، افغانستان، سری لنکا، مالدیپ اور نیپال میں اپنے قدم بڑی مضبوطی سے جمانے کے بعد ''را'' نے مشرق وسطیٰ کا رخ کیا اور قریباً اس خطے کے قابل ذکر ملک میں اپنا سٹیشن قائم کیا۔

''را'' کے قیام اور تنظیمی ڈھانچے کو سمجھنے کے لئے بھارت کے انٹیلی جنس سسٹم کو سمجھنا ضروری ہے۔آیئے ایک نظر بھارت کے انٹیلی جنس سسٹم پر ڈال لیں۔

بھارتی انٹیلی جینس سسٹم

INTELLIGENCE SYSTE

کیبنٹ کمیٹی فار نیشنل سیکورٹی: Cabinet Committe for National) (Security

بھارتی وزیر اعظم کی سربراہی میں یہ کمیٹی وزیر خارجہ وزیر داخلہ وزیر دفاع اور وزیر خزانہ پر مشتمل ہے۔یہ وہ کمیٹی ہے جو ملکی سلامتی اور خفیہ معاملات سے متعلق پالیسی بناتی ہے اور تمام اہم سیاسی معاملات پر غور وفکر کر کے لائحہ عمل تیار کرتی ہے۔

سینئر سیکرٹریز کمیٹی: (Senior Secretaries Committee)

یہ کمیٹی کابینہ کمیٹی کی معاون ہوتی ہے جو کیبنٹ کمیٹی کی جانب سے بنائی جانے والی انٹیلی جینس اور سلامتی اور خفیہ معاملات سے متعلق پالیسی بناتی ہے اور تمام اہم سیاسی معاملات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غور وفکر کر کے لائحہ عمل تیار کرتی ہے۔

انٹیلی جینس بورڈ:(Intelligence Board)

ملک میں جتنی انٹیلی جینس ایجنسیاں کام کرتی ہیں یہ بورڈ ان کی کارکردگی کی نگرانی کرتا ہے۔انٹیلی جنس اور ملکی سلامتی کے سلسلے میں اس کی رائے حتمی ہوتی ہے۔اس بورڈ کا سربراہ وزیراعظم کا مشیر برائے سلامتی ہوتا ہے۔کیبنٹ سیکرٹریٹ کے اندر اس کا دفتر ہوتا ہے۔

داخلی وخارجی مشترکہ انٹیلی جینس کمیٹیاں:(Joint Intelligence Committees Internal and External)

j.i.c داخلہ اور j.i.c خارجہ یہ دو کمیٹیاں ہیں ان میں سے داخلہ j.i.c داخلی امور اور j.i.c خارجہ بین الاقوامی امور کا تعین کرتی ہیں۔یہ دونوں کمیٹیاں فوجی اور سول محکمہ جات کے لئے انٹیلی جینس رپورٹوں کا اجراء کرتی ہیں۔دونوں کمیٹیاں کیبنٹ سیکرٹریٹ کا حصہ ہیں اور مشترکہ طور پر ان کا انٹیلی جینس ونگ کام کرتا ہے۔

وزیر داخلہ کے ماتحت داخلی انٹیلی جینس ایجنسیاں:(Internal Intelligance Agencies Under Home Minister)

1985ء میں سابقہ وزیراعظم بھارت راجیو گاندھی نے وزارت داخلہ میں داخلی سلامتی کا محکمہ قائم کیا تھا۔یہ انٹیلی جینس کے وسیع نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔اس محکمہ کی اہم خفیہ ایجنسیاں مندرجہ ذیل ہیں:

انٹیلی جینس بیورو(آئی بی) (Intelligance Bureu(I.B:

اس بیورو کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے جو داخلی انٹیلی جینس اور جوابی انٹیلی جینس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

سینٹر بیورو انوسٹی گیشن (سی آئی بی) Cantral Bureu Investigation:

اس کی ذمہ داریوں میں وطن دشمن عناصر کے خلاف تفتیش کرنا اور ملک سے بد عنوانی، بدانتظامی، معاشی جرائم، دہشت گردی تشدد اور تخریب کاری کا خاتمہ کرنا ہے۔یہ سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن بدعنوان سرکاری ملازمین کے خلاف بھی کاروائی کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرا ملٹری فورسز (Pera Military Forces)

پیرا ملٹری فورسز کی اور دیگر تمام انٹیلی جینس ایجنسیوں کی تمام خفیہ رپورٹیں وزارت داخلہ کو بھجوائی جاتی ہیں۔ اس میں مختلف ریاستوں کی پولیس اور سی آئی ڈی کی خفیہ رپورٹیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

پرسنل سیکورٹی گارڈ آف پرائم منسٹر (Personnel Security Guards Of Prime Minister)

انسپکٹر جنرل پولیس یا اس کے ہم مرتبہ پولیس آفیسر کے ماتحت ایک ماہر یونٹ قائم کی گئی ہے۔ جو تربیت یافتہ اور ماہر کمانڈوز پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ کمانڈوز وزیراعظم کی حفاظت اور سیکورٹی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کیبنٹ سیکرٹریٹ کے ماتحت اس یونٹ کے ارکان کام کرتے ہیں۔ ان کو پرسنل سیکورٹی گارڈ آف پرائم منسٹر کا نام دیا گیا ہے۔ ان گارڈز کا چیف وزیر مملکت برائے داخلی سلامتی کی زیر نگرانی دفاع اور وزارت خزانہ کے تحت کام کرتا ہے۔

ڈیفنس انٹیلی جینس یونٹس (Defence Intelligence Units)

نیوی، لینڈ فورس اور ائیر فورس اپنی اپنی انٹیلی جینس ایجنسیاں ہیں جن کو ان کے ہیڈ کوارٹرز کے سربراہ کنٹرول کرتے ہیں۔

وزارت خزانہ (فنانس منسٹری) (Finance Ministry)

وزارت خزانہ کا اپنا مرکزی انٹیلی جینس سیٹ اپ ہے جس کو (DRI) ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جینس کہتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ محکمہ انکم ٹیکس اور محکمہ کسٹمز کے لئے بھی خدمات سرانجام دیتا ہے۔

خارجی امور اور مشترکہ سفارتی نگرانی ''نئی دہلی'' (External Affairs Joint Diplornatic Surveillace Newe Dehli)

یہ مختلف ایجنسیوں کا مشترکہ گٹھ جوڑ ہے جو بھارت میں واقع نئی دہلی کے سفارت خانوں کے خلاف لائحہ عمل تیار کرتا ہے۔ اس کے ذمہ سفارت کاروں کی نگرانی کرنا ہوتا ہے۔ جوابی کاروائی کے لئے ایجنسیاں گٹھ جوڑ کر لیتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریسرچ اینڈ انالیسز ونگ را

(Research and Andliysis Wing Raw)

یہ بھارت کی سب سے بڑی اندرونی اور بین الاقوامی انٹیلی جینس ہے۔ واحد خفیہ ایجنسی ہے جو براہ راست وزیراعظم کے سامنے جوابدہ ہے۔ را خفیہ ایجنسی اندرون ملک بھی سرگرم عمل رہتی ہے اور بیرونی ممالک میں بھی خفیہ کاروائیاں کرتی ہے۔ وزیراعظم کی جانب سے خفیہ مشینوں کی تکمیل بھی اس کے فرایض میں شامل ہے۔ را کی اپنی ایک داستان ہے۔ یہ وزیراعظم کی انتہائی اہم ضرورت رہی ہے۔ کئی وزرائے اعظم نے اس تنظیم کو سیاسی مقاصد کے لئے اور اپنے مخالفین کے خلاف بھی استعمال کیا۔ اگرچہ ملک میں اس سے پہلے بھی کئی خفیہ ایجنسیاں کام کررہی تھیں۔ مگر سابقہ بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی نے اس کو مؤثر ترین بنانے میں خصوصی توجہ دی اس کے نتیجے میں را کی کارکردگی میں کافی اضافہ ہوگیا اور یہ سابقہ ایجنسیوں کو بھی مات دے گئی۔

''را'' کا طریق کار

(MODUS OPERANDI)

''را'' کے آپریشن عموماً ایسٹ بلاک آف سز کمپلکس آر کے پورم نیو دہلی کی دوسری منزل II فلورز سے لانچ کئے جاتے تھے۔ نیو دہلی ہی میں آپریشنل مقاصد کے لئے ''را'' نے درجنوں عمارات حاصل کی ہوئی ہیں۔ ان میں مختلف نوعیت کے دفاتر اور تربیتی مراکز قائم ہیں اور ''وسنت وہار'' جیسے رہائشی علاقے میں ایسے بہت'' سیف ہاؤس'' بھی موجود ہیں جہاں ''سورس'' مخبروں اور ایجنٹوں سے ملاقاتیں کی جاتی ہیں۔

اب یہ سارا نظام اور دفاتر کروڑوں روپے کی مالیت کی لودھی روڈ نئی دہلی پر واقع 13 منزلہ بلڈنگ میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اس عمارت میں ایک چار منزلہ انیکسی الگ سے موجود ہے۔ ''را'' کے موجودہ ہیڈ کوارٹرز کی تعمیر کا آغاز 1976ء کے اوائل میں ہوا تھا اور رازداری کے تحفظ کے نقطہ نظر سے اس کی تعمیر کا ٹھیکہ ملٹری انجینئرنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سروسز کو دیا گیا تھا۔اس عمارت کے بیشتر کمرے ایٹم بم پروف (نیوکلیئر پروف) ہیں اور زمین دوز سرنگوں کا ایک انتہائی جدید الیکٹرانک سسٹم سے آراستہ نظام بھی یہاں موجود ہے۔

ان زمین دوز سرنگوں کو اندر ہی اندر ''ساؤتھ بلاک'' کے پرائم منسٹر اور پریزیڈنٹ آفسز سے منسلک کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ داؤلا کوآن (Dhaula Kuan) اندر پرستھا (Inderprastha) میں تربیتی مراکز، سیف ہاؤس نمبر 5 اور نمبر 7 ہیلے روڈ (Halley Road) اور لگژری فلیٹس نمبر ای-401 ای-402 صفدر جنگ ہسپتال روڈ کے عقب میں گوری سدن اپارٹمنٹس (Guri Sadan) میں موجود ہیں۔

یہ اپارٹمنٹ میسرز بائیوش (M\s Byush) اور فنانس لمیٹڈ نامی فرموں کی آڑ میں قائم کئے گئے ہیں۔ایک اور ایسا ہی آفس صفدر جنگ اینکلیو (Safdar Jang Enclave) اور فلیٹس (Asiad Village) کمپلیکس میں موجود ہیں۔علاوہ ازیں ''را'' نے ایک بنگلہ 137 اودے پارک اور اے 19 ڈیفنس کالونی میں بھی لے رکھا ہے۔''را'' نے ایک فلیٹ گوری اپارٹمنٹس اورنگ زیب لین دہلی میں لے رکھا ہے۔

صرف دہلی میں ''را'' کے 25 سیف ہاؤس ہیں جہاں سے وہ اپنے آپریشن لانچ کرتی ہے اور یہی وہ سیف ہاؤس ہیں جہاں اس کے غیر ملکی مہمانوں کی ضیافت ''را'' کی تربیت یافتہ لڑکیاں کرتی ہیں۔ایک مرتبہ ایسے کسی بھی سیف ہاؤس میں رات گزارنے والا کوئی بھی کمزور انسان زندگی میں دوبارہ ضرور یہاں رات گزارنے کی خواہش کرتا ہے۔

''را'' کے ذیلی دفاتر بھارت کے تمام بڑے شہروں میں موجود ہیں۔ان دفاتر کو جدید ترین برقی کمپیوٹرائزڈ اور مواصلاتی نظام کے ذریعے مرکزی آفس سے مربوط کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں بمبئی، بنگلور، مدراس، کلکتہ، لکھنو، پٹنہ، جیپور اور پاکستانی سرحد کے ساتھ ہر قابل ذکر شہر کے علاوہ جنوبی سرحد کے تمام شہروں میں ''را'' کے دفاتر قائم ہیں۔

باہر بھیجے جانے والے جاسوس ایجنٹوں کے دو بنیادی زمرے ہیں۔اول، پولیس اور آئی بی سے لئے جانے والے ایجنٹ جنہیں سفارتی بھیس میں مختلف مشن سونپے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جبکہ دوسرا زمرہ ان ایجنٹوں پر مشتمل ہے جو ''را'' کی باقاعدہ قوت ہیں اور جنہیں ضرورت پڑنے پر مختلف ممالک میں باری باری بھیجا جاتا ہے۔ دوسرے زمرے کے فقط چند ایک ایجنٹوں کو وزارت خارجہ امور میں ان کی ریسرچ ڈائریکٹوریٹ میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ یہ ڈائریکٹوریٹ وزارت کی عمارت کے اندر ہی واقع ہے۔ ''را'' کے یہ افسر اپنی مدت (6ماہ سے 2برس تک) کے دوران وزارت خارجہ امور میں اپنے ساتھیوں میں آزادانہ گھل مل جاتے ہیں اور ریگولر فارن سروس افسران کی حیثیت سے اپنے بھیس کو پرفیکٹ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیرون ممالک کے تمام بھارتی مشنوں میں کسی نہ کسی حیثیت سے ''را'' کے اہلکار موجود ہیں۔ عام طور پر ''را'' کے سینئر کور افسران کو فرسٹ سیکرٹری کا درجہ دیا جاتا ہے تاہم واشنگٹن، ماسکو، ٹوکیو اور لندن جیسے اہم مشنوں میں انہیں قونصلر یا وزراء کا درجہ دیا جاتا ہے۔ وہ آزادانہ کام کرتے ہیں اور ''را'' کے دہلی آفس سے براہ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ اور بہت سے کیسوں میں مقامی چیف بھی ہوتے ہیں۔

''را'' سفارتی بھیس سے باہر اپنے آنکڑے رکھتی ہے جو کہ یہ ہیں:

(1) ٹارگٹ ممالک میں ''را'' کے کور افسران بیرون ملک بھارتی کمپنیوں، تعمیراتی فرموں، صنعتی یا تجارتی اداروں اور ثقافتی منصوبوں میں ایگزیکٹوز یا افسران تعلقات عامہ مقرر کئے گئے۔

(2) غیر ممالک کے نامہ نگار بالخصوص بین الاقوامی انفارمیشن میڈیا میں کام کرنیوالے بھارتی باشندے بھی بیرونی مستقروں کے لئے ''را'' کے بڑے ذرائع ہیں۔ مخصوص دارالحکومتوں میں آل انڈیا ریڈیو کے بہت سے نامہ نگار ''را'' کے ایجنٹ ہیں۔

(3) اقوام متحدہ اور یونیسیف جیسے دیگر بین الاقوامی اداروں میں کام کرنے والے کچھ بھارتی باشندے بھی ''را'' نے بطور سپیشل ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں۔

(4) انڈین انٹیلی جینس حصوں میں مزید وسعت کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ بڑے مشنوں میں اہم سفارتی مناصب پر ''را'' / آئی بی کے تین کارندوں کو تعینات کیا جاتا ہے۔ بیرون ملک بھارت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارن انٹیلی جنس کارندوں میں اضافہ اس قدر زیادہ ہے کہ وزارت خارجہ امور نے بھی اس پر اپنے خدشے کا اظہار کیا ہے۔

آغاز میں ''را'' ان تربیت یافتہ انٹیلی جنس افسروں پر مشتمل تھی جنہیں براہ راست بھرتی کیا جاتا تھا یہ افسران آئی بی کے خارجی ونگ سے تعلق رکھتے تھے تاہم عملے کی ایک خاصی بڑی تعداد پولیس اور دیگر سروسز سے لی گئی تھی تاکہ ''را'' کے اچانک پھیلاؤ کے سبب اس کی کثیر الجہتی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ بعد ازاں ''را'' نے اپنے افسران کی براہ راست بھرتی بھی شروع کر دی جو اس کے وسیع نیٹ ورک کا اب ایک خاصا بڑا تناسب ہیں۔ براہ راست بھرتی کئے گئے ان افسران کو یونیورسٹی کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد لیا گیا ہے۔ انتظامی کیڈر کے لئے انتخاب کرتے ہوئے تعلیمی ریکارڈ، ذہنی صلاحیت، اور جسمانی اوصاف کو مساوی اہمیت دی جاتی ہے۔

انہیں بالعموم 22 سے 28 برس کی عمر کے درمیان بھرتی کیا جاتا ہے تاہم ایسے افسران کے لئے عمر کی کوئی حد نہیں رکھی گئی جنہیں خالصتاً تحقیق اور تجزیئے کے لئے بھرتی کیا جاتا ہے۔ بھرتی کے لئے طے کردہ معیار کو تمام مدارج پر بہت بلند رکھا جاتا ہے۔

آغاز میں سینئر افسروں کو غیر ممالک، بشمول امریکہ بھیجا جاتا تھا تاکہ وہ دنیا کی بڑی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اختیار کردہ جدید طریق ہائے کار اور جدید ترین تکنیکوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ پھر جلد ہی ''را'' نے اپنی تربیتی تنظیم قائم کر لی اور خاصی بڑی تعداد میں اس عملے کو تربیت دینے کا عمل شروع کر دیا جسے دیگر سروسز سے لیا گیا تھا اور جسے جاسوسی اور انٹیلی جنس کے فن میں تربیت کی ضرورت تھی۔

''را'' کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے۔ ''را'' کو اس اصول پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ دنیا کی مشہور انٹیلی جنس ایجنسیوں، سی آئی اے، موساد، کے جی بی کی طرح کام کرے گی۔ اس کو اہم تنظیم کا روپ دینے کے لئے ان ایجنسیوں سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ''را'' ایک جال کی مانند بھارت کے علاوہ تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ آج اس کے باقاعدہ ایجنٹوں کی تعداد بارہ ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ ''را'' کا دائرہ کار تمام براعظموں تک پھیل چکا ہے اس کا شروع دن سے آج تک سب سے بڑا نشانہ پاکستان ہے۔ بھارت یا بھارت سے باہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والے واقعات کو آئی ایس آئی سے جوڑنا اس کا وطیرہ بن چکا ہے۔ کئی خطرناک منصوبے خود ہندوستان میں صرف پاکستان پر الزام دھرنے کے لئے بنائے گئے۔ ''را'' نے پاکستان پر دہشت گردی کے الزامات عائد کرنے کے لئے سکھوں اور ہندوؤں کو مروادیا اور خود اپنے جہازوں کو ''را'' کے ایجنٹوں سے ہائی جیک کروا کر الزام پاکستان کے سر دھر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ''را'' اور بھارتی ذرائع ابلاغ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک واردات کی جاتی ہے اور بغیر کسی تحقیق کے فوراً الزام پاکستان کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی پر لگا دیا جاتا ہے اور ذرائع ابلاغ سے زبردست پراپیگنڈہ مہم شروع کردی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا تمام بھارتی خفیہ اداروں اور ان کی تنظیم سے صاف ظاہر ہے کہ بھارتی وزیر اعظم، وزیر دفاع، وزیر داخلہ، وزیر خارجہ کے نوٹس کے بغیر ''را'' کا کوئی منصوبہ نہیں بن سکتا اور ''را'' کی تمام کاروائیاں بھارتی وزیر اعظم سمیت ان سب وزراء کے نوٹس میں ہوتی ہیں۔ ''را'' کی کاروائیوں سے بھارتی نیتاؤں کے ذہن کا پتہ چلتا ہے اور تمام خفیہ اور ظاہر پالیسیوں کا تجزیہ کیا جائے تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بھارت امن سے جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل کرنا چاہتا بلکہ وہ چانکیائی عیاری، دھوکے بازی اور دشمنی کی سیاست سے باہر نہیں نکلنا چاہتا وہ کشمیر میں اسی سیاست کے تحت کشمیری عوام پر عرصہ حیات تنگ کررہا ہے۔

بھارت اور ''را'' کے اصول اور پالیسی

☆ اگر کوئی افسر یا ماتحت ''را'' کے اعلیٰ افسر کے حکم کی تعمیل نہ کرے تو اس کو اپنے کام کا آدمی نہ سمجھ کر مروادیتی ہے۔

☆ ''را'' ملکی اور غیر ملکی (بین الاقوامی) قوانین کے خلاف بھی اپنے ایجنٹوں سے کام لیتی ہے۔

☆ اگر کوئی ایجنٹ ''را'' کے چنگل سے نکلنا چاہئے تو وہ اس کو بھی مروادیتی ہے۔

☆ خالصتان موومنٹ کو ناکام کرنے کے لئے ''را'' نے کئی سکھوں کو قتل کیا۔

☆ ''را'' نے سکھ اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے دو اہم عہدیداران کو بھی ہلاک کردیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اندرون ملک اور بیرون ملک ''را'' گھناؤنا کھیل کھیلتی ہے۔
☆ حکومت وقت ''را'' کو حزب اختلاف کے خلاف بھی استعمال کرتی ہے۔
☆ ''را'' دیگر ایجنسیوں کے جی بی، موساد اور سی آئی اے سے بھی تعاون کرتی ہے۔
☆ مالی امور میں ''را''، کے جی بی، سی آئی اے، ڈی سولہ، بی این ڈی، ایم سولہ اور موساد سے زیادہ بااختیار ہے۔

چانکیا کے چیلے

کسی زمانے میں چندر گپت موریہ ہندوستان پر حکومت کرتا تھا۔ اس کا ایک درباری ایک ہندو پنڈت چانکیا بھی تھا جس سے موریہ کبھی کبھی صلاح مشورہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ چند درباریوں کے ہمراہ شکار کو نکلا۔ رات ہوگئی تو ایک جنگل میں پڑاؤ کیا۔ سپاہی خیمے لگانے اور کھانے پینے کے بندوبست میں مصروف تھے۔ چانکیا بھی ادھر اُدھر آ جا رہا تھا کہ اسے ایک جھاڑی سے کانٹا چبھ گیا۔ کانٹے کا لگنا تھا کہ چانکیا غصے میں آپے سے باہر ہوگیا۔ ملازم سے کہا کہ فوراً ایک گلاس شربت لے آؤ۔ نوکر سمجھا کہ پنڈت چانکیا کو کانٹے سے بہت تکلیف ہوئی ہوگی۔ وہ جلدی سے شربت کا گلاس لے آیا۔ چانکیا نے شربت کا ایک گھونٹ چکھا اور باقی شربت جھاڑی پر اس کی جڑوں میں انڈیل دیا۔ ملازم ہاتھ جوڑ کر پوچھا ''حضور کیا اس شربت میں کوئی خرابی تھی یا مجھ سے کوئی خطا ہوئی کہ آپ نے شربت گرا دیا؟ چانکیا بولا ''اس کا جواب صبح دوں گا۔''

دیکھتے ہی دیکھتے جنگل کے کیڑے ہزاروں کی تعداد میں آئے اور صبح تک اس جھاڑی کو چٹ کر گئے۔

صبح، چندر گپت موریہ نے حیرانی سے پوچھا، ''یہاں ایک خاصی جھاڑی تھی، اسے کیا ہوا؟ چانکیا نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ''حضور اس نے میرے ساتھ خاصی دشمنی کی تھی اور میں نے اس کا ایسا بندوبست کیا کہ اس کا نام ونشان ہی مٹا دیا'' اور پھر اسے بتایا کہ میں نے جھاڑی کو کیسے تباہ کیا۔ چندر گپت اس کی اس سکیم سن کر بہت خوش ہوا اور اسے وزیر اعظم کے مشیر خاص کے عہدے پر ترقی دے دی۔

خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ہندو دھرم میں کسی صحیفے یا آسمانی کتاب کا تصور نہیں اس لئے ہندو چانکیا کے بتائے ہوئے اصولوں پر آج بھی عمل کرتے ہیں۔ چانکیا نے اپنی مشہور تصنیف آرتھا شاستر میں ہندوؤں کے لئے سیاسی فلسفے کے بنیادی اصول انتہائی تفصیل سے بیان کئے ہیں اور آج بھی بھارت کے پورے سیاسی نظام کا ڈھانچہ جنگ اور امن دونوں حالتوں میں انہی اصولوں پر استوار ہے۔

چانکیا کا نظریہ حکومت میکاولی سے چنداں مختلف نہیں' وہ بھی اپنے پیروکاروں کو چالاک' سازشی' کمینگی کی حد تک بدلہ لینے کے خواہش مند' ہر لحہ اوچھے ہتھکنڈوں اور بددیانتی سے دشمن کو مات دینے پر تیار اور اس ہنر میں تاک دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے سیاسی فلسفے کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ نتیجہ' طریقہ کار اور ذرائع کو جائز قرار دیتا ہے۔ بھارت نے بھی چانکیا کی معاندانہ سوچ کی روشنی میں اپنا ریاستی نظام وضع کر رکھا ہے۔

یہ چانکیا ہی کی تعلیمات کا حصہ ہے کہ اپنے ہمسائے کو ہمیشہ اپنا دشمن سمجھو۔ پاکستان بھارت کا ہمسایہ ہے' چنانچہ چانکیا کے اقوال کی روشنی میں ہم کبھی بھارت کے دوست نہیں ہو سکتے۔

چانکیائی اصولوں پر عمل

بھارتی حکومت اور اس کی دہشت گرد تنظیم ''را'' چانکیائی اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ اصول چندر گپت کے شاطر وزیر چانکیہ عرف کوٹلیا کی کتاب ارتھ شاستر سے اپنائے ہیں۔ چانکیہ بتاتا ہے کہ:

1: اپنے ہمسائے کو کس طرح برباد کیا جا سکتا ہے۔

2: دشمن کے خلاف خفیہ سازش کس طرح کی جا سکتی ہے۔

3: ہمسایہ ممالک کے امن کو کس طرح برباد کر دینا چاہئے تاکہ وہ کمزور ہو جائے اور گوناگوں مسائل میں مبتلا ہو جائے اور مضبوط نہ ہو سکے۔

4: دشمن کے ساتھ دھوکا کرنا چاہئے اس کے ملک میں جھوٹی افواہیں پھیلانی چاہیں۔ ممکن ہو تو کھانے پینے کی چیزوں میں زہر ملا دینا چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اصولوں پر عمل کر کے ہی راجہ کامیاب حکومت کر سکتا ہے۔ ورنہ اس کی سلطنت استحکام نہیں حاصل کر سکے گی اور خطرات میں گھری رہے گی۔

اگر ان اصولوں کی روشنی میں بھارتی سیاست اور ''را'' کی کارروائیوں کو پرکھا جائے تو بالکل فٹ بیٹھتے ہیں۔

جو ملک ان اصولوں کو مدنظر رکھے گا اس کی سمجھ میں بھارتی حکومت کی سیاسی پالیسی آجائے گی اور اگر وہ بہتر منصوبہ بندی کر لے تو اس کا توڑ کرنے کے قابل ہو سکے گا۔

بدصورت کوٹلیہ (چانکیہ) اپنے دور کا بہت بڑا دانشور' دانا' فاضل' مدبر اور قابل سیاست دان تھا۔

ہندوؤں کی کتاب QADAMBER قادمبر میں کوٹلیہ (چانکیہ) کی کتاب ارتھ شاستر کے متعلق لکھا ہے کہ:

''کوٹلیہ کی کتاب ظلم اور بے رحمی کی تعلیم دیتی ہے جو حکومت میں شامل وزیروں کو دھوکا دہی اور ناجائز دولت کمانے کی طرف راغب کر کے ان کو قتل غارت گری پر آمادہ کرتی ہے۔''

5: ''را'' کی رپورٹوں پر اندرا گاندھی نے دربار صاحب امرتسر پر فوج کشی کروائی اور تحریک کے حامی سکھوں کو مروا دیا۔

6: اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے اپنے ڈرامے میں اصلی رنگ بھرنے کے لئے ''را'' اپنے آدمی کو بھی مروانے سے دریغ نہیں کرتی۔

7: ''را'' اپنے ایجنٹوں کو مخالفین اور دشمنوں کی صفوں میں بھی داخل کرتی ہے، انڈین پارلیمنٹ (لوک سبھا) پر حملہ اور سری نگر پارلیمنٹ پر حملہ، ''را کی سازشیں'' تھیں۔

8: ''را'' نے عالمی پریس میں اپنے آدمی رکھے ہوئے ہیں، را تیسری دنیا کے ممالک کی تنظیموں کو دہشت گردی کی تربیت دیتی ہے اور مالی سپورٹ کرتی ہے۔

9: بھارت سے ہر سال اربوں روپوں کی ہیروئن سمگل ہوتی ہے جس میں بھارتی حکومت ملوث ہوتی ہے۔ اس معاملہ میں ''را'' اہم کردار ادا کرتی ہے۔

بھارتی حکومت کے دنیا بھر کے سفارت خانوں میں اور قونصلیٹ آفیسز میں را کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجنٹ موجود ہوتے ہیں۔ ''را'' نے دنیا کے اہم ممالک میں اپنے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ یہ مراکز بزنس آرگنائزیشنز، قانونی دفاتر اور کارپوریشنز کی آڑ میں قائم کئے گئے ہیں۔

☆ پاکستان کے لئے دوبئی میں
☆ شمالی امریکہ کے لئے نیویارک
☆ مشرق وسطیٰ کے لئے ریاض
☆ جنوبی امریکہ کے لئے ریوڈی جنیرو
☆ روس کے لئے بلغراد
☆ مشرقی یورپ کے لئے وی آنا
☆ آدھے مغربی یورپ کے لئے روم
☆ چین کے لئے ہانگ کانگ

''را'' غیر ملکی ایجنسیوں سے اپنے مقاصد کے لئے روابط کرتی ہے۔ ''را'' نے افغانستان کی خفیہ ایجنسیوں سے بھی گہرے روابط رکھے ہیں۔ وسط ایشیاء کی ریاستوں میں بھی ''را'' قدم رکھ چکی ہے۔

ایم آئی سکس (M-I-6)

برطانیہ کا محکمہ افواہ سازی

(Office of special plans)

برطانیہ کے Offic of special plans محکمہ افواہ سازی کے ادارہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ مخصوص سیاسی مفادات کے حصول کے لئے جھوٹا پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے، بے بنیاد دعوے کئے جاتے ہیں اور افواہیں پھیلائیں جاتی ہیں۔ جس کا مقصد عوام اور دشمن میں سراسیمگی پیدا کرنا بھی ہوتا ہے عراق کے خلاف جنگ شروع کرنے اور جھوٹے دعوے کر کے جنگ کے راہ ہموار کرنے میں اس محکمہ افواہ سازی نے اہم کردار ادا کیا۔ آج تمام دنیا جانتی ہے کہ اسرائیل کو محفوظ بنانے اور تیل کے ذخائر پر ناجائز قبضہ جمانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کی بنیاد پر امریکہ برطانیہ اور دیگر اتحادی فوجوں نے عراق، افغانستان کے خلاف جنگ لڑی، تباہ و برباد کیا اور ہزاروں بے گناہوں کو قتل اور لاکھوں کو بے گھر کر دیا گیا۔

یہ ادارہ انٹیلی جنس ایجنسی کے متوازی ادارہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

برطانیہ کی خفیہ ایجنسی

SIS SECRET INELIGENCE SERVICE)

(M-I-6

دنیا بھر میں مختلف موضوعات پر فلمیں بنتی ہیں جن کو کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں۔ مگر جاسوسی فلموں کی مقبولیت غالباً سب سے زیادہ ہے۔ خاص طور پر امریکہ اور مغربی ممالک میں بننے والی فلمیں لاجواب ہوتی ہیں۔ ان میں تحیر آمیز مناظر قدم قدم پر سسپنس اور اچانک مار دھاڑ کے مناظر انسان کو چونکا دیتے ہیں۔ فلمی کہانی اس انداز سے لکھی جاتی ہے جیسے جاسوسی کا ایک جال بن دیا گیا ہو، اس جال سے خود کو آزاد کرالینا اور جاسوسی جال میں پھنس جانا جاسوسی کہانی کا کمال ہوتا ہے۔ یہ کہانیاں ان جاسوسی تنظیموں کی کارروائیوں سے متاثر ہو کر لکھی جاتی ہیں جو دنیا بھر کے ممالک نے اپنے اپنے ملک میں قائم کی ہوئی ہیں۔ جب کبھی خفیہ تنظیموں کی خفیہ وارداتوں پر سے پردہ اٹھتا ہے اور وہ اخبارات و رسائل کی زینت بنتی ہیں تو مصنفین کو جاسوسی کے متعلق مختلف موضوعات ملتے ہیں۔ سی آئی اے، موساد، کے جی بی، آئی ایس آئی، را، فری میسن، خاد اور چین جاپان اور مغربی ممالک کی خفیہ ایجنسیاں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان میں برطانیہ کی سیکرٹ ایجنسی ایس آئی ایس بھی شامل ہے اس خفیہ ایجنسی کو حرف عام میں (M-I-6) ایم آئی سکس کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی خفیہ ایجنسیوں کی کارکردگی پر اکثر اوقات پردہ پڑا رہتا ہے اور ان کی خفیہ وارداتیں صیغہ راز میں رہتی ہیں۔ کیونکہ ان کے حقائق طشت از بام ہو جائیں تو متعلقہ ملک پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کھوج یا سراغ لگانا انسانی فطرت ہوتی ہے۔ جب بھی راز افشا ہو جائیں تو لوگ ان کو شوق سے پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ہر خفیہ تنظیم ایجنٹ بھرتی کرتے وقت اپنا الگ معیار رکھتی ہے اور جو کوئی نوجوان مرد یا عورت اس معیار کے مطابق نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ان کو اس حساس ادارہ بھرتی نہیں کرتا۔

برطانیہ کا خفیہ محکمہ M - I - 6 نوجوانوں سے وزارت خارجہ کی آڑ میں کام لیتا ہے۔ انٹرویو کے لئے کسی نوجوان کے گھر خط بھیجا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس کے مندرجات خفیہ رکھے جائیں۔ انٹرویو کے دوران کافی چھان بین کی جاتی ہے اور نفسیاتی رد عمل کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے۔ اگر اطمینان کر لینے کے بعد کسی کو ایجنٹ بھرتی کر لیا جاتا ہے تو اس سے سرکاری رازوں کے ایکٹ کی دستاویز پر دستخط کروالئے جاتے ہیں اور امیدوار کو فارم پڑھنے اور فائل کو دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کو سیکرٹ سروس میں ملازم رکھا گیا ہے جبکہ پہلے وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ وزارت خارجہ میں ملازم ہونے کے لئے آیا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے کہ سیکرٹ سروس کا عہدیدار نفسیاتی مشاہدہ کرتا ہے کہ امیدوار کو جب یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کو سیکرٹ سروس میں رکھا گیا ہے تو اس کی نفسیاتی کیفیت اور احساسات کیا ہوتے ہیں؟ یہ جائزہ لینا بھی انٹرویو کے بعد بہت ضروری ہوتا ہے۔ فائل میں مختلف معلومات وہدایات کے ساتھ یہ درج بھی ہوتا ہے کہ افسروں کو کسی کو قتل کرنے کا لائسنس حاصل نہیں ہے اس کے بعد باقاعدہ سیکرٹ آفیسر کو لیکچر کے ذریعے سمجھایا جاتا ہے کہ اس کے فرائض منصبی کیا ہیں۔ اور کس طرح وہ غیر ممالک میں کسی مشن کے سلسلے میں سفارت خانے سے مدد لے سکتا ہیں! بھرتی کر لینے کے بعد جب خط امیدوار کے گھر جاتا ہے (ملازم ہو جانے کے بعد) تو اس پر وزارت خارجہ کی جانب سے دستخط ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو خط کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ (SISBY) سول سروس سلیکشن بورڈ کے امتحان میں شریک ہو جائیں رضامندی کے بعد امیدوار کو امتحان میں شرکت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ ایس آئی ایس میں روشن مستقبل کے متمنی تمام افسران کو (SISBY) کا یہ امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس امتحان کے دوران دو روز تک امیدوار کو خصوصی طور پر تیار کردہ انٹیلی جنس ٹیسٹ انٹرویوز اور تحریری سوالات کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان امتحانات کے ذریعے اس بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ امیدوار اس خفیہ دنیا میں اپنی زندگی گزار بھی سکے گا یا نہیں.....؟

ممتحن کو علم ہو جاتا ہے کہ امیدواروں میں بہترین جاسوس بننے کی صلاحیتیں ہیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں! یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانیہ کے وزارت خارجہ میں کام کرنے والوں کو بھی (SISBY) کا امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ایسا کرنا ممکنہ جاتی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔اگر کوئی امتحان میں ناکام ہوجائے تو فون کر کے اس کو مطلع کر دیا جاتا ہے۔

ایم آئی سکس اور انتھراکس کی تیاری

1980ء کی دھائی میں برطانیہ نے کئی سائنسدان اپنی خفیہ سروس ایم آئی سکس کے ذریعے عراق کو مہیا کئے اور عراق نے جنگ عظیم اول کے دوران استعمال کئے گئے کیمیاوی ہتھیاروں کی نسبت زیادہ اعلی درجہ کے ہتھیار تیار کئے تھے۔عراق کی خفیہ فیکٹری میں جراثیمی جنگ کے لئے بنیادی خام مواد امریکہ کی ایک تجربہ گاہ سے عراق کو فراہم کیا جاتا تھا۔یہ تجربہ گاہ میری لینڈ میں واقع تھی۔اس خام مواد سے عراقی فیکٹری میں جراثیمی ہتھیار ڈویلپ کئے جاتے تھے۔امریکہ نے عراق کو انتھراکس طاعون کے جراثیم اعصابی زہر اور دوسرے مہلک امراض پیدا کرنے والے جرثومے خریدنے اور حاصل کرنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔

امریکہ اور برطانیہ نے عراق کو جراثیمی ہتھیار تیار کرنے کے لئے اس لئے مدد دی تھی کہ انہوں نے ایران عراق جنگ شروع کرائی تھی۔اور ہر قسم کا اسلحہ عراق کو فراہم کیا تھا۔امریکہ اور برطانیہ نے خفیہ طور پر عراق کو ڈالروں اور پاؤنڈز کی بھاری رقم بھی مہیا کی تھی۔ایران نے عراق کی شدید مزاحمت کی اور عراق 1983ء تک دفاعی اقدامات کرتا رہا۔اس صورت حال میں عراق نے جراثیمی ہتھیار تیار کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد کیا۔

امریکہ اور برطانیہ ہر قیمت پر عراق کو ایران پر فتح سے ہمکنار کرانے کے متمنی تھے۔ایران عراق جنگ میں عراق نے ایرانیوں کے خلاف جراثیمی کیمیاوی ہتھیار استعمال کرنے شروع کر دیئے اور آٹھ سالہ جنگ کے دوران جراثیمی حملوں سے ایران کے 5 لاکھ فوجی لقمہ اجل بن گئے۔بالآخر عراق یہ جنگ جیت گیا۔پھر دنیا نے دیکھا کہ جنگ خلیج ختم ہونے کے باوجود امریکہ اور برطانیہ وغیرہ اتحادی ممالک نے اقوام متحدہ کے ذریعے عراق کو جراثیمی فیکٹری سے محروم کرنے اور ایٹمی تیاریوں کو مکمل طور پر ختم کرانے کے لئے ماہرین بھیج کر موثر اقدامات کئے۔تاکہ عراق اسرائیل کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلیک واٹر (BLACKWATER)

بلیک واٹر ایک پرائیوٹ ملٹری ہے۔ ایرک پرنس اور الکارک نے اس کی 1997ء میں بنیاد رکھی۔ اس کا بیس کیمپ امریکی ریاست شمالی کیرولینا میں ہے۔ ایرک پرنس ایک سابق نیوی سیل (Navy Seal) ہے۔ وہ ری پبلکن پارٹی کا ایک بڑا مالی معاون بھی ہے۔ ایرک پرنس بلیک واٹر کا پہلا چیف آپریٹنگ آفیسر بنا۔ مارچ 2009ء میں اس نے یہ عہدہ خالی کر دیا مگر بورڈ کی چیئرمینی سنبھالے رکھی۔

اکتوبر 2007ء میں اس کا نام بلیک واٹر ورلڈ وائیڈ رکھ دیا گیا۔ 13 فروری 2009ء کو اس نے ایک بار پھر اپنا نام بدلا اور Xe زی رکھ لیا۔ دوسری بار نام میں تبدیلی اس لئے کی گئی کہ ''بلیک واٹر'' عراق میں اپنے غلط کاموں کی وجہ سے بری طرح بدنام ہو چکی تھی اور امریکی عدالتوں میں اس کے خلاف متعدد مقدمات درج تھے۔ Xe کا صدر گیری جیکسن بھی سابق نیوی سیل ہے جبکہ وائس چیئرمین کوفر بلیک سی آئی اے کا ڈنٹر میرسٹ سنٹر کا ڈائریکٹر رہ چکا ہے۔

Xe کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی پرائیویٹ فوج ہے اور ہر سال 40000 افراد کو تربیت دیتی ہے۔ یہ امریکہ کے تین بڑے سیکورٹی کنٹریکٹرز میں سے سب سے بڑی ہے۔ اسے اپنا 90 فیصد ریونیو گورنمنٹ کے ساتھ معاہدوں سے حاصل ہوتا ہے اور اب تک امریکی حکومت سے یہ ایک ارب ڈالر سے زیادہ وصول کر چکی ہے۔ بلیک واٹر فی گارڈ 1222 ڈالر موصول کرتی ہے جو امریکی فوجی کی نسبت 6 گنا زیادہ ہے۔ اس کا ٹریننگ کیمپ شمالی کیرولینا کے شمال مشرقی حصہ میں 7000 ایکڑ پر مشتمل ہے جو 8 2 مربع کلومیٹر بنتا ہے۔ اسے اب یونائیٹڈ سٹیٹس ٹریننگ سنٹر (USTC) کہا جاتا ہے۔ افغانستان پر امریکی قبضہ کے بعد 2002ء میں بلیک واٹر سیکورٹی کنسلٹنٹ (BSC) بنائی گئی۔ BSC پرائیویٹ ان 60 پرائیویٹ کمپنیوں میں سب سے بڑی ہے جنہوں نے عراق میں سیکورٹی خدمات انجام دیں۔ اس نے آفیشلز اور تنصیبات کی حفاظت کے علاوہ عراق کی نئی آرمی اور پولیس کی ٹریننگ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قابض افواج کی کاروائیوں میں بھی مدد کی۔ Xe اعلیٰ درجے کے فوجی تربیتی کورسز کرواتی ہے اور جدید ہتھیار بھی متعارف کروا رہی ہے

Xe عراق میں مجاہدین کے خاتمے کا جو عزم لے کر آئی تھی اس میں اسے بری طرح ناکامی ہوئی اور مجاہدین نے اس پر متعدد بار کاری ضربیں لگائیں۔ 31 مارچ 2004ء کو بلیک واٹر کے 4 اہلکاروں کو مجاہدین نے دبوچ لیا اور ان کی لاشیں پل پر لٹکا سیں۔ اپریل 2005ء میں 6 بلیک واٹر اہل کار اس وقت مارے گئے جب مجاہدین نے ان کا ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ اس میں 3 بلغارین اور دو فجی فوجی بھی مارے گئے۔ اس کا انتقام بلیک واٹر کے اہل کاروں نے عام شہریوں سے لینا شروع کر دیا۔

اگست 2009ء میں ورجنیا کی ایک عدالت میں ایرک پرنس چیئرمین بلیک واٹر پر قتل، ہتھیاروں کی سمگلنگ، اپنے مخالفین کو ذبح کرنے اور گلے کاٹنے کے الزامات لگائے گئے۔ بلیک واٹر پر عراق سے خطرناک مجرموں کو بھگانے کے الزامات بھی ہیں۔ ایرک پرنس پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ بلیک واٹر کے گارڈز کو عراقی بچوں کو اغوا کر کے ان سے جسم فروشی کرانے سے بھی نہ روک سکا۔ جنسی بدفعلیوں کے حوالے سے انتہائی سنگین الزام ہیں۔ یہ سارے الزامات بلیک واٹر کے اعلیٰ عہدیداروں کے حوالے سے سامنے آئے ہیں اور بلیک واٹر کے ایک مصنف جیریمائی سکیہل نے بھی بیان کیے ہیں۔ ایرک پرنس پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے ان سابق ملازمین کو قتل کرانے کا انتظام کر رکھا ہے جو فیڈرل انویسٹی گیٹرز سے تعاون کرتے ہیں۔ یعنی امریکہ کے اندر بھی بلیک واٹر کے خلاف تفتیش ممکن نہیں۔

''کیتھولک سوورن ملٹری آرڈر مالٹا'' سے بھی اس کا تعلق بتایا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ملٹری آرڈر آف مالٹا صلیبی جنگوں کے دوران میں تشکیل پانے والی مذہبی عسکری تنظیم ہے اس کی تشکیل 1050ء کے لگ بھگ ہوئی۔ عیسائیوں نے مصری خلیفہ سے ایک چرچ، راہباؤں کے لئے ایک خانقاہ اور ہسپتال بنانے کی اجازت لی تا کہ یروشلم آنے والے عیسائی زائرین کی خدمت کی جا سکے۔ 15 فروری 1113ء کو پوپ پاسچل ااے منصوبے کی توثیق کر دی۔ آرڈر کے خفیہ مقاصد میں ان علاقوں کی عسکری حفاظت بھی کرنا تھا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروسیڈرز نے مسلمانوں سے آزاد کرا لیے تھے۔ تنظیم کے رضا کاروں کے لئے لازم تھا کہ وہ دنیائے مسیحیت کی حفاظت کریں گے۔

1291ء میں جب عیسائیوں سے آخری کمین گاہ بھی چھن گئی تو ''آرڈر'' پہلے قبرص اور 1310ء میں جزیرہ رہوڈس منتقل ہوگئی۔ وہاں اس نے ایک طاقتور بحری بیڑہ تشکیل دیا اور دنیائے مسیحیت کے لئے اس نے بڑی جنگیں لڑیں مگر 1513ء میں یہ بہادر مجاہدین صلیب سلطان سلیمان کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے۔ 1530ء تک ''آرڈر'' کے رضا کار بے سلطنت رہے۔ 1530ء میں پوپ کلیمنٹ VII کی توثیق کے بعد شہنشاہ چارلس پنجم نے جزیرہ مالٹا ''آرڈر'' کو تحفے میں دے دیا اور اس کے بعد یہ تنظیم ''آرڈر آف مالٹا'' کے نام سے معروف ہوگئی۔ اس کے قواعد میں شامل ہے کہ یہ تنظیم مسیحی اقوام کے درمیان جنگوں میں غیر جانبدار رہے گی۔ 1798ء میں نپولین کے قبضے کے بعد ''آرڈر'' سے مالٹا چھن گیا۔ 1834ء میں اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر روم قائم کرلیا۔ اب حال ہی میں مالٹا حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت آرڈر کو 'فورٹ سینٹ انجیلو' 99 سال کے پٹے پر مل گیا ہے۔ آرڈر کا انگریزی میں مکمل نام Sovereign Military Hospitaller Orded of St. John of Jerusalem of and of Malta "Rhodes ہے۔ یہ ساری تفصیل اس لئے لکھی گئی ہے کہ آپ جان لیں کہ ''بلیک واٹر'' کے اصل مقاصد کیا ہیں۔ اس کا تعلق ''آرڈر آف مالٹا'' سے ہے۔ جو ایک عسکری مسیحی تنظیم ہے جسے مسیحی ملیشیا بھی کہا جاتا ہے مگر یہ دوسرے فلاحی منصوبوں پر بھی کام کر رہی ہے تا کہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں اسے آسانی رہے۔

ورجینا کی عدالت میں بلیک واٹر کے خلاف جو مصدقہ حلف نامے داخل کرائے گئے ہیں، ان میں ایک بلیک واٹر کے سابق ملازم کا بھی ہے جس نے خدمات انجام دیں۔ وہ امریکی میرین میں بھی رہا۔ اس کا ایرک پرنس کے بارے میں کہنا ہے کہ ''وہ اپنے آپ کو ایسا کرسچین کروسیڈر سمجھتا ہے جو مسلمانوں اور اسلامی عقیدے کو کرۂ ارض سے ختم کر رہا ہے مسٹر پرنس نے سوچ سمجھ کر عراق میں ان لوگوں کو بھیجا جو اس کے ''کرسچین سپرمیسی'' کے نظریہ سے اتفاق کرتے تھے اور جن کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراقیوں کو قتل کرنے کے ہر موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ان لوگوں نے Cali signs based on the Knights of the Templar کا استعمال بھی کیا۔''

Jeremy Scahill نے بلیک واٹر کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ بلیک واٹر کی قیادت کرسچین ایجنڈے پر کام کر رہی ہے جو ''انتہا پسند متشدد مذہبی جنونیوں'' نے تشکیل دیا ہوا ہے۔ جیریمی کے خیال میں ایرک پرنس رائٹ ونگ کیتھولک گروپ سے تعلق رکھا ہے اور امریکی خارجہ پالیسی میں بلیک واٹر کا اہم کردار ہے۔

پاکستان میں بلیک واٹر

امریکی حکومت کی سرپرستی میں کام کرنے والی سب سے بڑی دہشت گرد امریکی تنظیم ''بلیک واٹر'' نے عراق کو آگ وخون جلانے اور خون میں نہلانے کے بعد پاکستان میں بھی آگ وخون کا کھیل شروع کر دیا ہے۔ پشاور سے لیکر کراچی تک کوئی شہر اس کے بارود اور آگ سے نہیں بچ پاتا۔

وزیر داخلہ صاحب کا فرمان ہے کہ پاکستان میں بلیک واٹر کا کوئی وجود نہیں، اگر کوئی ثابت کر دے تو میں مستعفی ہو جاؤں گا۔ ذیل میں ان خبروں کی تلخیص دی جا رہی ہے جو پاکستان میں بلیک واٹر کی سرگرمیوں سے متعلق مختلف اخبارات اور جرائد میں شائع ہوئی ہیں، اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہمارے وزیر داخلہ کے بیان میں کتنا سچ ہے۔

15 اگست 2009ء کو وزارت خارجہ کے ترجمان عبدالباسط نے کراچی پریس کلب میں بتایا کہ 1000 امریکی فوجی (بلیک واٹر) اسلام آباد میں امریکی مشن میں تعیناتی کے لئے آئیں گے۔ 20 اگست کو نیویارک ٹائمز نے لکھا کہ امریکی سیکورٹی کمپنی بلیک واٹر پاکستان اور افغانستان میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ 24 اگست کو ایک نجی ٹی وی چینل پر معروف تجزیہ نگار ڈاکٹر شیریں مزاری نے بتایا کہ بلیک واٹر چارٹرڈ فلائٹس پر پاکستان آتے ہیں۔ اسی چینل پر پشاور کے تجزیہ کار عقیل یوسف زئی نے بتایا کہ ''پہلے بلیک واٹر کا دفتر پشاور کے علاقے حیات آباد میں تھا، اس کے بعد پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کی تیسری اور چوتھی منزل میں بنایا گیا مگر ہوٹل پر حملے کے بعد انہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔ اب یونیورسٹی ٹاؤن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔اس وقت 18 اہل کار پشاور اور 80 تربیلا میں ہیں۔''

قفقاز سنٹر جو خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمی کی مانیٹرنگ رپورٹس بھی دیتا ہے۔اس نے اپنی 4 نومبر کی رپورٹ میں دوبئی اور امریکی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ سی آئی اے کا ایک سابق اعلیٰ عہدیدار سٹیون کیش پشاور میں امریکن ٹیررسٹ یونٹ ''بلیک واٹر'' کا انچارج ہے۔پشاور میں بلیک واٹر کی سپروائزری ٹیم میں جیمز بل ولیم کوپر، سٹیو کیش ،راڈرک کرسٹوفر اور علیشاء کیمبل شامل ہیں۔ پاکستانی گورنمنٹ آفیشلز اور ریٹائرڈ آرمی آفیسرز کو کام کی نوعیت کے حساب سے 2000 ڈالر روزانہ تک ادا کیے جاتے ہیں۔صحافیوں کے ذریعے وہ پاکستانی رائے عامہ کو طالبان کے خلاف کرنے کی مہم چلائے ہوئے ہے۔وہ صحافیوں کو طالبان کے بارے میں خودساختہ کہانیاں اور رپورٹیں اشاعت کے لئے فراہم کرتی ہے۔ طالبان مخالف ہر کہانی کے لئے ایک ہزار ڈالر دیے جاتے ہیں۔پشاور کی مارکیٹوں اور شاپنگ علاقوں میں دھماکے بلیک واٹر کی کارستانی تھے جنہیں ڈالروں کے ذریعے طالبان کے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔

4 نومبر کو روزنامہ نوائے وقت نے صفحہ اول پر خبر دی کہ پی آئی اے کی فلائٹ کے ذریعے بلیک واٹر کے 202 اہل کار اسلام آباد پہنچے اور حکومتی ہدایت پر ان میں سے کسی کی انسپکشن نہ کی گئی۔24 نومبر کی خبر تھی کہ بلیک واٹر کے اہل کاروں کو پکڑنے والے پولیس افسر اسلام آباد بدر کردیے گئے۔ 2 دسمبر روزنامہ نوائے وقت صفحہ اول کی خبر ہے کہ 276000 ڈالر لے کر ممنوعہ بور کے 138 لائسنس انٹرسک کو دیے گئے۔انٹرسک بلیک واٹر کے لئے افراد کی بھرتی اور تربیت کا کام کرتی تھی۔ریٹائرڈ کیپٹن علی جعفر زیدی انٹرسک کے مالک تھے۔19 ستمبر کو جب اسلام آباد پولیس نے انٹرسک کے دفتر پہ چھاپہ مارا تو بڑی تعداد میں بغیر لائسنس کا اسلحہ ملا۔کیپٹن زیدی نے آرمی خاص طور پر SSG سے ریٹائرڈ 200 سے زیادہ افراد کو بلیک واٹر کے لئے بھرتی کیا جاتا تھا۔ انٹرسک پر اب پابندی لگادی گئی ہے اور اس کی جگہ حارث انٹر پرائزز لے چکی ہے۔ حارث انٹر پرائزز نے اسلام آباد کے علاقہ چک شہزاد کے مال پورے گاؤں میں اپنا دفتر اور تربیتی کیمپ بنایا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 دسمبر کو روزنامہ نوائے وقت اور 10 دسمبر کو روزنامہ جنگ لاہور نے امریکی جریدے ''وینٹی فیئر'' کے حوالے سے خبر شائع کی کہ بلیک واٹر کے چیف ایگزیکٹو ایرک پرنس جو مسٹر فکس اٹ کے نام سے مشہور ہے، نے انکشاف کیا ہے کہ اس کی کمپنی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی نظر بندی سے پہلے ان کے قتل کے مشن پر تھی۔ میگزین کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر قدیر ان کی ہٹ لسٹ پر تھے۔ سی آئی اے نے بلیک واٹر کو تین قسم کی ذمہ داریاں سونپی ہوئی تھیں: اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے دیگر ارکان کو تلاش کرو، پکڑو اور ختم کردو، ان میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی گرفتاری شامل تھی۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان اب بھی بلیک واٹر کی ہٹ لسٹ پر ہیں اور اخباری رپورٹس کے مطابق ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے گھر کے قریب بلیک واٹر کے اہل کار گھر کرائے پر لے چکے ہیں۔ 14 دسمبر کو لاہور ہائی کورٹ کے راولپنڈی بنچ میں دلائل دیتے ہوئے وزارت داخلہ کے وکیل احمر بلال صوفی نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان بلیک واٹر کی ہٹ لسٹ پر ہیں اور ان کی سیکورٹی کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

5 دسمبر کو روزنامہ نوائے وقت صفحہ اول پر خبر دیتا ہے کہ ''سہالہ پولیس سٹیشن میں امریکی عملے کی موجودگی سے سیکورٹی کے لئے خدشات ہیں۔ سہالہ کالج کا بڑا حصہ امریکی اہل کاروں کے قبضے میں ہے۔ امریکیوں نے کالج میں اسلحہ کا ایک بڑا ذخیرہ رکھا ہوا ہے۔ وہاں پر بڑے کنٹینرز ہیں جنہیں کوئی بھی چیک نہیں کرسکتا۔ اسلام آباد پولیس کئی بار کہہ چکی ہے کہ یہ کیمپ کسی اور مقام پر منتقل کیا جائے۔'' 11 دسمبر کو اسی روزنامہ نے سہالہ کے بارے میں ایک خصوصی رپورٹ شائع کی جس میں بتایا کہ سہالہ میں امریکیوں کا کیمپ اور اس میں موجود دھماکہ خیز مواد ایٹمی پلانٹ کے لئے خطرہ ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں نے مقامی لوگوں میں ہی اپنے ایجنٹ تلاش کر رکھے ہیں۔ یہ بھی اطلاعات ہیں سہالہ کے علاقے میں امریکی پراسرار اور جدید آلات کے ذریعے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ اسی روز امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے بھی اپنی رپورٹ میں بتایا کہ سی آئی اے اور بلیک واٹر میں شراکت داری ہے اور بلیک واٹر انتہائی حساس کارروائیوں میں حصہ لے رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ 21 دسمبر کو روزنامہ نوائے وقت نے صفحہ اول پر شائع ہونے والی رپورٹ میں بتایا کہ ڈی ایس پی رورل جمیل ہاشمی نے ایس پی زون طاہر ایوب کو رپورٹ دی ہے کہ پولیس کالج سہالہ میں قائم امریکی ٹریننگ سنٹر اب سیکورٹی رسک بن گیا ہے، اسے سہالہ سے منتقل کیا جائے۔

سابق آرمی چیف مرزا اسلم بیگ متعدد بیانات میں کہہ چکے ہیں کہ رفیق حریری کی طرح بے نظیر بھٹو کو بلیک واٹر نے قتل کرایا۔ 18 دسمبر کو قومی اسمبلی کی مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق نے نجی امریکی ملٹری کنٹریکٹرز (بلیک واٹر ان سب سے بڑی کمپنی ہے) ویزے منسوخ کر کے ملک سے بے دخل کرنے کی سفارش کی۔ قائمہ کمیٹی میں بتایا گیا کہ بلیک واٹر مادر پدر آزادی سے کام کر رہی ہے جس کی وجہ سے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ جاوید ہاشمی نے بتایا کہ تحقیقات کے مطابق پاکستان میں بلیک واٹر کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ 23 دسمبر کو پاکستان اور افغانستان کے لئے امریکہ کے خصوصی نمائندے نے بھی اعتراف کیا کہ سی آئی اے اور سپیشل آپریشنز کے اہل کار پاکستان میں سرگرم ہیں۔ امریکی جریدہ ''نیشن'' بھی انکشاف کر چکا ہے بلیک واٹر پاکستان میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہے اور کراچی میں بھی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ ساحلی شہر کراچی بلیک واٹر کا اہم آپریشنل بیس ہے جو بگرام ائربیس سے کنٹرول ہوتا ہے۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق کراچی کے امریکی قونصل خانے میں امریکی سپیشل یونٹ اور بلیک واٹر کا مشترکہ دفتر ہے۔ اس رپورٹ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ کراچی پولیس سے بھاگ کر 39 افراد بلیک واٹر میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ یہ افراد پولیس کے اعلیٰ عہدیداران سے خفیہ معلومات حاصل کرنے کا کام کرتے ہیں۔

ہفت روزہ ایشیا (شمارہ 11 تا 16 دسمبر) اپنی ایک رپورٹ میں لکھتا ہے کہ اندرون سندھ غیر ملکیوں کی پراسرار سرگرمیوں میں خطرناک اضافہ ہو گیا ہے۔ 17 اکتوبر کو پورٹ قاسم سے 9 ٹرالرز میں بکتر بند گاڑیاں گھوٹکی گئیں اور 18 اکتوبر کو 20 ٹرالر جن پر بکتر بند گاڑیاں لدی ہوئی تھیں ہالہ کی طرف گئے۔ غیر ملکیوں کو نقل و حرکت کی کھلی آزادی ملی ہوئی ہے اور ان کی بڑی تعداد مسلح ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق کیٹی بندرگاہ سے منسلک مقامی افراد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام بلیک واٹر کے لئے 200 ایکڑ اراضی بھی حاصل کی جارہی ہے۔

فرائیڈے سپیشل (شمارہ 11 تا 17 دسمبر) کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد اور پشاور میں بلیک واٹر کے 700 افراد ہیں جن کے لئے دوسو سے زیادہ گھر اسلام آباد میں کرائے پر لئے گئے ہیں۔ کراچی کے مختلف علاقوں میں 500 سے زائد امریکی موجود ہیں اور یہ بلیک واٹر کا ایک بڑا مرکز ہے۔ ندائے ملت (شمارہ 3 تا 9 دسمبر) کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد اور پشاور میں بلیک واٹر کے تقریباً ایک ہزار کارندے موجود ہیں جن کی تنخواہیں امریکی فوج کے جرنیلوں سے بھی زیادہ ہیں۔ ایک کارندہ سالانہ 4 لاکھ ڈالر وصول کرتا ہے۔

13 دسمبر کی روزنامہ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ چند ماہ کے دوران میں آنے والے امریکیوں کی وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں سمیت ملک بھر میں پر اسرار سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اب تک ہزاروں کی تعداد میں امریکی پاکستان میں داخل ہوکر پورے ملک میں پھیل چکے ہیں۔ شروع میں انہوں نے صرف اسلام آباد کو اپنا مرکز بناتے ہوئے وہاں کوٹھیاں کرائے پر حاصل کرکے پراسرار سرگرمیاں شروع کی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیلنا شروع کردیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ 300 سے زائد امریکی صرف لاہور میں پراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے ڈیفنس ہاؤسنگ سکیم اور مال روڈ پر واقع زمان پارک اور شہر کے دیگر پوش علاقوں میں کوٹھیاں کرائے پر حاصل کر رکھی ہیں اور اکثر رات گئے ان علاقوں کے مکینوں کو ان کوٹھیوں میں پراسرار سرگرمیوں اور آمد و رفت کا احساس ہوتا ہے۔

امریکی سفارت خانہ کے پراسرار اہل کار یا بلیک واٹر کے ایجنٹ پاکستانی شہروں میں پاکستانی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے کس طرح دندنا رہے ہیں، اس بارے میں چند خبروں پر نظر ڈال لیں۔

4 امریکی افراد کو کالے شیشوں کی جیپ میں خودکار ہتھیاروں سمیت اسلام آباد میں ایک ناکے پر روکا گیا تو انہوں نے اپنا تعارف بلیک واٹر کے طور پر کروایا۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں تھانے لے جایا گیا تو وہاں امریکی سفارت خانے کے افراد پہنچ گئے جن کے ساتھ فوج کے ایک کیپٹن اور پولیس کے ایک ایس پی آفتاب ناصر تھے جنہوں نے پولیس والوں کو ڈرا دھمکا کر چاروں کو رہا کروالیا۔ (بحوالہ فرائیڈے سپیشل شمارہ 11 تا 17 دسمبر)

8 دسمبر کو لاہور میں شیر پاؤ پل کے قریب 3 مشکوک گاڑیوں میں سوار امریکی تنظیم بلیک واٹر کے 4 اہل کاروں کو جدید اسلحہ کے ساتھ پکڑا گیا۔ انہوں نے تلاشی دینے سے انکار کر دیا۔ حساس ادارے کے اہل کاروں نے پولیس طلب کر لی۔ ایس پی ماڈل ٹاؤن اور ایس پی کینٹ بھی پہنچ گئے۔ ڈیڑھ گھنٹے تک بحث ہوتی رہی مگر بلیک واٹر کے اہل کار نہ تو گاڑی سے نیچے اترے اور نہ تلاشی دی۔ بعد ازاں امریکی قونصل خانے کی ایک گاڑی آئی اور انہیں ساتھ لے گئی۔ (نوائے وقت 9 دسمبر)

12 دسمبر کو روزنامہ جنگ لاہور کی رپورٹ کے مطابق 11 دسمبر کو شیر پاؤ پل ہی پر سیاہ شیشوں والی ایک امریکی گاڑی کو روکا گیا جس میں سوار امریکی خاتون مارگن ویڈیو فلم بنا رہی تھی۔ اس میں 4 دیگر افراد بھی سوار تھے۔ گاڑی کی نمبر پلیٹ جعلی نکلی۔ گاڑی کی رجسٹریشن کے کاغذات بھی نہیں تھے۔ اس گاڑی کو بھی مقدمہ درج کئے بغیر چھوڑ دیا گیا۔

12 دسمبر کو ایجرٹن روڈ پر دو مشکوک گاڑیوں کو پولیس اور حساس ادارے کے اہل کاروں نے روکا تو گاڑیوں میں سوار افراد نے پولیس کو دھمکی دی کہ اگر انہیں تنگ کیا گیا یا زبردستی تلاشی لی تو وہ گولی مار دیں گے، ہم امریکی ہیں اور باقی دنیا کا کوئی قانون ہم پر لاگو نہیں ہوتا۔ آدھ گھنٹے کی بحث کے بعد پولیس کو ہار ماننا پڑی۔ گاڑیوں پر جعلی نمبر پلیٹیں لگی تھیں۔ شیر پاؤ پل پر بھی کالے شیشوں والی گاڑی کو روکنے پر امریکیوں نے ایسے ہی رویے کا اظہار کیا اور پولیس نے انہیں تلاشی کے بغیر چھوڑ دیا (نوائے وقت، جنگ 13 دسمبر)

16 دسمبر کو ایجرٹن روڈ پر کالی شیشوں والی گاڑی روکی گئی تو گاڑی میں سوار خاتون سمیت 4 امریکیوں نے پولیس سے بدتمیزی کی اور گالیاں دیں۔ یہ گاڑی بھی بغیر تلاشی کے چلی گئی (17 دسمبر نوائے وقت) 24 دسمبر کو شیر پاؤ پل پر جب پولیس نے مشکوک لینڈ کروزر کو روک کر تلاشی لینا چاہی تو امریکیوں نے تلاشی دینے سے انکار کر دیا اور اعلیٰ شخصیات کے فون پر پولیس نے حسب سابق اس بار بھی گاڑی چھوڑ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان خبروں کے بارے میں وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ سفارت کاروں کو اس طرح کی سرگرمیاں کرنے کا جنیوا کنونشن کے تحت حق حاصل ہے مگر قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی سفارت کو متعلقہ ملک کا قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں۔ 9/11 کے یوٹرن کے بعد جب مقتدر قوتوں نے ڈالروں کی خاطر ملک کو امریکی چراگاہ بنا دیا تو امریکی جو چاہیں کریں، غلاموں کو انہیں ٹوکنے اور روکنے کا کوئی حق حاصل نہیں رہتا۔ غلاموں کی قسمت میں صرف جھڑکیں اور گالیاں ہوتی ہیں اور امریکی یہی کر رہے ہیں۔ سفارت کا

بلیک واٹر کی عراق میں کاروائیوں کو دیکھنے اور مذکورہ بالا سطور کو پڑھنے کے بعد بھی کیا کوئی شک رہ جاتا ہے کہ پاکستان میں پبلک مقامات پر دھماکوں میں بلیک واٹر ہی ملوث ہے۔ عراقی عوام کو مجاہدین کے خلاف کیا اور شیعہ سنی میں خلیج کو بڑھایا۔ پاکستان میں بھی بلیک واٹر کے یہی مقاصد ہیں۔ سوات میں ایک پیر کو قتل کروانے، لاش لٹکوانے اور پشاور میں ایک مقبرے کو نشانہ بنانے کے بعد فرقہ پرستوں کو مجاہدین کے خلاف متحرک کر دیا۔

اگر پاکستان کو بچانا ہے تو ڈالر ٹولے کو بحیرۂ عرب میں ڈبونا ہوگا

اگر حالات پر آپ باریک بینی سے نگاہ ڈالیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ جونہی پاکستانی رائے عامہ مجاہدین کی طرف جانے لگتی ہے اور میڈیا میں ان کے حق میں کلمہ خیر آنے لگتا ہے تو پبلک مقام پر دھماکا ہو جاتا ہے۔ فرقہ پرست، ڈالر خور دانشور، وزیر داخلہ اور اس کے ڈھولچی ایک لمحہ ضائع کیے بغیر الزام طالبان پر لگا دیتے ہیں۔ طالبان اور القاعدہ دونوں مسلسل پبلک مقامات پر ہونے والے دھماکوں سے اظہار لاتعلقی کر رہے ہیں مگر کرپٹ صحافی۔ فرقہ پرست اور سیاسی ٹولہ بضد ہے کہ یہ دھماکے طالبان ہی نے کیے ہیں۔ طالبان کے امیر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ واضح الفاظ میں ہدایت دے چکے ہیں کہ نہتے شہریوں کو نشانہ نہ بنایا جائے اور کوئی طالب اس ہدایت کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا، اس لئے طالبان کے بھیس میں جو افراد دھماکے کر رہے ہیں وہ بلیک واٹر کے ایجنٹ ہیں یا پھر پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برسر اقتدار امریکی کٹھ پتلیوں کے..... طالبان ہرگز ہرگز نہیں۔ مکار میڈیا کے سحر انگیز پراپیگنڈے سے باہر نکل کر عوام کو یقین کر لینا چاہئے کہ طالبان اسلام کے علمبردار ہیں، وہ غیر اسلامی انسانیت کش کارروائیاں نہیں کرتے۔ یہ امریکہ اور اس سے ڈالر وصول کرنے والوں کی کارروائیاں ہیں۔ ڈالر ٹولہ پاکستان کو توڑنے کے درپے ہے۔ پاکستان کو بچانا ہے تو ڈالر ٹولے کو بحیرۂ عرب میں ڈبونا ہوگا۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی نقطہ نظر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کی وجہ سے زندگی کی ہر شعبے میں اصول فراہم کرتا ہے، جاسوسی کے موضوع پر بھی اسلام نے راہنمائی فرمائی ہے کہ عام طور پر ہر چیز کے جواز وعدم جواز کے حوالے سے دو جہت، دو پہلو اور دو طرف ہوتے ہیں چنانچہ جاسوسی کے بھی دو جہت ہیں ان میں سے ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہے۔ جو جائز ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی ملک کو نقصان دینے اور اس کو کمزور کرنے والے باہر کے شر پسند عناصر کا کھوج لگانا اور ان کے منصوبوں کو ناکارہ کرنا اور ان کے غلط عزائم سے حکام کو اطلاع دینا یہ جائز ہے اور اسلامی ملک کی سالمیت کے متعلق کوشش کرنا یہ ایک جہاد ہے۔ دوسرا حصہ کو جائز نہیں ہے وہ یہ کہ مسلمانوں کی نجی زندگی میں کھوج لگانا اور ان کے بھید معلوم کرنا جس سے ملکی شر اور فتنہ کا خطرہ نہیں ہے اور کسی انسان کی حق تلفی بھی نہیں ہے اور صورت حال کو غلط گول مول کر کے نقل کرنا۔ روایت میں ذکر ہے کہ: جو شخص لوگوں کے پوشیدہ امور پر آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کریگا بیشک اس نے ان کو بگاڑ دیا۔

جاسوسی کی ناجائز پہلو

سب سے پہلے عدم جواز والے پہلو پہ اختصاراً گفتگو کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی نجی حالات سے باخبر رہنے کی کوشش کرنا اور صورت حال کو غلط گول مول کر کے نقل کرنے کو شریعت مطہرہ نے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ الحجرات: آیہ، ۱۲، پ، ۲۶)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے مقرر بعض تہمت گناہ ہے اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور برائی نہ چاہے تم میں کسی کو ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھائے گوشت اپنے بھائی کو جو مردہ ہو سو گھن آتا ہے تم کو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے، بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔''

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب مذکورہ آیت کریمہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اوروں کے عیبوں اور کمزوریوں کو تلاش و جستجو میں نہ پڑو تاوقتیکہ کوئی مصلحت یا ضرورت ہی اس کی نہ آپڑے..... چھپ کر باتیں سننا یا اپنے کو سوتا ہوا بنا کر باتیں سن لینا یہ سب تجسس میں داخل ہے، البتہ اگر کسی سے مضرت پہنچنے کا احتمال ہو اور اپنی یا کسی مسلمان کی حفاظت کی غرض سے اس کے مضرت رساں ارادوں اور تدبیروں کا تجسس کرے تو جائز ہے۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿خطبنا رسول الله ﷺ حتى أسمع العواتق في خدورهن، فنادىٰ بأعلى صوته: يامعشر من آمن بلسانه ولم يخلص الايمان الى قلبه، لاتغتابوا المسلمين ولاتتبعوا عوراتهم فانه من يتبع عورة اخيه اتبع الله عورته ومن اتبع عورته فضحه في جوف بيته﴾ (ابو داؤد، كتاب الادب، ص ٣٢٦، ج ٢: مسند احمد، رقم الحديث: ١٨٩٤. ومسند ابو يعلى، ص. ٢٣٧/٢٣٨، ج ٣)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا حتی کہ عورتوں کو ان کے پردوں کے اندر ہی سنا دیا آپ ﷺ نے اپنی بلند آواز کے ساتھ فرمایا: اے وہ جماعت جو زبان سے ایمان لائی ہو اور ایمان ان کے دل تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کی غیبتیں نہ کیا کرو اور نہ تم ان کے عیبوں کا پیچھا کرو، یہ بات غور سے سن لو جو اپنے بھائی کے عیبوں کا پیچھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کا پیچھا کریگا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کا پیچھا کرے گا اسے اس کے گھر میں بھی رسوا کر دے گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافق مسلمانوں کے عیب کی تلاش کرتے تھے اور ان کی جاسوسی کرتے تھے۔ اس کی مزید وضاحت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ منافق مسلمانوں کی جاسوسی کر کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِيكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ م بِالظّٰلِمِيْنَ :الآیہ(سورۃالتوبہ ۹/ ۴۷)

ترجمہ:اگر یہ لوگ تمھارے شامل جاتے تو سوااس کے کہ اور دونا فساد کرتے اور کیا ہوتا اور تمھارے درمیان فتنہ پردازی کے فکر میں دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں اور ان ظالموں کو اللہ خوب سمجھے گا۔

قیامت کے دن جاسوسی کرنے والے کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

﴿من استمع الى حديث قوم وهم له كارهون أويفرون منه صُبَّ فى اذنيه الأُنك يوم القيامة﴾(البخارى، كتاب التعبير،باب من كذب ،ص.۱۰۴۲، ج.۲/الترمذى، كتاب اللباس،ص.۳۰۵، ج۱)

آجکل بھی کئی لوگ ایسے ہیں جن کا دعوی ہے کہ ''قرآن اور حدیث پر عمل پیرا ہیں وہ مسلمانوں کی جاسوسی کرتے ہیں اور اس جاسوسی کو ثواب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ کام منافقین کا تھا۔مسلمانوں کو اس فعل بد سے بچنا چاہیئے کہیں وہ نا سمجھی میں گناہ کبیرہ کرتے رہیں اور ان کے اعمال برباد ہوتے رہیں۔

جاسوسی کی جائز پہلو

البتہ دشمن کے حالات سے باخبر ہونے کے لئے تیقظ اور چوکنا رہنا اور ان کی سازشوں اور مکروفریب کے دفاع کے لئے خفیہ ادارہ قائم کرنا جائز ہے اس کے متعلق ایک روایت پیش خدمت ہے ملاحظہ کیجئے:

عن جابرا قال قال النبى ﷺ من يأتينى بخبرالقوم ؟يوم الحزاب،قال الزبير :انا،ثم قال: من يأتينى بخبر القوم؟

قال الزبير:انا،ثم قال: من يأتينى بخبرالقوم؟ قال الزبير:انا،فقال النبى ﷺان لكل نبى حواريا وان حوارى الزبير بن العوام.الحديث.(صحيح بخارى،ص:۳۹۹، ج:۱،باب فضل الطليعة،رقم الحديث۲۸۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن ارشاد فرمایا: کہ دشمن کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے عرض کیا: میں۔ حضور ﷺ نے پھر پوچھا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے عرض کیا: میں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔

حواری کے معنی خصوصی مُعاوِن اور مددگار کے ہوتے ہیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت سے معلومات ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جنگی امور میں تو رِیہ فرمایا کرتے تھے، یعنی صراحت سے بیان کرنے کے بجائے ذو معانی لفظ استعمال فرماتے تھے تاکہ جنگ کا معاملہ خفیہ رہے۔ خصوصاً فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے جنگی تیاری اور ارادے کو انتہائی مخفی رکھا اور تمام حالات پر کڑی نظر رکھی۔ جب ایک صحابیؓ کی طرف سے تھوڑی سی چُوک ہوئی اور انہوں نے مشرکین مکہ کو اس حملے کی خبر کرنے کی کوشش تھوڑی کی، تو حضور اکرم ﷺ نے اس کوشش ناکام فرمادیا اور اتنی بڑی تیاری کو اتنا مخفی رکھا کہ مشرکین کو اس وقت خبر ہوئی، جب آپ کا لشکر جرّار ان کے سروں پر پہنچ گیا اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مکہ مکرمہ بغیر خونریزی کے فتح ہوا، سوائے ایک ادھ مقام کے کہیں بھی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا، یہ ایک بہت بڑی جنگی حکمت عملی تھی۔

آنحضرت ﷺ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار رہتے تھے، اس لئے آپ ﷺ دشمن کی ایک ایک چال پر کڑی نظر رکھتے تھے، آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ دشمن ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے، چنانچہ آنحضرت ﷺ کی جنگی تدابیر اور اپنے دشمن پر کڑی نظر رکھنے کی بدولت اسلام کے خلاف ہونے والی کئی بڑی سازشوں کو پنپنے سے قبل ختم کر دیا گیا، ان سازشوں میں خالد بن سفیان ہُذَلی، کعب بن اشرف اور مسجد ضرار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خالد بن سفیان ہُذَلی کو حضور اکرم ﷺ کے خلاف لشکر تیار کر رہا تھا، آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کو بھیج کر اس کا خاتمہ کرادیا۔

کعب بن اشرف یہودی مشرکین مکہ کو ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن وار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدبیر بنا رہا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے محمد بن مسلمہؓ کو مامور فرمایا، جنہوں نے اسے ختم کر دیا۔

مسجد ضرار اہل کتاب اور منافقوں کی ایک منظم سازش تھی، جس کو کامیابی سے پہلے پہلے ختم کر دیا گیا۔

انہی جنگی چالوں میں سے ایک اہم چال دشمن کے لشکر کی خبر گیری ہے، جس کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اعلان فرمایا تو حضرت زُبیرؓ تیار ہو گئے، جس پر انہیں بارگاہِ نبوت سے حواری کا عظیم لقب ملا۔

اسلامی اصولوں کے مطابق جاسوسی باعث ثواب ہے

پیارے آقا ﷺ اپنے صحابہؓ کو یہ اصول بیان فرمایا کرتے تھے کہ "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ" کہ جنگ تو تدبیر و حیلے کا نام ہے۔

لہٰذا دشمن کے لئے جاسوس تیار کرنا اور بھیجنا اور وہاں کے حالات سے باخبر رہنا اور دشمن میں پھوٹ ڈالنا، ظاہراً ایک طرح ہونا اور حقیقت میں کچھ اور مطالب کا پورا کرنا مملک اسلامیہ کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے جواز تو درکنار باعث ثواب ہے۔ ملاحظہ ہو غزوہ خندق، احزاب کا واقعہ، جو کہ جاسوسی اور تدابیر پر مشتمل ہے:

یہ غزوہ شوال ۵ھ میں پیش آیا، جب مشرکین نے مدینہ منورہ پر مشترکہ چڑھائی کی اور ابوسفیان کی قیادت میں قریش اور عیینہ بن حصن کی قیادت میں غطفان کے مشرک، بنوفزارہ، بنومرہ اور اشجع قبائل کے مشرکین کے ساتھ مل کر دس ہزار کی تعداد میں مدینہ منورہ کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ نے بھی تین ہزار مسلمانوں کو جمع فرمایا اور ان کے مشورے سے مدینہ کے باہر خندق کھودی، مشرکین کا لشکر اس خندق کے پاس آ کر رک گیا، خندق کے دوسری طرف مسلمانوں کا لشکر تھا۔ بیس دن سے زائد دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے اور تیروں اور پتھروں کا تبادلہ ہوتا رہا۔ مشرکین کی طرف سے عمر بن عبدود خندق پار کرنے میں کامیاب ہوا، مگر وہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔ مسلمانوں کو اس لڑائی میں سخت خوف، سردی اور بھوک پیاس کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر حضرت نُعیم بن مسعود اشجعیؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہو چکا ہوں، آپ ﷺ جو چاہیں مجھے حکم دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک تجربہ کار آدمی ہو، تم سے جو ہو سکے مشرکین کے خلاف تدبیر کرو، کیونکہ جنگ نام ہی اصل میں حیلہ اور تدبیر کا ہے۔ حضرت نعیم بن مسعودؓ پہلے یہودیوں کے قبیلے بنو قریظہ کے پاس آئے، جاہلیت کے زمانے میں آپؓ کے ان سے قریبی تعلقات تھے، پہلے آپؓ نے ان سے خوب محبت جتائی اور پھر انہیں سمجھایا، کہ قریش اور غطفان تو باہر سے آئے ہوئے لوگ ہیں، جب کہ تم تو مدینہ منوّرہ کے رہنے والے ہو، آج قریش اور غطفان محمد [ﷺ] اور ان کے ساتھیوں پر حملے کے لئے آئے ہیں اور تم بلا شرط ان کی مدد کر رہے ہو، حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ اگر قریش کو فتح ہوگئی تو ٹھیک ہے، لیکن اگر انہیں شکست ہوئی تو وہ اپنے علاقوں میں چلے جائیں گے اور تم یہاں کے مسلمانوں کے سامنے اکیلے رہ جاؤ گے اور پھر جو کچھ تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہیں معلوم ہے، اس لئے میری نصیحت یہ ہے کہ تم قریش اور غطفان کی اس وقت تک مدد نہ کرو، جب تک وہ اپنے چند بڑے معزز لوگ تمہارے پاس رہن نہ رکھ دیں۔ یہودیوں نے کہا: یہ تو اچھا مشورہ ہے اور ہم اسی کے مطابق عمل کریں گے۔ اس کے بعد حضرت نعیمؓ قریش کے پاس آئے اور ان سے اپنی محبت اور دوستی جتائی، جس کا قریش نے اقرار کیا، پھر انہیں فرمایا کہ مجھے ایک اہم بات کا پتہ چلی ہے جو میں تمہیں بتانا ضروری سمجھتا ہوں، تاکہ تم دھوکہ نہ کھاؤ، لیکن میں اس شرط پر بتاؤں گا کہ تم میرا نام نہیں لو گے۔ قریش نے یہ شرط مان لی تو حضرت نعیمؓ نے فرمایا کہ یہودی محمد [ﷺ] سے مل چکے ہیں اور انہوں نے ماضی کی ندامت اور محمد [ﷺ] کی ناراضی دور کرنے کے لئے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ قریش اور غطفان کے چند بڑے معزز لوگ محمد [ﷺ] کے حوالے کریں گے، تاکہ وہ انہیں قتل کر دیں اور پھر یہودی اور محمد [ﷺ] مل کر باقی قریش والوں کو ختم کر دیں، اس لئے اگر یہودی تم سے کچھ معزز لوگ بطور ضمانت مانگیں تو تم نہ دینا۔ اس کے بعد حضرت نعیمؓ غطفان قبیلے والوں کے پاس تشریف لائے اور ان سے اپنے تعلق اور محبت جتلا کر انہیں بھی وہی باتیں بتائیں جو قریش کو بتائیں تھیں۔ شوال ۵ھ ہفتے کی رات اللہ تعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ ابوسفیان اور غطفان کے رؤسا نے اپنا ایک وفد بنو قریظہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس بھیجا کہ ہم اس طرح پڑے پڑے تباہ ہو رہے ہیں، تم لوگ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ، تاکہ ہم صبح حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کر دیں۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ آج ہفتے کا دن ہے، ماضی میں بھی اسی دن میں تجاوز کی وجہ سے ہماری قوم پر عذاب آیا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ جب تک تم اپنے کچھ افراد ہمارے پاس رہن نہیں رکھواؤ گے، ہم لڑائی کے لئے نہیں نکلیں گے۔ مشرکین کو جب یہ پیغام پہنچا تو انہوں نے کہا: واقعی نعیم بن مسعود نے سچ کہا تھا، چنانچہ انہوں نے یہودیوں کو جواب بھیجا کہ ہم کسی کو تمہارے پاس رہن نہیں رکھیں گے، اگر تم لڑائی کے لئے نہیں نکلتے ہو تو پھر ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے یہودیوں نے جب یہ پیغام سنا تو کہنے لگے: بے شک نعیم بن مسعود نے سچ کہا تھا، اس طرح ان میں پھوٹ پڑ گئی اور اللہ تعالیٰ نے سخت طوفانی ہوا بھیج دی جس نے ان کے پورے لشکر کو الٹ کر رکھ دیا۔

حضور اکرم ﷺ کو جب ان کے درمیان انتشار کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے بھیجا اور ان کے لئے گرفتاری سے حفاظت کی دعاء فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ ان کے مجمع میں گھس گئے، اس وقت ابوسفیان نے اعلان کیا کہ ہر شخص اپنے ساتھ والے کو پہچان لے [تاکہ ہم میں کوئی مخبر نہ گھسا ہوا ہو] حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ یہ اعلان سنتے ہی میں نے اپنے ساتھ والے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے اپنا نام بتا دیا [اور مجھ سے کچھ نہیں پوچھا] اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے قریش! یہ ٹھہرنے کی جگہ نہیں، ہمارے جانور ہلاک ہو چکے ہیں، بنو قریظہ نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور ہوا نے ہمیں سخت پریشان کر دیا ہے اور ہمارا چلنا پھرنا اور بیٹھنا مشکل ہو گیا ہے، اس لئے تم واپس لوٹ چلو، میں تو جا رہا ہوں، یہ کہہ کر وہ اپنے اونٹ پر بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے خیال آیا کہ میں تیر چلا کر ابوسفیان کو ہلاک کر دوں، مگر مجھے آپ ﷺ کا فرمان یاد آ گیا کہ اے حذیفہ! کوئی نئی بات نہ کرنا، چنانچہ میں واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، جب غطفان والوں کو قریشیوں کی واپسی کا پتہ چلا تو وہ بھی فوراً واپس لوٹ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے تفسیر معارف القرآن میں حضرت مجاہد کا قول تحریر فرمایا ہے کہ تجسس تو جائز نہیں ہے مگر کہیں اپنے آپ کو ضرر سے بچانے یا کسی مسلمان کو نقصان سے بچانے کی غرض سے دشمن کی تدابیر کا کھوج لگائے تو جائز ہوگا (معارف القرآن تکملہ ص، ۵۰۱۔ ج، ۷)

آیئے! ذرا مملکت اسلامیہ کا جدید انٹیلی جنس کے اصول کا اسلامی جاسوسی اصولوں سے موازنہ کرتے ہیں۔

انٹیلی جنس کی اسلامی اساس

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت سے قرآن حکیم زندگی کے ہر پہلو کے لئے اصول فراہم کرتا ہے، لیکن چونکہ اسلام کسی خاص دور یا جغرافیائی خطے تک محدود نہیں اس لئے ان راہنما اصولوں کی عملی شکل اور طریقہ کار کی تفصیلات کا تعین نہیں کرتا۔ یہ اسلام کی آفاقیت ہی ہے جو مسلمانوں کو آزادی دیتی ہے کہ وہ اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق زندگی کے مختلف شعبوں کو منظم کر سکیں۔ انٹیلی جنس کی اسلامی اساس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہے: نخلہ تک چلے جاؤ وہاں پہنچ کر مخفی طور پر (قریش) کے حالات معلوم کرو اور ہمارے پاس ان کی خبر لاؤ۔

آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کی قیادت میں بارہ آدمیوں پر مشتمل جاسوسی کا ایک قافلہ ترتیب دیا تھا اور ان کو مدینہ اور مکہ کی درمیانی منزلوں پر واقع نخلہ کے مقام کی طرف روانہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اپنا آپ ظاہر نہ کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ جاسوسی کے لئے اسلام میں بھی فرضی تشخص اور فرضی کہانی کی اجازت ہے جس سے جھوٹ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

مدینہ میں ورود کے بعد رسول اکرم ﷺ نے نواح مدینہ میں پانی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے نواح مدینہ میں پانی کے قدرتی راستوں، قریش کی جنگی تجارتی اور سیاسی سرگرمیوں اور مدینہ میں مقیم یہودیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بندوبست کیا۔ اور اوپر نخلہ کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی قسم کا دوسرا واقعہ جنگ خندق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے جو کہ اوپر ذکر ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے فرمایا کہ ''تم جاؤ اور خبر لاؤ کہ کافر کس حال میں ہیں؟ مگر ہاں! دیکھو، وہاں کسی پر حملہ مت کرنا!'' یہ دوسری ہدایت دیکر حضور اکرم ﷺ نے خبر لانے کا طریقہ بھی متعین فرما دیا۔ یعنی حملہ نہ کر کے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو۔ جدید انٹیلی جنس میں ''کور'' اسی فرمان سے مماثلت رکھتا ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ واپس آئے تو سردی سے کانپ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے انہیں اپنا کمبل اوڑھایا اور جنت کی بشارت دی اس واقعہ سے مسلم انٹیلی جنس کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انٹیلی جنس کوئی ناپسندیدہ کام نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو خود رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہو وہ کیسے غیر مستحسن ہو سکتا ہے؟

ایک اور واقعہ انٹیلی جنس کی جدید صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کے سامنے دشمن کا قیدی لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ لشکر کفار کی تعداد کیا ہے؟ وہ تعداد نہ بتا سکا۔ حضور اقدس ﷺ نے پھر پوچھا کہ کفار کے لشکر میں کتنے اونٹ روزانہ کھانے کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں.....؟ اونٹوں کی تعداد سے حضور اکرم ﷺ نے لشکر کی تعداد اخذ کر لی۔ اس واقعہ میں اگر ایک طرف جنگی قیدیوں سے پوچھ گچھ کے اصول موجود ہیں تو دوسری طرف غیر متعلق جزئیات سے مطلوبہ نتائج اخذ کرنے کے طریقے بھی موجود ہیں۔

تاریخ طبری میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا تھا تا کہ وہ یہودیوں کے حالات معلوم کر سکیں۔ اسی طرح تاریخ میں حضرت عباسؓ کا ذکر آتا ہے کہ انہوں نے فتح خیبر سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا لیکن ظاہر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مکہ مکرمہ ہی میں رہ کر مشرکین مکہ کے حالات حضور اکرم ﷺ کو تحریری طور پر بھیجا کرتے تھے۔

دشمن کے خلاف خبر رسانی کے متعلق اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور کے چند واقعات پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد اب ہم مدافعانہ یا کاؤنٹر انٹیلی جنس کی جانب آتے ہیں کیوں کہ اس وقت ہم جن نازک حالات سے گزر رہے ہیں اس میں کاؤنٹر انٹیلی جنس کو مناسب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت نہ دینا زیادتی کے مترادف ہوگا۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہیں ﴿فِیکُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۵ الآیہ﴾ ترجمہ: اور تم میں ان کے کچھ جاسوس موجود ہیں۔

اس حکم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دشمن کے جاسوسوں، فتنہ پردازیوں کی نشاندہی کر کے مسلمانوں کو ان سے خبردار کر دیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آپس کی گفتگو میں بھی احتیاط برتیں تاکہ ہمارے راز دشمن تک نہ پہنچ سکیں۔ یہی احتیاط غیر صحت مند افواہوں کو روکنے کا وسیلہ بھی بن سکتی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ﴿لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ﴾ ترجمہ: اپنوں کے علاوہ کسی کو اپنا راز دان نہ بناؤ۔

اس حکم کے ضمن میں ''اپنوں'' کی تشریح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ یہاں اپنوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے رازوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ نہ کہ وہ لوگ جو ذاتی طور پر راز کے امین کے قریب ہوں۔ راز قوم کی امانت ہیں ہم سب کو چاہئے کہ سہواً بھی اس امانت میں خیانت نہ کریں۔ اور اپنے عزیز و اقارب، دوستوں یا غیر متعلق لوگوں پر عام گفتگو کے دوران کوئی راز ظاہر نہ کریں۔ مبادا ان کی دانستہ یا نادانستہ غلطی سے یہ راز دشمن تک پہنچ جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا راز چھپایا اس نے اپنا مقصد پایا۔

انہی تمام اصولوں پر رسول اکرم ﷺ نے امن اور جنگ کے دنوں میں عمل فرمایا جیسا کہ نیچے دی گئی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسلام کے ابتدائی دور ہی میں مسلمانوں کا اندرونی اور بیرونی مخالفین سے واسطہ پڑا۔ مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد رسول اکرم ﷺ کو مدینہ کی یہودی آبادی کے ارادوں کے بارے میں تشویش ہوگئی تھی، چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے یہودیوں کی سازشوں اور قریش مکہ سے ان کی باہمی مراسم کا توڑ کرنے کی غرض سے یہودیوں کی مناسب نگرانی کا بندوبست فرمایا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ یہی طریقہ آنحضرت ﷺ نے منافقین کے لئے استعمال کیا جو بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھے لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بباطن قریش کی مدد کرتے تھے۔

فتح مکہ کے دور کا ایک واقعہ کاؤنٹر انٹیلی جنس کے اسلامی اصول سمجھنے میں مدد دے سکتا ہے۔

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ

اسحاقؒ کہتے ہیں کہ محمد بن جعفر نے عروہ بن زبیر وغیرہ اہل علم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کی جانب روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت حاطبؓ نے قریش کو ایک خط آپؐ کے عزم سفر کے بارے میں تحریر کیا اور معاوضہ دے کر (بزعم محمد بن جعفر) ایک مزنی خاتون (بقول بعض) مسماۃ سارہ کنیز یکے از بنی عبدالمطلب کے سپرد کیا کہ وہ قریش کو پہنچا دے۔ چنانچہ وہ یہ خط سر کی چٹیا میں چھپا کر روانہ ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو حاطبؓ کے اس فعل سے کی اطلاع ہوئی۔ تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو بھیجا کہ ایک عورت کو پکڑ لو، اس کے ساتھ حاطبؓ کا ایک خط ہے، قریش کی طرف وہ ان کو ہمارے عزمِ سفر سے باخبر کر رہا ہے۔

چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے اور اس کو خلیفہ بنی ابی احمد میں جالیا اور اس کو سواری سے نیچے اتار کر اس کے کجاوے کی تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے کہا میں حلفاً کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط نہیں فرمایا اور نہ ہمیں غلط اطلاع ملی ہے تم یہ خط نکال دو گی یا ہم تجھے برہنہ کر دیں گے۔ اس نے یہ مضبوط ارادہ دیکھ کر کہا ذرا مجھ سے منہ پھیرو، منہ پھیرا تو اس نے اپنی چوٹی کھولی اور خط نکال کر ان کے حوالے کر دیا اور انہوں نے یہ خط رسول اللہ ﷺ کو دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حاطبؓ کو بلا کر پوچھا حاطب! تم نے یہ خط کیوں لکھا...؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! واللہ! میرا اللہ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان ہے۔ نہ میں بدلا ہوں اور نہ میں نے مذہب تبدیل کیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں قریشی نہیں ہوں اور نہ ان سے رشتہ داری ہے، میرے بال بچے وہیں ان کے پاس ہیں، اس خیال سے میں نے ان پر احسان کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے کہا، اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر! تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا پتہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے معرکہ بدر میں بدریوں پر نمودار ہو کر کہا ہو تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت حاطبؓ کے بارے میں نازل فرمایا (۱/ ۱۰، ممتحنہ) اے مؤمنو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، ابن اسحاقؒ نے قصہ اسی طرح مرسل بیان کیا ہے۔

جنگ کے زمانے میں دشمن کو اپنی فوج کے ایک اہم راز کی اطلاع دینا اور اسے حملے سے متعلق قبل از وقت آگاہ کر دینا انتہائی خطرناک فعل تھا۔ لیکن پیارے آقا ﷺ کو بروقت اطلاع ملی۔ بروقت اطلاع ملنے کو بعض کتب نے اطلاع آسمانی کہا ہے اور بعض نے حساس ساتھیوں (اپنے ہی مخبر) کی اطلاع ہی کہا ہے۔

بہر حال اس واقعہ سے کاؤنٹر انٹیلی جنس کے رموز واضح ہو جاتے ہیں کہ یہ بروقت اطلاع اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مخبر مدینہ میں سرگرم عمل تھے۔ اور وہ صحابہ کرامؓ پر بھی نظر رکھتے تھے۔

اس واقعہ سے ہمیں دشمن کے رازوں کی ترسیل کے ذرائع کو منقطع کرنے کا سبق ملتا ہے اور اپنے رازوں کی حفاظت کا بھی۔

تحقیق کا حکم

قرآن حکیم کا ارشاد ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ م بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًام بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ہ﴾ (سورۃ الحجرات: ایت، ۶، پ، ۲۶

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ کہیں تم نادانی سے کسی قوم کو ضرر پہنچا دو (اور) پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔

اس آیت میں یہ تلقین کی گئی ہے کہ خبر کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔ یہ ارشاد ربانی موجودہ دور کی انٹیلی جنس کے اصولوں سے عین مطابقت رکھتا ہے۔ آج کل کی انٹیلی جنس بھی اپنے کارکنوں کی رپورٹ کی صداقت کے بارے میں محتاط رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتی ہے اور اسی لئے رپورٹ کی گریڈنگ یعنی A-1`B-2 وغیرہ کی جاتی ہے۔ تاکہ غلطی یا سہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے امکان کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اس ارشاد ربانی سے ہمیں بہت سے سبق ملتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنی رپورٹوں کی پڑتال کرو' ان کو پرکھو تا کہ کسی بے گناہ کو نقصان نہ پہنچے' کیوں کہ اسلام کسی شخص کے بے جا نقصان کے حق میں نہیں اور کسی بے گناہ کو زک پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسرے یہ کہ ہم میں سے ہی کچھ لوگ ہوسکتا ہے اپنی کم علمی اور کم تجربہ کی وجہ سے' کسی واقعہ کی صحیح طور پر رپورٹ نہ کرسکیں' اس لئے رپورٹ بھیجنے والے کی قابلیت اور تجربہ کی بناء پر اس کی بھیجی ہوئی رپورٹ کی صحیح گریڈنگ کرلینی چاہئے۔ اور اس کے مطابق اس کی رپورٹ کو مناسب فوقیت دینی چاہئے۔

پاکستانی انٹیلی جنس کے فرائض

پاکستانی انٹیلی جنس دوسرے ملکوں کی انٹیلی جنس کی طرح دو بنیادی فرائض سرانجام دیتی ہے۔ اولاً یہ کہ وہ دشمن یا امکانی دشمن کے ارادوں' حرکات وسکنات' جنگی تیاریوں وغیرہ کے متعلق حکومت پاکستان کو آگاہ کرتی رہتی ہے' جو اسلامی روایات کے عین مطابق ہے۔ دوئم یہ کہ وہ داخلی خلفشار کے خواہاں ناپسندیدہ عناصر' علاقائی ولسانی عصبیت رکھنے والے گروہوں' دشمن کے کارپردازوں' جاسوسوں اور مسلح باغیوں وغیرہ کے متعلق باخبر رہ کر حکومت کو اس قابل بناتی ہے کہ بروقت مذموم کارروائیوں کا سدباب کرسکے۔ دراصل حکومت کو صحیح فیصلے کرنے کے لئے جس خام مواد یعنی انٹیلی جنس کی ضرورت ہوتی ہے وہ ملکی انٹیلی جنس ایجنسیاں ہی فراہم کرتی ہیں۔ حضرت حاطبؓ کا واقعہ اس امر کا شاہد ہے کہ اس قسم کی حرکات کی مخبری اسلامی اصولوں سے ہرگز انحراف نہیں ہے، بلکہ ملک کے استحکام کے لئے اشد ضروری ہے اور بلاواسطہ طور پر اسلام کی خدمت بھی' کیوں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے' حکومتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں' لیکن حکومتوں کے ساتھ ملک کے مفادات تبدیل نہیں ہوتے' نہ ملک کا نظریہ تبدیل ہوتا ہے۔

نتائج

اس مختصر سے جائزہ سے ہم جو سبق سیکھ سکتے ہیں وہ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ انٹیلی جنس ہرگز کوئی غیر اسلامی یا غیر اخلاقی فعل نہیں ہے۔

☆ کاؤنٹر انٹیلی جنس سے چغلی یا جھوٹ کا کوئی پہلو نہیں نکلتا اور نہ ہی اس کا مقصد کسی محب وطن شخص یا گروہ کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ اصل مقصد اجتماعی مفاد کے لئے ناپسندیدہ افراد کی نشاندہی کرنا ہوتا ہے۔

☆ انٹیلی جنس کے کارکنوں کے لئے یہ ضروری قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ خبروں کی تصدیق کرلیا کریں تاکہ غیر متعلق شخص یا گروہ ناروا عتاب کا شکار نہ ہو جائے۔

☆ انٹیلی جنس کے جو رکارکن محنت، لگن اور دیانتداری سے کام کرتے ہیں، وہ قوم کا گراں بہا سرمایہ ہوتے ہیں ہوتے ہیں اور وہ اسلام کی خدمت کرتے ہیں، جس کا اجر اللہ تعالیٰ انہیں ضرور دے گا، (جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو جنت کی بشارت دی تھی)

نشیمن کو درپیش خطرات

اسلامی نقطہ نظر سے انٹیلی جنس کی وضاحت کے بعد یہ ضروری ہے کہ پاکستان کو درپیش خطرات کی نشاندہی کردی جائے۔ تاکہ ہمارے کارکن خطرے کی نوعیت اور شدت سے آگاہ ہو کر اس کا مؤثر مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

بعض علاقائی اور عالمی طاقتیں کھلی جارحیت کی قباحتوں کا احساس کرتے ہوئے ہمیں بلاواسطہ طور پر داخلی انتشار میں مبتلا کر کے کمزور کرنا چاہتی ہیں، تاکہ انہیں ہم پر غلبہ پانے میں آسانی رہے۔ اس قسم کا تجربہ انہوں نے اس سے پیشتر مشرقی پاکستان میں کامیابی سے کر کے دکھا دیا ہے۔

ہمارے دشمن آج بھی علاقائی عصبیت پھیلانے میں کوشاں ہیں اور اس مقصد کے لئے وہ مخالفانہ پروپیگنڈے کے ساتھ ساتھ آج کل کے آزمودہ نسخے ''سب ورژن'' کو استعمال کر رہے ہیں۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے دشمن کو پاکستان کے اندر خفیہ کام کرانا ہوتا ہے، جو کہ عموماً پاکستانی باشندوں کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔ پاکستان کے نظریے کے خلاف پرچار کر کے اور بھائی کو بھائی کے خلاف ابھار کر دشمن لسانی، معاشرتی اور علاقائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصبیت کو ہوا دے رہے ہیں۔اس کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے وہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے اپنے ہم خیال لوگوں کو منتخب کر کے اور ان کی خفیہ طور سے مالی امداد کر کے ہمارے ملکی حالات کا رخ اپنی مرضی کے مطابق موڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ماضی میں افغانستان باوجود مسلمان ملک ہونے کے وقتاً فوقتاً پختونستان کے مسئلہ کو اٹھاتا رہتا تھا' اور پٹھانوں کے جذبات میں ہل چل پیدا کرنا اور پاکستان میں گڑبڑ پھیلانا مقصود ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ مسلح بغاوتیں کرانے کی کوشش بھی کی گئیں۔اسی طرح چند اور طاقتیں ایک مخصوص نظریے کے بل بوتے پر اور وافر مالی امداد سے نام نہاد ترقی پسند طلباء' مزدور یونینوں' اخبار نویسوں اور ہم خیال سیاستدانوں وغیرہ کے ذریعے حالات کا رخ موڑنا چاہتی ہیں۔الغرض پاکستان کی آبادی کے کچھ طبقے مستقلاً غیر ملکی مداخلت کا شکار رہیں۔

بغاوتیں

ان حالات میں کاؤنٹر انٹیلی جنس پر مامور ادارے پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان تمام غیر محبِ وطن عناصر کی نشاندہی کرے جن میں غیر ملکی نظریوں کے ماننے والے' ذاتی فائدے کے لئے دشمن کی جاسوسی کرنے والے' علاقائی ولسانی عصبیت پھیلانے والے شامل ہیں' تاکہ ان کا سدباب کیا جاسکے اور خودغرض عناصر کی سرکوبی کے لئے بروقت مناسب اقدامات کئے جاسکیں۔

انٹیلی جنس کے کارکنوں کے فرائض اور ان کی تکمیل کا اسلامی واخلاقی جواز

جب انٹیلی جنس والے سے یہ کہا جاتا ہے کہ ناپسندیدہ عناصر کی غیر صحت مندانہ سرگرمیوں کی نگرانی کریں اور ان کے متعلق خبریں حکومت وقت کو فراہم کریں تو ہمیں دو بنیادی امور کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔اولاً یہ کہ حکومت وقت ملک کے ساتھ مخلص ہے' کیوں کہ کوئی بھی حکومت خود اپنی ذات یا اپنے ملک کے خلاف نہیں ہوسکتی' یہ تو ہوسکتا ہے کہ نادانستہ طور پر حکومت سے کوئی غلطی ہو جائے' لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی حکومت دانستہ طور پر خودکشی کے اقدامات کرے۔ جہاں تک نادانستہ غلطی کے امکان کا سوال ہے تو اس قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی غلطیاں لاعلمی کی وجہ سے ہوتی ہیں اور حکومت کی لاعلمی اس کی انٹیلی جنس سروس کی کوتاہی کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔

دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیں اجتماعی اور انفرادی مفاد میں امتیاز کرنا پڑے گا۔ ہماری قوم ملت اسلامیہ کی وحدت کی علمبردار ہے اس لئے قوم بہرصورت فرد پر فضیلت رکھتی ہے۔ قرون اولیٰ میں بھی کسی مسلمان کو یہ حق کبھی نہیں دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کو ٹھیس پہنچائے۔ آج بھی ہمیں فرد اور قوم میں سے قوم کے مفادات عزیز تر رکھنا ہوں گے۔ چونکہ انٹیلی جنس کے کارکن اپنے ذاتی فائدے کے لئے کسی کی رپورٹ نہیں کرتے اس لئے اسے چغلی کے مترادف قرار دینا غلط ہے۔ یہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں ایک مشہور واقعہ کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ جنگ خندق کے دوران جب ابتداء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن عبدود کو زیر کر لیا اور اس کے سینے پر بیٹھ کر اس کی گردن پر تلوار پھیرنا ہی چاہتے تھے تو عمر نے آپ کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں کہ معاملہ جہاد فی سبیل اللہ یا خدمت ملت سے ہٹ کر ذاتیات کی طرف آ گیا تھا۔

اختتامیہ

آخر میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مسلمانوں کے لئے انٹیلی جنس اہم ترین فرائض میں سے ایک ہے' کیونکہ اس کے ذریعے ہم اپنے ملک اور اپنے دین کے استحکام کا باعث بنتے ہیں' اور اپنی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہماری صحیح اور بروقت خبر سے ہی ہماری حکومت آنے والے خطرات سے آگاہ ہوتی ہے اور ان سے صحیح طور پر نمٹنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اس عظیم فرض میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے بلکہ اپنی جان اور مال تک کی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے ملک کی حفاظت دراصل اسلام کی خدمت ہے' کیوں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور اسی کی بدولت ہمیں آزادانہ طور پر اپنے مذہب اسلام پر قائم رہنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کا موقع ملا۔ اسی لئے ہمیں یہ سرزمین جان و مال اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز ہے۔

ایک فقہی مسئلہ

مسلمانوں کی خفیہ تنظیم ISI وغیرہ کو بعض اوقات ایسی ملازمتیں ملتی ہیں جن میں غیر مسلموں کی ظاہری وضع قطع اختیار کرنی پڑتی ہے، خصوصیت سے ان لوگوں کا جو ''جاسوسی'' کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہوں، کبھی دھوتی پہنتی ہوتی ہے، قشقہ لگانا ہوتا ہے جو خالصتاً ہندو مذہبی عمل ہے۔ اس سے امکان بھر بچنے کی کوشش کرنی چاہئے، اگر اس کے سوا چارہ نہ ہو تو اس کو پیش نظر رکھے کہ غیر مسلموں سے مشابہت کا دو درجہ ہے، ایک ان کی قومی تہذیب میں مشابہت جیسے: دھوتی پہننا دوسرے ان کے مذہبی شعائر میں مشابہت جیسے قشقہ لگانا اور زنار پہننا۔ مشابہت کا پہلا درجہ نسبتاً خفیف ہے اور دوسرا درجہ نہایت شدید اور کفر یا قریب بہ کفر، تو کوشش یہی کرنی چاہئے کہ پہلے درجے کی مشابہت سے کام چل جائے، اگر یہ کافی نہ ہو تو بہ شدت مجبوری دوسرا درجہ اختیار کر سکتا ہے۔ تاہم بہر صورت یہ وقتی اور عارضی ہو اسی کو اپنا مستقل طریقہ نہ بنالے۔

ابن نجیم مصریؒ بڑے پایہ کے فقیہ ہیں، ان کی صراحت سے اس سلسلہ میں روشنی ملتی ہے، فرماتے ہیں:

ویکفر.....بوضع قلنسوة المجوس علی رأسه علی الصحیح الالضرورة دفع الحر او البرد وبشد الزنار فی وسطه الااذا فعل ذالك خدیعة فی الحرب وطلیعة للمسلمین (البحر الرائق، باب المرتدین. ص، ۱۲۳. ج، ۵)

ترجمہ: صحیح یہ کہ سر پر مجوسی کی ٹوپی لگانے کی وجہ سے تکفیر کی جائے گی مگر یہ کہ کوئی ضرورت ہو جیسے گرمی وسردی سے بچنا ایسے ہی زنار باندھنے والے کو کافر سمجھا جائے گا سوائے اس کے کہ مسلمانوں کے لئے جاسوسی یا جنگ میں خوش تدبیری کے لئے ایسا کیا جائے (جدید فقہی مسائل۔ ص، ۴۰۱۔ ج، ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کافروں کے معاون بن کر اپنے ہی مسلمانوں کی جاسوسی کریں؟

قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقہ سے عیاں ہے کہ غیر مسلموں کیساتھ دوستی رکھنا اور بطور رشوت ان سے استعانت ،تعاون اور امداد لینا اور ان کی تعظیم میں شامل ہونا اور ان کو اپنے علاقہ میں جگہ دینا اور ان کے ساتھ اس جیسا مراعات کرنا کہ جس سے اسلام اور مسلمانوں کے دین اور مذہب پر نقص آجائے یہ سارے امور غیر شرعی اور غیر اسلامی ہیں۔ایک روایت میں کچھ یوں بھی ذکر ہے کہ جو شخص غیر مسلم کی تعظیم میں شمولیت اختیار کریں وہ ان سے شمار ہوگا۔ردالمختار کے حوالے سے تو یوں پتہ چلتا ہے کہ کوئی غیر مسلم کسی اسلامی ملک میں امن لیکر آیا اور پھر اس نے غیر مسلموں کی خفیہ ایجنسی میں کام شروع کیا تو اس کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری ختم ہوگئی غیر مسلموں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے اس کے بارے میں درالمختار رقمطراز ہیں، کہ غیر مسلم کی تعظیم کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے اور اس پر سلام ڈالنا حرام ہے جس راستہ سے غیر مسلم گزر رہا ہو اس کو وسط راستہ سے چلنے نہ دو بلکہ راستہ کے کنارہ کنارہ پر چلے۔لہذا ان غیر مسلموں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ان کی تعاون کرنا حرام ہے یہ عام طور پر ان کی تعاون کرنا حرام ہے چہ جائے کہ جاسوسی کی صورت میں اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے اور مسلمانوں ہی کے خلاف کفار کی نصرت و مدد کرتا ہے جو کہ بطریقہ اولیٰ حرام ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ معارف القرآن میں کچھ یوں رقمطراز ہے:

ابن کثیر نے بروایت طبرانی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کرنے کے لئے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔اسی پر سلف صالحینؒ نے ظالم بادشاہوں کی ملازمت اور کوئی عہدہ قبول کرنے سے سخت احتراز کیا ہے کہ اس میں ان کی ظلم کی امداد و اعانت ہے۔تفسیر روح المعانی میں آیت کریمہ ﴿فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ﴾ کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز آواز دی جائے گی کہ کہاں ہے ظالم لوگ اوران کے مددگار یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے ظالموں کے دوات، قلم کو درست کیا ہے وہ بھی سب ایک لوہے کی کے تابوت میں جمع کر کے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ (معارف القرآن۔ص،۲۵۔ج،۳)

جاسوس کا حکم

جاسوس کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً کافر حربی، معاہد، ذمی، مستأمن اور مسلمان۔ علامہ نوویؒ کہتے ہیں کہ کافر حربی جاسوس کو قتل کرنا بالاجماع جائز ہے۔ معاہد اور ذمی اگر مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرے، تو جمہور فقہاء کے نزدیک جاسوسی کرنے کی وجہ سے اس کا عہد ختم نہیں ہوگا۔ لیکن امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جاسوسی کی وجہ سے معاہد اور ذمی کا عہد باقی نہیں رہتا لہذا اس کو قتل کرنا جائز ہے۔ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ مستأمن کے ساتھ اگر معاہدہ کے وقت یہ شرط رکھی گئی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی نہیں کرے گا، اس کے باوجود اس نے جاسوسی کی، تو اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بہتر یہ کہ اسے قتل کر دیا جائے تا کہ دوسروں کے لئے نشان عبرت بنے۔

وہ مسلمان جاسوس جو کفار کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے ہی مسلمانوں کی حالت کفار تک لے جاتے ہے اور مسلمانوں کی نجی حالت، میدان کارزار کی رازوں سے کفار کو باخبر رکھتے ہیں۔ اس مسلمان جاسوس کو آئینہ شریعت میں منافق ہی کہا جاتا ہے لہذا اس کی سزا کے بارے میں فقہاء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اس کو سمجھائے۔ پہلی دفعہ جاسوسی پر اسے قید کر دیا جائے تا کہ توبہ نکالے اور اگر یہ دوا کارگر ثابت نہ ہوئی۔ وہ جاسوسی کا عادی بن گیا تھا تو فقہاء کے اقوال اس میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ اسے تعزیر دیجائے۔ ابھی تعزیر میں کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً پہاڑ سے گرانا، آگ میں جلانا، پتھر سے مارنا، گولی مارنا، پھانسی پہ چڑھانا، سرتن سے جدا کرنا، ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ (ہاں مثلہ کی شریعت میں اجازت نہیں ہے)..تو اس حوالے سے فقہاء فرماتے ہیں کہ اس کو منشاء امیر پر چھوڑا جائے امیر جس طرح چاہے قتل کرادیں مذکورہ طریقوں میں سب طریقے جائز ہیں۔ امیر جو مناسب سمجھے وہی طریقہ اختیار کریں۔ اب ایک سوال جو کہ جدت پسند سے لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے گھمبیر سا بنا کر بار بار پیش کرتے ہیں کہ جاسوس کو ذبح کرنا یہ انسانیت کے خلاف ہے، یہ انسانوں کا سا عمل نہیں ہے وغیرہ وغیرہ کے الفاظ بکھیرتے ہیں۔ تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ شریعت نے ان (جاسوسوں) جیسے ناسور سے معاشرہ کو صاف کرنے کا ڈھنگ واضح الفاظ میں ہمیں سکھلایا ہیں کہ ان کو یا تو قید برائے توبہ کرلو یا ان کے منحوس وجود کو معاشرے سے کاٹ دیں پھر کاٹنے کا بھی گر ہمیں سکھایا کہ امیر معاشرے کی اصلاح کی غرض سے قتل کا کوئی بھی طریقہ اختیار کرسکتا ہے۔ چاہیے ذبح کیوں نہ ہو۔

(جنگ بدر میں عبداللہ ابن مسعودؓ کا ابوجہل کا سرتن سے جدا کرنا، حال یہ تھا کہ سر کاٹنے کے وقت ابوجہل زندہ تھا اسی وقت اسی بدبخت نے کہا کہ میرا سر توڑا بڑا کاٹنا تاکہ سروں میں معلوم ہو کہ یہ سردار کا سر ہے۔)

لیکن چاہئے تو یہ کہ قتل کرتے وقت احسن طریقہ اختیار کی جائے مثلاً تلوار سے سر قلم کرنا، گولی مارنا یا پھانسی پہ چڑھانا وغیرہ لیکن تأدیباً وعبرتاً اگر ذبح کرلے تو گنجائش ہے۔ اس لئے احکام القرآن میں قتل کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے: جواز قتلهم بأی وجهٍ كان الاان الاخبار وردت بالنهی عن المثلة.

لہذا امیر اگر جاسوس کو ذبح کرنے کا حکم کریں تو جاسوس کا ذبح کرنا صحیح ہے۔ چنانچہ تفاسیر اور فقہی کتب اس جیسے حوالوں سے بھری پڑی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

قال الله تعالیٰ: فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ الآية: (سورة التوبة أيت ۵ پاره ۱۰)

ترجمہ: سو جب حرمت والے مہینے گزر لیں اس وقت ان مشرکوں کو قتل کرو جہاں کہیں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑو باندھو اور ہر گھات کے موقع پر۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۵ (سورة الانفال آیت ۶۷)

ترجمہ: نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اس کے قیدی (باقی) رہیں جب تک وہ زمین اچھی طرح خونریزی نہ کرلے تم لوگ دنیا کا مال اسباب چاہتے ہو، اور اللہ (تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے) آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ بڑا قوت والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ (سورۃ الانفال آیت ۵۷)

ترجمہ: سو اگر آپ انہیں جنگ میں پا جائیں تو ان کے ذریعہ سے ان لوگوں کو منتشر کر دیں جو ان کے علاوہ ہیں، تا کہ وہ لوگ سمجھ جائیں۔

فی أحکام القرآن للقرطبی :واعلم أن مطلق قوله﴿اقتلوا المشرکین﴾یقتضی جواز قتلهم بأی وجهٍ کان ،اِلا أن الاخبار وردت بالنهی عن المثلة.ومع هذافیجوز أن یکون الصدیق رضی‌اللہ‌عنه حین قتل أهل الردة بالإحراق بالنار ،تعلق بعموم الآیة ،وکذالك اِحراق علی رضی اللہ‌عنه قوماًمن أهل الردة یجوز أن یکون میلاً الی هذا المذهب ،واعتماداًعلی عموم اللفظ .واللہ اعلم.

الثالثة :قوله تعالیٰ ﴿حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾عام فی کل موضع وخص أبوحنیفة رضی الله عنه المسجد الحرام ،.....وقال مجاهد وقتادة :بل هی ناسخة لقو له تعالیٰ ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً﴾وأنه لایجوزفی الأساری من المشرکین الاالقتل .وقال ابن زید:الآیتان محکمتان .وهو الصحیح ،لأن المن والقتل والفداء لم یزل من حکم رسول اللہ ﷺ فیهم من اول حرب حار بهم ،وهویوم بدرکماسبق.وقوله ﴿وَخُذُوْهُمْ﴾یدل علیه .والاخذ هو الأسر .ولأسر انمایکون للقتل أو الفداء أوالمن علی مایراه الامام.ومعنی ﴿وَاحْصُرُوْهُمْ﴾یرید عن التصرف الی بلادکم والدول الیکم ،الا أن تأذنوا لهم فید خلوا الیکم بأمان.الخ(احکام القرآن للقرطبی ،الجزء الثامن ص ۷۳ ج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(

ترجمہ: جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿اقتلوا المشرکین﴾ کا اطلاق ان کے قتل کے جواز کا تقاضا کر رہی ہے خواہ جس طریقے سے بھی ہو۔ مگر یہ کہ مثلہ سے منع پر احادیث وارد ہوئی ہے ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس آیت کے عموم کی وجہ سے مرتدین کو آگ سے جلا کر قتل کر دیا اور پتھروں سے اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرا کر قتل کیا ہے۔ اور اوندھے منہ کنویں میں ڈال کر قتل کیا ہے اور اسی طرح حضرت علیؓ کا مرتدین کو جلانا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا میلان اس مذہب کی طرف ہو اور لفظ کے عموم پر اعتماد کر کے واللہ اعلم۔

تیسرا: اللہ تعالیٰ کا قول (جہاں پاؤ تم ان کو) عام ہے ہر جگہ کے لئے اور امام ابوحنیفہؒ نے مسجد حرام اس سے خاص کیا ہے..... اور مجاہدؒ و قتادہؒ نے کہا ہے کہ بلکہ یہ ناسخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے لئے (پس احسان کرو اس کے بعد یا فدیہ لو) اور بے شک جائز نہیں ہے مشرکین کے قیدیوں کے بارے میں مگر یہ کہ ان کو قتل کیا جائے۔ اور ابن زید نے کہا دونوں آیتیں محکم ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ احسان اور فدیہ پہلی جنگ جو ان سے لڑی گئی یعنی جنگ بدر کے دن وہ رسول اللہ ﷺ کی حکم سے تھا کما سبق۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول (ان کو پکڑ لو) اس پر دلالت کرتا ہے اور اَخذ کا معنی ہے قید کرنا اور قید کرنا قتل یا فدیہ یا احسان کے لئے جو بھی امام مناسب سمجھے اور (قید کرو ان کو) کا معنی ہے آپ کے ملکوں اور شہروں میں تصرف کا ارادہ کرے مگر یہ کہ تم ان کو اجازت دو ان کو کہ داخل ہو جائے آپ لوگوں پر امن کے ساتھ۔

وفی أحکام القرآن: ﴿تَثْقَفَنَّهُمْ﴾ تأسرهم وتجعلهم فی ثقاف، او تلقاهم بحال ضعف، تقدر علیهم فیها وتغلبهم. وهذا لازم من اللفظ..... ﴿فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلْفَهُمْ﴾قال ، سعیدابن جبیر :المعنی انذرهم من خلفهم.الخ(أحكام القرآن للقرطبی ص ۳۱ الجز الثامن ج ٤-)

ترجمہ: اور ﴿تثقفنهم﴾ کا معنی ہے ان کو قید کرنا اور ان کو سبق دینا یا ان کو ایسے کمزور حال پر رکھو کہ تم ان پر قدرت رکھتے ہوئے اور ان پر غالب ہوتے ہوئے اور یہ لفظ سے لازم ہے (سبق سکھا دو ان سے ان کے بعد والوں کے لئے) اور سعید ابن جبیرؒ نے کہا اس کا معنی ہے ڈراؤ ان کے ذریعے ان کے مابعد والوں کو۔

قال الله تعالیٰ :فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.الآية.(سورة محمد آیت ٤)

ترجمہ: سو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو جائے تو (ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ جب ان کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا محض احسان رکھ کر (چھوڑ دو) یا معاوضہ لے کر (چھوڑ دو) تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دو۔

فی احکام القرآن :وقال ﴿فَضَرْبَ الرِّقَابِ﴾ولم يقل فاقتلوهم،لأن في العبارة بضرب الرقاب من الغلظة والشدة ماليس في لفظ القتل،لما فيه من تصوير القتل بأشنع صوره،وهو هزالعنق واطارة العضو الذی هو رأس البدن وعلوه وأوجه أعضائه .الثانيه.قوله تعالى:﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ﴾ای أكثر القتل .....﴿وَإِمَّا فِدَاءً﴾ولم يذكر القتل هاهنا اكتفاء بما تقدم من القتل في صدر الكلام،الخ.(أحكام القرآن للقرطبی ص ۲۲٦ ج ٤ الجزء السادس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (گردن مارو) یہ نہیں کہا کہ ان کو قتل کرو کیونکہ ضرب الرقاب کی عبارت میں ایسا شدت ہے جو لفظ قتل میں نہیں ہے اس میں قتل کی وہ بدترین صورت پائی جاتی ہے جو کہ گلا کا علیحدہ کرنا ہے اور اس عضو کو موڈ دینا ہے جو بدن کی اصل اور بلند بالکل سامنے والا عضو ہے (دوسرا) اللہ تعالیٰ کا قول (یہاں تک کہ تم زیادہ قتل کرو ان کو) یعنی زیادہ قتل کرو.....(یا فدیہ دو) اور قتل کا ذکر نہیں کیا یہاں ۔صدرا کلام میں قتل کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہوئے جو پہلے گزر گیا۔

وفی صحیح البخاری:

(باب قتل أبی جهل) عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ "من ینظر ما صنع أبو جهل؟" فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتی بردقال :أأنت أبو جهل قال :فأخذ بلحیته قال :وهل فوق رجل قتلتموه اورجل قتله قومه ؟قال :احمد بن یونس أنت ابو جهل .الحدیث .الخ .(بخاری ص ج۲ رقم الحدیث ۳۹۶۲)

وفی عمدة القاری :

وكذالك تقدم فی كتاب الجهادفی :باب من لم یخمس الأسلاب أن معاذبن عمر وهو الذی قطع رجل ابی جهل وصرعه ثم ضربه معوذبن عفراء حتی أثبتهثم تركه وبه رمق فدفق علیه عبد الله بن مسعود واحترز رأسه .الخ .(عمدة القاری ص ۱۹ ج۲)

وفی الدر المختار:

(فرعان)الاول لابأس بحمل راس المشرك لوفیه غیظهم وفیه فراغ قلبناوقد حمل ابن مسعودیوم بدررأس أبی جهل وألقاها بین یدی علیه الصلاة والسلام فقال النبی علیه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام اللہ اکبر هذا فرعونی وفرعون أمتی کان شره علی وعلی أمتی اعظم من شر فرعون علی موسی وامته ظهیریة. (درمختار علی هامش الشامی ص ۲٤٦ ج)

وفی عمدة القاری:

قال الداودی: الجاسوس یقتل وانما نفی القتل عن حاطب لما علم النبی ﷺ منه لهذا الحدیث وعن ابی حنیفة و الاوزاعی یوجع عقوبته ویطال حبسه وقال ابن وهب عن مالکیه یقتل الاان یتوب وعن بعضهم انه یقتل اذا کانت عادته ذالك وبه قال ابن ماجشون وقال ابن القاسم یضرب عنقه لانه لاتعرف توبته وبه قال سحنون ومن قال بقتله فقدخالف الحدیث واقوال المتقدمین وقال الاوزاعی فان کان کافراً قضاًللعهدوقال اصبغ: الجاسوس الحربی یقتل والمسلم والذمی یعاقبا ن الاان یظهر علی الاسلام فیقتلان. (باب الجاسوس، کتاب الجهاد، ص. ۳۲۳، ج. ۱۰)

فی فتاوی کاملیه:

ومنهم من الجألللمسلمین وصاریقاتل العدومعهم وهومع ذالك یعین العدوخفیة ویعلمه بأحوال العساکر المسلمین ویطلعه علی عوراتهم ویتربص بهم الدوائرواطلع لهم کتب کتبهافی ذالك الوقت کثیرمن المشائخهم المعروفین بالاجوادالی ان قال: وحکم اؤلائك حکم الذنادقه ان اطلع علیهم قتلواوان لامرهم الی الله. (کتاب الجنایات، ص. ۲۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذافی جامع القرآن :

فان کان جاسوس کافراًفقال الاوزاعی یکون نقضاًلعهده وقال اصبغ :الجاسوس الحربی یقتل والجاسوس المسلم والذمی یعاقبان الاان تظاهر اعلی الاسلام فیقتلان.(سورة ممتحنه ،ص.۵۳،ج.۱۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	قرآن کریم	2	صحیح بخاری
3	صحیح مسلم	4	جامع ترمذی
5	جامع ترمذی	6	ابوداؤد
7	معارف القرآن (مفتی شفیع)	8	معارف القرآن (کاندھلوی)
9	جامع القرآن	10	احکام القرآن
11	بیان القرآن	12	تفسیر لمو ۔ ندریابادی
13	عمدۃ القاری	14	کشف الباری
15	مسند ابویعلی	16	مسند احمد
17	شامی	18	بحر الرائق
19	فتاوی کاملیہ	20	مجموعۃ الفتاوی
21	احسن الفتاوی	22	فتاوی حقانیہ
23	منافقین کا کردار	24	تاریخ طبری
25	تاریخ ابن کثیر	26	طبقات ابن سعد
27	فضائل جہاد	28	دجال۔کون، کب، کہاں
29	برمودہ تکون اور دجال	30	دائرہ معارف اسلامیہ
31	المزھر	32	المورد الوسیط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33	معجم اللغۃ الفقہاء	34	فیروز اللغات
35	مصباح اللغات	36	القاموس الجدید
37	جاسوس کیسے بنتا ہے	38	خفیہ ایجنسیوں کی خفیہ جنگیں
39	حساس ادارے	40	خفیہ ایجنسیوں کی دہشت گردی
41	''را'' کی بین الاقوامی دہشت گردی	42	ایف بی آئی
43	بلیک واٹر	44	C.I.A
45	PROFILES OF ITEL..	46	ہفت روزہ ایشیاء
47	ہفت روزہ ندائے ملت	48	فرائیڈے سپیشل
49	ماہنامہ ضیائے آفاق	50	روزنامہ نوائے وقت
51	روزنامہ جنگ	52	روزنامہ امت
53	روزنامہ ڈان	54	لاس اینجلس ٹائمز
55	نیویارک ٹائمز	56	دمی نیشن

اس کے علاوہ مختلف ٹی وی چینلز اور انٹرویوز اور مضامین سے اقتباس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی اور بالوں کے شرعی احکام

- داڑھی کے جملہ احکام
- مونچھوں کے جملہ احکام
- سر کے بالوں کے احکام
- پورے جسم کے بالوں کے احکام
- زیرِ ناف کے مفصل احکام
- عورت کے بالوں کے احکام
- جدید میئر کلر بالوں کا حکم
- خضاب کا حکم

تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید، احسن آباد

مکتبہ عمر فاروق

جدید ایڈیشن

سلام و معانقہ و مصافحہ کے قدیم و جدید مسائل

تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید، احسن آباد

مکتبہ عمر فاروق

LAHORE ISLAMIC UNIVERSITY
LIBRARY
GARDEN TOWN

Tel: 021-4594144 Cell: 0334-3432345

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے والے مشائخ چشتیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

تالیف: مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ: حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی نور اللہ مرقدہ

بمحاضرت

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ عمر فاروق

فضیلتِ دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کے فضائل اور اہمیت، شان و شوکت اور درسِ مبارک کا کام کا مقام و مرتبہ کو آیاتِ شریفہ، احادیث اور کتبِ معتبرہ کے حوالہ جات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری، تبلیغ کے لیے عورتوں کے نکلنے پر اشکال کا تفصیلی جواب مستند علماء کرام اور مفتیانِ عظام کے فتاوی کی روشنی میں دیا گیا ہے

تالیف: مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم

جانشین:
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

مکتبہ عمر فاروق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازدواجی زندگی سے تنگ گھریلو حالات سے پریشان لوگوں کے لیے ایک بہترین تحریر

خوشگوار ازدواجی زندگی کے رہنما اصول

تالیف: محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ زینت المشائخ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم

جانشین

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

ناظم مدرسہ مظاہر العلوم جدید سہارنپور انڈیا

مکتبہ عمر فاروق

شادی بیاہ کے لیے انمول تحفہ

مثالی خاوند مثالی بیوی

ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کی اولین ضرورت ہے
معاشرے میں مثالی کردار اپنانے کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کی گئی

تالیف

حضرت مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب تخریج و تحقیق
مولانا اختر علی
سابق استاذ جامعہ فاروقیہ

تقریظ
مولانا ولی خان المظفر
استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ

مکتبہ عمر فاروق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

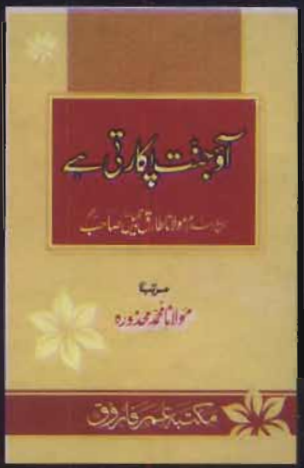

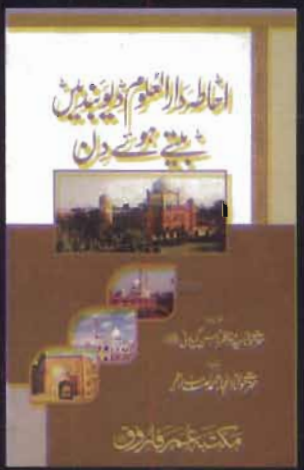

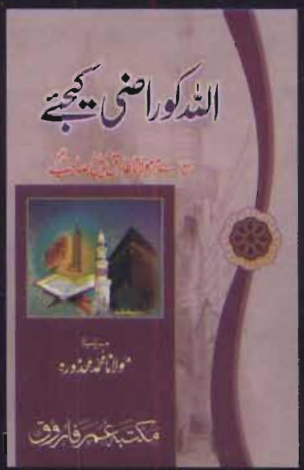

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

Faraz:0302-2691277